سلسلۂ اشاعت (مع شمارہ): تجلیاتِ شیر ربانیؒ (۲)

حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ نقشبندی، مجددیؒ

(توضیحی کتابیات و وضاحتی اشاریہ "نور اسلام"
متعلقہ مقالات و مناقب)

تالیف

سید جمیل احمد رضوی

Marfat.com

Marfat.com

سلسلۂ اشاعت (مع شمارہ): تجلیاتِ شیر ربانیؒ (۲)

حضرت میاں

شیر محمد شرقپوری نقشبندی، مجددیؒ

(توضیحی کتابیات و وضاحتی اشاریہ "نور اسلام"

متعلقہ مقالات و مناقب)

تالیف

سید جمیل احمد رضوی

لاہور

۲۰۱۳ء

Marfat.com

١١٧٠٨٦
ک

جملہ حقوق محفوظ

سلسلۂ اشاعت (مع شمارہ): تجلیاتِ شیر ربانیؒ (۲)

عنوان کتاب: حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی، مجددیؒ
(توضیحی کتابیات و وضاحتی اشاریہ "نور اسلام" متعلقہ مقالات و مناقب)

مؤلف: سید جمیل احمد رضوی
سابق چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور

ناشر: چوہدری محمد حنیف
چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور

مطبع: پنجاب یونیورسٹی پریس، لاہور

کمپوزنگ و سرورق: ساجد محمود (۰۳۲۱_۴۳۱۰۴۸۶)
خالد محمود (۰۳۲۱_۴۳۴۳۷۳۶)

صفحات: ۲۰۷
تقسیم کار: ناشر

Marfat.com

انتساب

فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی (م ۴۔ ذیقعد ۱۴۳۴ھ /۱۱۔ ستمبر ۲۰۱۳ء) کے نام جن کی دعا اور فیض سے اس کتاب کی تکمیل کے مراحل جلدی سے طے ہوئے۔ حضرت میاں صاحبؒ نے اپنی وفات سے دس روز پہلے اس کتاب کا کمپوز کیا ہوا ایک حصہ دیکھا اور خوشی کے آثار ان کے چہرے پر ظاہر ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

☆......☆......☆

Marfat.com

PANJAB
UNIVERSITY
LIBRARY

Marfat.com

فہرست مندرجات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۔	پیش لفظ	۷
۲۔	مقدمہ	۱۳
	کتاب کا پسِ منظر	۱۳
	کتابیاتی انضباط کی اہمیت و افادیت	۱۵
	فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کا کتاب کو دیکھنا اور حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ کا ذکر کرنا	۲۲
	اظہار تشکر	۲۹
	حواشی	۳۱
۳۔	توضیحی کتابیات	۳۳
۴۔	مقالات	۷۹
۵۔	منظومات (مناقب حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ)	۱۷۳
۶۔	اشاریہ عنواناتِ کتب	۱۹۱
۷۔	اشاریہ مقالات	۱۹۷

☆......☆......☆

Marfat.com

Marfat.com

پیش لفظ

زیر حوالہ کتاب شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے بارے میں ہے۔ یہ سید جمیل احمد رضوی، سابق چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور کی کاوش ہے جیسا کہ مؤلف نے مقدمہ میں خود لکھا ہے کہ اس کا تعلق ایک روحانی کیفیت کے ساتھ ہے۔ اس کی تفصیل مقدمہ میں دی گئی ہے۔ ۲۲۔ جولائی ۲۰۱۲ء کو مؤلف کی ملاقات فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ سے شرقپور شریف میں ہوئی تھی۔ اس ملاقات میں راقم السطور اور حامد علی انصاری بھی موجود تھے۔ حضرت میاں صاحبؒ نے اس ملاقات میں مؤلف کے ذہن میں موجود ایک خیال کی جس طرح تائید کی، اس کے ہم دونوں گواہ ہیں۔ میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے مؤلف سے فرمایا تھا کہ "وڈے میاں صاحب" (حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ) پر چند کتابیں شائع ہوئی ہیں، ان کو دیکھیں اور آپ بھی اس موضوع پر کوئی کتابی صورت میں کام کریں۔ جب رضوی صاحب نے اس منصوبے کے بارے میں بتایا تو میں نے کہا اس کو میں شائع کروں گا۔ یہ میری سعادت ہے کہ مجھے اس کتاب کو شائع کرنے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔ آستانہ عالیہ شرقپور کی بزرگ ہستیوں پر کام کرنا خوش نصیبی کی بات ہے اور پھر اس کو شائع کرنا بھی کسی سعادت سے کم نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص احسان اور فضل و کرم ہوتا ہے کہ انسان ایسے کارِ خیر میں اپنا حصہ ڈالے۔ میں خداوندِ عالم کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ میں اس اہم کتاب کو شائع کر کے طمانیت کے احساس سے سرفراز ہو رہا ہوں۔

Marfat.com

مجھے آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف سے خاص عقیدت ہے۔ میری یہ خوش نصیبی ہے کہ مجھے فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوریؒ سے ۲۰۰۱ء سے تعلقِ خاطر ہے۔ ان کی نظر کرم میرے شاملِ حال رہی اور اِن شاء اللہ تعالیٰ رہے گی۔ مجھے یقین ہے کہ اولیائے کرام کا فیض ان کی وفات کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ میری خوش بختی ہے کہ مجھے ان کی مجالس میں بیٹھنے کا موقع ملتا رہا اور میں ان کے ملفوظات سے مستفید ہوتا رہا۔ حاضرین ان کی باتیں سن کر رجوع الی اللہ کی طرف مائل ہوتے تھے۔ میری یہ سعادت ہے کہ ان کا دستِ شفقت ہمیشہ میرے ساتھ رہا۔ جس کی وجہ سے میرا کوئی کام کبھی رکا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور میاں صاحبؒ کے فیضان سے میرے تمام امور ارتقائی منازل طے کرتے رہے۔

زیر نظر تالیف شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری مجددیؒ کے موضوع پر حوالے کی کتاب (Reference Book) کے طور پر شمار کی جائے گی۔ اس کے تین حصے ہیں: توضیحی کتابیات، ماہنامہ نور اسلام میں شائع ہونے والے مقالات مع خلاصے (Abstracts) اور اسی ماہنامہ میں چھپنے والے مناقب۔ یہ تالیف حضرت شیر ربانیؒ پر مزید تحقیق کرنے والوں کے لیے بہت مفید ثابت ہوگی۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ اعلیٰ حضرتؒ کی حیاتِ مبارکہ کے کن کن پہلوؤں پر کام ہو چکا ہے اور کن پہلوؤں پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ محققین کو وضاحتی اشاریہ کے حصے کے مطالعہ سے مزید کام کرنے کی راہیں متعین کرنے میں آسانی ہوگی۔ کتابیاتی انضباط (Bibliographic Control) کے حوالے سے یہ بہت اہم کام ہے۔ سید جمیل احمد رضوی صاحب کو اس تالیف کے شائع ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجرِ عظیم عطا کرے۔

اس ''پیش لفظ'' کے آخری حصے میں اس نکتے کی طرف اشارہ کرتا ہوں کہ اولیاء کی

Marfat.com

حیاتِ مبارکہ میں تو ان کا فیض جاری رہتا ہے اور ظاہری حیات کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔نوراسلام کے "امراء بردر فقراء" سلسلہ کے مقالات میں ایسے بہت سے واقعات ملتے ہیں جن میں حضرت شیر ربانیؒ کی صحبت سے ایسے افراد کی زندگی کا رخ ہی بدل گیا جو نیک کاموں کی طرف مائل نہیں تھے۔ جب "قادا" ڈاکو میاں صاحبؒ کی صحبت میں آیا تو وہ میاں قادر بخش بن گیا۔آپؒ کے فرمانے پر جب امام دین نے "گلاب جامن" بنانے شروع کیے، تو پورے ملک میں اس شیرینی کا شہرہ ہوگیا۔شب کی تاریکی میں آپ کو روکنے والا تھانیدار (بابو خدا بخش م ۱۹۸۰ء) اپنی غلطی پر اگلے روز نادم ہوا۔میاں صاحبؒ نے اس کے لیے شفقت کا اظہار کیا۔اس کا گھوڑا چوری کا چارہ نہیں کھاتا تھا۔ بابا محمد ابراہیم، ساکن قلعہ گوجر سنگھ، لاہور کی زندگی گناہوں میں بسر ہو رہی تھی۔ وہ حضرت میاں صاحبؒ کی خدمت میں آتے رہے۔ان کے تمام مسائل بھی حل ہوگئے اور ان کی زندگی ہی بدل گئی۔محمد علی (شیخ برادری کا ایک لڑکا) مسجد میاں صاحبؒ میں قرآن پاک پڑھتا تھا۔حضرت میاں صاحبؒ ان پڑھنے والے بچوں کو اکثر دیکھا کرتے تھے۔میاں صاحبؒ کے فیض سے وہ ماسٹر محمد علی یا مولوی محمد علی پکارے جانے لگے۔یہاں پر اس واقعہ کا حوالہ دینا مفید ہوگا کہ علامہ محمد اقبالؒ جب اعلیٰ حضرتؒ سے ملے، تو ان کی افسردگی طمانیت قلب میں تبدیل ہوگئی۔اس طرح کی اور بہت سی مثالیں ہیں جن کا ذکر ماہنامہ نوراسلام کے مقالات میں ملتا ہے۔

مذکورہ بالا چند مثالیں شیر رّبانیؒ کی ظاہری حیات سے متعلق ہیں۔آپ جب دنیا سے پردہ کر گئے تو اس کے بعد بھی ایسے واقعات رونما ہوتے رہے۔یہاں پر ایک ایسا واقعہ لکھنا چاہتا ہوں جس کے بیان کرنے والے مولوی عبداللہ (دوسرا نام حکیم عبداللہ) ساکن شرقپور شریف ہیں، وہ اپنی ابتدائی زندگی (لڑکپن) کا واقعہ بیان کرتے تھے۔اس کو بشارت حسین گوندل، ایڈووکیٹ، لاہور ہائی کورٹ نے اپنی کتاب "فخر شیر ربانیؒ" (حضرت میاں

Marfat.com

خلیل احمد شرقپوریؒ) مطبوعہ ۲۰۱۲ء میں صفحات ۱۳۱ تا ۱۳۳ پر لکھا ہے۔ اس کو اسی کتاب سے شکریہ کے ساتھ نقل کیا جاتا ہے:۔

میرا اولیاء اللہ کے بارے میں عقیدہ درست نہیں تھا۔ ہم حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ (حضرت میاں شیر محمدؒ) کی خدمت میں آکر مناظرہ بازی کا مظاہرہ کرتے رہتے تھے۔ سوال و جواب ہوتے اور باہر نکل کر ہنسی مذاق کرتے۔ ایک بار ہمیں پتہ چلا کہ میاں صاحبؒ فرماتے ہیں کہ عذاب قبر کیا ہوتا ہے؟ ہم نے یہ بات سنی تو تعجب کا اظہار کیا اور کہا کہ قرآن و حدیث سے یہ چیز ثابت ہے۔ ہم میاں صاحبؒ سے پوچھتے ہیں اور یہ پڑھے ہوئے تو ہیں نہیں، پھر ہمیں مذاق کا خوب موقع ملے گا۔

ہم چند آدمی آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا کہ جان کنی کا منظر کیسا ہوتا ہے؟ اور عذاب قبر کیا ہوتا ہے؟ (یعنی برزخ کی وضاحت فرمائیں)۔ انھوں نے فرمایا کہ اب میری طبیعت ناساز ہے، پھر کسی دن آکر پوچھ لینا۔ ہم باہر نکل کر خوب ہنسے کہ یہ پڑھے ہوئے ہیں نہیں۔ جواب آیا نہیں تو ٹال دیا ہے۔ سوال دریافت کرنا تو ہمارا مقصود ہی نہیں تھا، اس لیے ہم گھر آکر بات بھول گئے۔ کچھ دنوں کے بعد عشاء کے بعد پیغام آیا کہ حضرت میاں صاحبؒ یاد فرما رہے ہیں۔

میں نہ سمجھ سکا کہ کیوں بلایا ہے۔ جب میں حاضر ہوا تو آپؒ نے فرمایا کہ تم نے ایک مسئلہ پوچھا تھا۔ پھر آئے ہی نہیں۔ آپؒ کی یاد دہانی پر مجھے یاد آیا تو میں نے کہا کہ اب بتا دو۔ آپؒ نے فرمایا کہ آج رات میں نے فوت ہو جانا ہے۔ جب میرا جنازہ اٹھایا جائے گا اور نماز

Marfat.com

کے لیے صفیں بنائی جائیں گی، تو شمال کی طرف سے منہ سر لپیٹے ہوئے ایک آدمی آ کر پہلی صف میں دائیں طرف کھڑا ہوگا۔ پھر نماز جنازہ کے بعد وہ آدمی اسی جہت کو واپس ہو جائے گا، جدھر سے آیا تھا۔ اس سے اپنا سوال پوچھ لینا۔ میں سلام کہہ کر واپس چلا آیا اور ساری رات یہ سوچتا رہا کہ اب تو علم غیب کے دعویدار بھی بن گئے ہیں۔ اچھے بھلے تندرست ہیں۔ رات کو انھوں نے کب فوت ہونا ہے۔ اس لیے مجھے اب مذاق کا خوب خوب موقع ملے گا۔

اس کے برعکس علی الصبح ہی اطلاع مل گئی کہ آج رات حضرت قبلہ میاں صاحبؒ انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ سن کر مجھے سخت صدمہ ہوا کہ ہم ایک ولی اللہ کی برکات سے کس قدر محروم رہے اور مذاق ہی جانتے رہے، مگر اس کے بعد میں غسل، تدفین اور تابوت وغیرہ کی تیاری میں ہر مرحلہ پر شریک رہا۔ تاکہ آخری موقع ضائع نہ ہو جائے اور وہ بزرگ مل جائیں اور مقصد زندگی حاصل ہو جائے۔

آپؒ کے ارشاد کے مطابق نمازِ جنازہ کی تیاری کے آخری مرحلہ میں ایک بزرگ منہ سر لپیٹے شمال مغرب سے تشریف لے لائے اور پہلی صف میں دائیں طرف کنارے پر کھڑے ہو گئے۔ نمازِ جنازہ کے بعد وہ اسی طرف واپس چلے گئے اور میں بھی ان کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ چار پانچ ایکڑ فاصلہ طے ہو جانے کے بعد جھاڑیوں میں تشریف لے گئے۔ میں نے سلام عرض کیا اور کہا حضرت ایک مسئلہ تو

Marfat.com

بتا دو۔ وہ بزرگ ٹھہر گئے اور فرمانے لگے کہ کیا مسئلہ ہے۔ میں نے پوچھا حضرت جان کنی کا منظر کیسا ہوتا ہے اور عذاب قبر کیا ہے؟

میرا سوال سن کر انھوں نے اپنے چہرہ سے نقاب اٹھا دیا۔

جب میں نے دیکھا تو وہ خود اعلیٰ حضرت مجدد طریقت قطب الوقت حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ تھے۔ میں یہ دیکھ کر بے ساختہ قدموں پر گر پڑا اور عرض کیا کہ حضرت بھول میں سارا وقت گزر گیا۔ مجھے بیعت فرما لو۔ آپؒ نے پہلے یہ فرمایا کہ جان کنی کی تکلیف کیا ہونا ہے؟ اور عذابِ قبر کیا ہونا ہے؟

ادھر میرا جنازہ پڑھا جا رہا ہے اور میں یہاں موجود ہوں۔

پھر فرمایا کہ اب میں برزخ میں ہوں۔ بیعت کا وقت گذر چکا ہے۔

"اب میری قبر پر آتے رہنا اور میں بھی ملتا رہوں گا"۔

علامہ اقبالؒ نے کیا خوب کہا ہے:

موت تجدیدِ مذاقِ زندگی کا نام ہے
خواب کے پردے میں بیداری کا اک پیغام ہے

چوہدری محمد حنیف
چیف لائبریرین
پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور

☆......☆......☆

Marfat.com

مقدمہ

کتاب کا پسِ منظر

زیرِ نظر کتاب کتابیاتی انضباط (Bibliographic Control) سے متعلق ہے۔ اس شعبۂ علم کی اہمیت کے بارے میں بعد میں لکھا جائے گا۔ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اس کتاب کے لکھنے کے پسِ منظر کے متعلق مختصر طور پر لکھ دیا جائے۔ اس پسِ منظر کا تعلق ایک روحانی کیفیت کے ساتھ ہے۔ انسان کو اپنی زندگی میں بہت سے مسائل اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان حالات میں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور ان کے حل کے لیے دعا سے کام لیتا ہے، لیکن اگر یہ دعا اللہ کے برگزیدہ بندوں کے توسل سے کی جائے تو اس کی قبولیت کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ راقم السطور ایک ایسی کیفیت سے دوچار تھا اور منت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے وسیلے سے اس مشکل کو حل کر دے تو یہ خاکسار ان کے متعلق ایک کتاب لکھے گا۔ یہ خیال میرے ذہن میں پرورش پاتا رہا اور پختہ ہوتا رہا۔ اس کا اظہار میں نے کسی سے نہیں کیا تھا۔

اسی دوران ۲۲ جولائی ۲۰۱۲ء بروز اتوار فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی (م ۱۱۔ ستمبر ۲۰۱۳ء/ ۴۔ ذیقعد ۱۴۳۴ھ) کی خدمت میں حاضری کا موقع ملا۔ میرے ساتھ چوہدری محمد حنیف صاحب (چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور) اور حامد علی انصاری صاحب (سینئر لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور) تھے۔ حاضری کا مقصد میاں صاحب کی خدمت میں بندہ کی ایک تالیف پیش کرنا تھا۔ اس کتاب کا عنوان

Marfat.com

ہے: ''ذخیرۂ کتب صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور (نادر و کمیاب کتب کا تعارف)''۔اس کو چوہدری صاحب نے اپنی ذاتی حیثیت میں شائع کیا تھا۔اس کے پچاس نسخے حضرت میاں صاحب کی خدمت میں پیش کرنا تھے۔ہم حضرت میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔کتاب ان کی خدمت میں پیش کی گئی۔وہ اس کو ہاتھ میں لے کر دیکھتے رہے۔خوشی کے آثار ان کے چہرے پر واضح تھے۔انھوں نے کتاب دیکھ کر ''شکریہ'' اور ''مہربانی'' کے الفاظ ادا کیے۔

میاں صاحب کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔اپنے بیڈ (Bed) پر لیٹے ہوئے تھے۔ قریباً پون گھنٹے تک ان سے مختلف نکات پر باتیں ہوتی رہیں۔جب ہم اجازت لینے لگے تو اس سے تھوڑی دیر پہلے میری طرف مخاطب ہو کر میاں صاحب نے فرمایا: ''شاہ صاحب! حضرت وڈے میاں صاحبؒ (یعنی میاں شیر محمد شرقپوریؒ) پر چند کتابیں یہاں شائع ہوئی ہیں۔آپ ان کو دیکھیں اور کوئی کتاب ان کے بارے میں لکھیں۔اس کا انگریزی ترجمہ پروفیسر منور حسین صاحب سے کروالیں گے''۔یہ وہ خیال تھا جو میرے ذہن میں پنہاں تھا، میاں صاحب نے اشارہ و کنایہ میں اس کو ظاہر کر دیا۔میں نے عرض کی کہ حضرت! میرے ذہن میں ایک خیال ہے کہ حضرت میاں صاحبؒ پر ایک کتابیاتی کام (Bibligraphical work) کروں گا۔اس پر حنیف صاحب نے کہا کہ اس کتابیاتی کام کے ساتھ نوٹس (Notes) بھی ہوں گے۔میں نے کہا ہاں، ان شاء اللہ اس کے ساتھ نوٹس (Annotations) بھی ہوں گے۔اس کے ساتھ ہی حنیف صاحب نے کہا کہ ''اس کتاب کو میں شائع کروں گا۔آپ کام کریں''۔میں نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

میاں صاحب سے اجازت لے کر ہم ان کی رہائش گاہ سے باہر آ گئے۔حضرت

Marfat.com

میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے مزار پر حاضری دی۔ ذہن میں جو باتیں تھیں، ان کے متعلق دعائیں بھی مانگیں۔ پھر ہم حضرت میاں خلیل احمد شرقپوریؒ کے مزار پر بھی حاضر ہوئے۔ وہاں بھی دعا مانگی۔ اس طرح میرے ذہن میں جو خیال تھا، اس کی تائید حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوریؒ نے بھی کر دی۔ چنانچہ اس تحقیقی منصوبے پر گذشتہ سال (۲۰۱۲ء) سے کام شروع کر دیا تھا۔

کتابیاتی انضباط کی اہمیت و افادیت:

جیسا کہ پہلے ذکر گیا کہ اس تالیف کا تعلق ''کتابیاتی انضباط'' کے ساتھ ہے۔ لائبریری سائنس میں اس شعبۂ علم کی بہت اہمیت ہے۔ تحقیق کے میدان میں کام کرنے والے جانتے ہیں کہ محقق اپنے کام کا آغاز عام طور پر مصادر ثالثہ (Tertiary Sources) سے کرتا ہے۔ پھر وہ ثانوی مصادر کی طرف رخ کرتا ہے۔ اس کے بعد بنیادی مآخذ (Primary Sources) تک پہنچتا ہے۔ اگر ضرورت پڑے تو پھر وہ اسی دائرے میں تسلسل کے ساتھ اپنے کام کو جاری رکھتا ہے۔ کتابیات (Bibliography) کا شمار بھی تیسرے درجے کے مآخذ میں آتا ہے۔ کتابیات کی افادیت کے بارے میں راقم السطور اپنی کتاب بعنوان: ''لائبریری سائنس اور اصول تحقیق'' کا ایک اقتباس ذیل میں درج کرتا ہے:۔

> کسی بھی شعبۂ علم میں کتابیات کی تدوین دستاویزی طریقِ تحقیق سے کی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کتابیات کے بغیر ذخیرۂ علم خاموش ہے۔ اس سے کتابیات کی اہمیت و افادیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس کے ذریعے سے تحقیق کرنے والوں کا بہت سا قیمتی وقت بچ جاتا ہے۔ محقق کو کسی موضوع کے ایک ہی مقام پر کتب اور دیگر معلوماتی ذرائع کے

Marfat.com

اندراجات مل جاتے ہیں۔اس طرح وہ خود اس محنت و مشقت سے بچ جاتا ہے جو اس کو ان کی تلاش میں کرنا پڑتی۔۔۔(۱)

اگر کتابیات یا فہرست سازی کی اسلامی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہمیں ابن ندیم (م ۳۸۵ھ یا ۳۹۰ھ) کی کتاب "الفہرست" کا نام نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ابن ندیم کی تاریخ وفات میں بہت اختلاف ہے۔بعض تذکرہ نگاروں نے اس کا سال وفات ۳۸۰ھ بھی لکھا ہے۔اس کتاب کا اردو ترجمہ مولانا محمد اسحاق بھٹی نے کیا۔وہ اس کے پیشِ لفظ میں لکھتے ہیں:۔

"الفہرست" کتابیات اور تراجم کے بارے میں خاص شہرت و اہمیت کی حامل ہے اور عربی زبان میں اس موضوع کی یہ پہلی کتاب ہے۔اس کے مصنف کا نام محمد بن اسحاق ابی یعقوب الندیم ہے اور یہ ابن ندیم کے نام سے مشہور ہے۔اس کی کنیت ابوالفرج یا ابوالفتح ہے۔اس کا مسکن بغداد تھا۔یہ شخص وراق تھا، یعنی کتابوں کی تصحیح و ترتیب اور نقل و فروخت اس کا پیشہ تھا اور اس زمانے میں یہ ایک معزز پیشہ تھا۔اس کے شب و روز چونکہ مختلف النوع مضامین پر مشتمل کتابوں کی صحبت و رفاقت میں بسر ہوتے تھے، اس لیے اس کے (کذا) معلومات کا دائرہ بہت وسیع تھا اور یہ ہر فن کی کتابوں اور ان کے مصنفین کے بارے میں کامل علم و آگہی رکھتا تھا۔یہ کتاب اس کے وسعتِ معلومات کی غماز ہے(۲)

اس کتاب کی اہمیت اور وسعتِ مضامین کے متعلق بھٹی صاحب لکھتے ہیں:۔

۔۔۔بحث السنہ سے لے کر جادوگری و کیمیا گری اور مذاہب چین و

Marfat.com

ہند تک کی تفصیلات کتاب کے صفحات میں خوبصورتی کے ساتھ سمودی گئی ہیں اور کتب و مصنفین کا پوری طرح احاطہ کیا گیا ہے۔ کتاب کی ان خصوصیات اور متنوع معلومات کی بنا پر مستشرقین نے بھی اس کو شائستہ التفات گردانا اور اس کو خاص اہمیت دی۔ چنانچہ مشہور مستشرق فلوگل نے اس کو مرتب کیا اور اس کا یہ مرتب کردہ نسخہ بیروت سے شائع ہوا۔ پھر مصر سے بھی کئی بار یہ کتاب شائع ہوئی۔ حال ہی میں اس کا فارسی ترجمہ بھی ایک ایرانی اہلِ علم نے کیا ہے۔۔۔(۳)

''الفہرست'' مین جن کتابوں کی تفصیل دی گئی ہے، ان کا بڑا حصہ دست بردِ زمانہ سے غائب ہو چکا ہے۔ اس حوالے سے مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب لکھتے ہیں:۔

اس کتاب میں جن کتابوں کی تفصیلات دی گئی ہیں ان کا بڑا حصہ اب نایاب ہے اور ان کے صرف نام ہی باقی رہ گئے ہیں۔ کیوں کہ عالم اسلامی کئی بار انقلاب و تغیر کی زد میں آیا اور یہ کتابیں اس کی لپیٹ میں آ گئیں۔ بالخصوص فتنۂ تاتار کے دور میں اہلِ علم کی کاوشِ فکر و نظر کا بہت بڑا ذخیرہ دجلہ و فرات کی بپھری ہوئی لہروں کی نذر ہو گیا۔ اگر یہ کتاب معرضِ تصنیف میں نہ آتی تو ہم اپنے اسلاف کے اس علمی و تحقیقی ذخیرہ کے ناموں سے بھی آگاہ نہ ہو سکتے۔ ان کے نام کو دوام بخشنے کا ذریعہ یہی کتاب ہے''(۴)

ڈاکٹر سید عبداللہ مرحوم (م ۱۹۸۶ء) نے کتابیات اور اشاریے کی اہمیت کے متعلق ۱۹۸۳ء میں لکھا تھا:۔

Marfat.com

دنیا کی اہم زبانوں میں مختلف موضوعات پر طلبہ و محققین کی سہولت کے لیے مختلف قسم کے اشاریے، لغات حوالہ او معاجم مصادر (کتابیات) موجود ہیں، لیکن اسلام کے متعلق کوئی ایسی معجم موجود نہیں جو تسلی بخش ہو اور اردو میں تو (قدرتی طور پر) اس کی توقع بھی نہیں کی جاسکتی، کیوں کہ یہ نسبتہً جدید اور مناسب سرپرستی سے محروم زبان ہے (۵)

۱۹۸۳ء کے بعد اس شعبۂ علم میں کافی کام ہو چکا ہے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے استعمال نے کام کو آسان کر دیا ہے اور اس کی رفتارِ کار میں بہت اضافہ بھی کیا ہے۔ کئی ڈیٹا بیس (Data base) بن گئے ہیں۔ اس کے باوجود ابھی تک کئی شعبوں میں کام کرنے کی ضرورت ہے۔ سید عبداللہ مرحوم کے زیرِ حوالہ اقتباس سے اس نوعیت کے کام کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

جدید کٹیلاگ سازی' از پروفیسر انیس خورشید مرحوم (م ۲۰۰۸ء) پر تبصرہ کرتے ہوئے راقم السطور نے لکھا تھا۔ فہرست سازی بھی کتابیاتی انضباط (Bibliographic Control) ذیل میں آتی ہے:۔

"کٹیلاگ سازی کے شعبے میں نہایت تیز رفتاری کے ساتھ تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے اس کا منظر ہی تبدیل ہو کر رہ گیا ہے۔ مشین (کمپیوٹر) کے استعمال سے کام کی رفتار میں حیرت انگیز حد تک تیزی آئی ہے۔ اداروں کے درمیان اشتراک و تعاون کے امکانات بڑھے ہیں اور ان کی عملی صورت بھی آسان ہوئی ہے۔ اس طرح مربوط کتابیاتی رسائی نظام قائم ہوئے ہیں۔ نیٹ ورک بنائے گئے ہیں۔ فاصلے سمٹے ہیں اور اطلاعات کی بہم رسانی نے

Marfat.com

مکانی فاصلے کو بہت زیادہ حد تک کم کر دیا ہے۔۔۔(۶)

تعارفِ کتاب

اس کتاب کے تین حصے ہیں۔ پہلا حصہ "توضیحی کتابیات" پر مشتمل ہے۔اس میں ان کتابوں کی تفصیل درج ہے جو اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے متعلق لکھی گئی ہیں۔ ان کی کتابیاتی تفصیل دینے کے بعد فہرست ذخیرۂ کتب صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی، مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور کا فہرست نمبر بھی دے دیا ہے تاکہ کتاب کو ذخیرۂ کتب سے نکلوانے میں آسانی رہے۔ چند کتابیں ایسی ہیں جو اس ذخیرے میں شامل نہیں ہیں۔ان کے نمبر نہیں ہیں۔ یہاں پر اس امر کا لکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ذخیرے کی کتابوں کو فہرست نمبر کے اعتبار سے الماریوں میں رکھا گیا ہے۔ کتابیاتی تفصیل کے بعد کتابوں کا تعارف کروایا ہے۔ان کے مندرجات کے متعلق مختصر نوٹس لکھے گئے ہیں۔ اس وضاحتی فہرست کو دیکھ کر اس بات کا علم ہوتا ہے کہ اعلیٰ حضرتؒ کی حیاتِ مبارکہ کے کن پہلوؤں پر کام ہو چکا ہے اور کون سے ایسے پہلو ہیں جن پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ نکتہ بہت اہم ہے کہ عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق اعلیٰ حضرتؒ کی تعلیمات کی تشریح و توضیح کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر دور کے اپنے تقاضے ہوتے ہیں، ان کو سامنے رکھ کر مزید تحقیقی کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

کتاب کا دوسرا حصہ ان مقالات کے متعلق ہے جو ماہنامہ "نور اسلام" میں اعلیٰ حضرتؒ کے بارے میں شائع ہوتے رہے۔ ہر اندراج کے عناصر ترکیبی یہ ہیں: مقالہ نگار، عنوان مقالہ، جلد نمبر، شمارہ نمبر، قوسین میں تاریخِ اشاعت اور آخر میں صفحات نمبر جن پر مقالہ مشتمل ہے۔اس کے بعد مقالے کا خلاصہ (Abstract) دے دیا ہے۔اس کی

Marfat.com

ترتیب و تنظیم میں ماہنامہ نور اسلام کے گولڈن جوبلی نمبر کی جلد سوم سے بھی استفادہ کیا ہے۔ یہ ماہنامہ نور اسلام کا اشاریہ ہے جس کو محمد معروف احمد شرقپوری نے ترتیب دیا ہے۔ اس کے بعد ان اندراجات کا رسالے کی فائل سے بھی تقابلی جائزہ لیا ہے۔ مقالات کے اندراجات کے بعد مقالے کو پڑھ کر اس کا خلاصہ بھی دے دیا ہے۔ ان اندراجات کی ترتیب مقالہ نگار کے نام سے الفبائی ہے۔ چند اندراجات ایسے ہیں جن کے مقالات کو نہیں دیکھا جا سکا، کیوں کہ مطلوبہ رسالہ دستیاب نہ ہو سکا۔ ان کے اندراج کے ساتھ شروع میں ستارے کا نشان دے دیا ہے۔ اس حصہ میں ماہنامہ "نور اسلام" کے سال آغاز (۱۹۵۵ء) سے لے کر اب تک شائع ہونے والے شماروں کو دیکھنے اور متعلقہ مقالات کو شامل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہاں پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ماہنامہ "نور اسلام" کے متعلق تعارفی نوٹ دے دیا جائے۔

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ (م ۱۱۔ ستمبر ۲۰۱۳ء) گولڈن جوبلی نمبر جلد اوّل کے "پیش لفظ" میں لکھتے ہیں:۔

> میں نے اپنے والد گرامی کے فیضان نظر اور مساعی جمیلہ سے ہی ۱۹۵۵ء میں ماہنامہ "نور اسلام" کا اجراء کیا۔ الحمدللہ ماہنامہ "نور اسلام" نے اپنی بساط کے مطابق اسلام کے نور کو تشنگانِ علم تک پہنچانے کی بھرپور کوشش کی۔ ماہنامہ "نور اسلام" نے اپنے پچاس سالہ سفرِ عُسرت میں پانچ ضخیم نمبر نکالے جو ہر دور کے محقق و دانشور حضرات کے لیے ایک نایاب تحفہ ہیں۔ سب سے پہلے جون، جولائی ۱۹۶۹ء میں ماہنامہ "نور اسلام" کا شیر ربانی" نمبر شائع ہوا۔ اکتوبر ۱۹۷۶ء میں حضرت

Marfat.com

امام اعظم نمبر شائع ہوا۔ مارچ، اپریل ۱۹۷۹ء میں دو جلدوں پر مشتمل حضرت مجدد الف ثانیؒ شائع ہوا۔ اکتوبر، نومبر ۱۹۹۹ء میں حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ نمبر شائع ہوا۔ اور اب ماہنامہ "نور اسلام" کا پچاس سالہ گولڈن جوبلی نمبر آپ کے ہاتھوں میں ہے جو کہ تین جلدوں پر مشتمل ہے (۷)

اس کے بعد حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ اسی "پیش لفظ" میں لکھتے ہیں:۔

گولڈن جوبلی نمبر کی بنیاد اسی نظریہ پر استوار کی گئی ہے جو ماہنامہ "نور اسلام" کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ اختلافی مسائل سے ہٹ کر خالصتاً دین حنیف کی ترویج و اشاعت ہمارا مقصد رہا ہے۔ عصرِ حاضر میں معاشرہ میں گمراہی اور فسق و فجور محتاج بیان نہیں ہے۔ اسی لیے اب ضرورت اس بات کی ہے کہ نئی نسل کو حتی الامکان اسلام کی نورانی تعلیمات سے آگاہ کیا جائے (۸)

اس کتاب کا تیسرا حصہ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے مناقب پر مشتمل ہے۔ یہ وہ مناقب ہیں جو ماہنامہ "نور اسلام" میں شائع ہوتے رہے۔ اس کی ترتیب بھی شاعر کے نام سے الفبائی ہے۔ ہر اندراج کے عناصر ترکیبی یہ ہے: شاعر کا نام، نور اسلام کی جلد نمبر، شمارہ نمبر، قوسین میں تاریخِ اشاعت اور آخر میں صفحہ / صفحات نمبر جن پر منقبت شائع ہوئی۔ منقبت کا پہلا شعر اور پھر آخری شعر بھی نقل کر دیا ہے۔ اس حوالے سے مکمل منقبت تک آسانی سے رسائی ہو جاتی ہے۔

کتاب کے آخر میں دو اشاریے بھی ترتیب دیے گئے ہیں۔ پہلا اشاریہ عنوانات

Marfat.com

کتب پر مشتمل ہے۔ اور دوسرا اشاریہ مقالات کے عنوانات کے اعتبار سے ہے۔ اشاریۂ عنوانات کتب میں کتاب کے اندراج کے بعد اس کا اندراج نمبر دیا ہے تاکہ کتاب کے اندراج تک رسائی آسانی سے ہو سکے۔ مقالات کے اشاریے میں عنوانِ مقالہ کے بعد اس کا اندراج نمبر دیا ہے۔ اس نمبر سے مقالے کے اندراج تک آسانی سے پہنچا جا سکتا ہے۔

کتاب کے آخری دو حصوں کا مرکز و محور ماہنامہ "نور اسلام" ہے۔ اس کے بانی مدیر صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوریؒ نے اپنی صحت کی خرابی کی وجہ سے اس کی ادارت چھوڑ دی تھی۔ اب اس کام کی ذمہ داری محترم میاں صاحبزادہ ولید احمد شرقپوری نقشبندی مجددی بن میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی مرحوم کے ذمے ہے۔ اس ماہنامہ کے دفتری امور کے نگران میاں ولید احمد صاحب کے چھوٹے بھائی صاحبزادہ میاں محمد صالح شرقپوری نقشبندی مجددی ہیں۔ امید ہے کہ یہ ماہنامہ اسی تسلسل کے ساتھ شائع ہوتا رہے گا اور آستانہ عالیہ شرقپور شریف کا ترجمان ثابت ہوگا۔ مزید برآں یہ رسالہ اسلامی تعلیمات کی روشنی کو حسبِ سابق پھیلاتا رہے گا۔

اس ماہنامہ کے حوالے سے اب مزید تحقیق کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ اس ماہنامہ نے دینی، معاشرتی اور اسلامی ثقافتی ضروریات کو کس طرح ادا کیا۔ اس کے قارئین کی اطلاعاتی ضروریات (Information needs) کس حد تک پوری ہوئیں۔ اس کے اثر سے سماج میں کس طرح تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ اس کو آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی دینی خدمات کے وسیع تناظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کا کتاب کو دیکھنا اور حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ کا ذکر کرنا

حضرت فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ سے چوہدری محمد حنیف صاحب

۱۱۷۵۸۶

Marfat.com

اور راقم السطور کی آخری ملاقات شرقپور شریف میں یکم ستمبر ۲۰۱۳ء بروز اتوار ہوئی تھی۔ میاں صاحب نے شیراز فیض بھٹی صاحب کی معرفت پیغام بھیج کر ہمیں بلایا تھا۔ ہم قریباً سوا نو بجے صبح لاہور سے روانہ ہوئے اور دس بجے کے قریب شرقپور شریف پہنچ گئے۔ جب حضرت میاں صاحبؒ کو اطلاع دی گئی کہ لاہور سے مہمان آئے ہیں تو انھوں نے ہمیں اس کمرے میں بلایا جس میں آپ لیٹے ہوئے تھے۔ جب ہم اس کمرے میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ آپ کے دائیں ہاتھ پر "برنولا" لگا ہوا تھا۔ سرہانے کے قریب سٹینڈ رکھا ہوا تھا، جس پر ڈرپ کی بوتل لٹک رہی تھی۔ ابھی اس بوتل کے آدھے حصے میں ڈرپ کی دوائی موجود تھی میاں صاحبؒ بیڈ (Bed) پر لیٹے ہوئے تھے۔ ان کی دائیں طرف محمد عالم مختار حق صاحب اور ایک سفید ریش بزرگ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے حضرت میاں صاحبؒ سے مصافحہ کیا اور کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

چوہدری محمد حنیف صاحب کے ہاتھ میں ایک شاپر تھا جس میں اس کتاب کا ٹائپ کیا ہوا نامکمل حصہ تھا۔ جس کی ٹیپ بائنڈنگ (Tape binding) کی ہوئی تھی۔ میاں صاحبؒ نے دریافت کیا کہ اس شاپر میں کیا ہے۔ چوہدری صاحب نے شاپر مجھے پکڑا دیا۔ میں نے ٹائپ کیا ہوا کتاب کا مجلد حصہ حضرت میاں صاحب کو دکھایا۔ آپ نے بائیں ہاتھ میں پکڑ لیا اور اس کو دیکھنے لگے۔ تھوڑی دیر تک دیکھتے رہے۔ اس موقع پر آپ کے چہرے پر بشاشت اور خوشی کے آثار بھی ظاہر ہوئے۔ پھر آپ نے محمد عالم مختار حق صاحب کو بھی کتاب دکھائی۔ انھوں نے اس کو دیکھ کر پسند فرمایا اور اس بارے میں چند سوالات بھی کیے۔ بعد میں یہ کتاب مجھے دے دی، میں نے شاپر میں ڈال لی۔ پھر اور باتیں ہوتی رہیں۔ ان کا مرکزی نکتہ ان کے ذخیرۂ کتب مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری تھا۔ اس سے متعلقہ اور باتیں ہوئیں مثلاً ذخیرے کی فہرست (جلد پنجم) کی تیاری اور

Marfat.com

اشاعت کی رفتار کار کے متعلق چوہدری صاحب نے بتایا۔ چوہدری صاحب نے بتایا کہ زیر حوالہ کتاب پہلے شائع ہوگی، اس کے بعد فہرست کی جلد پنجم شائع ہوگی (ان شاء اللہ تعالیٰ)۔

دس پندرہ منٹ کے بعد میاں صاحب نے دوبارہ یہ کتاب دکھانے کے لیے فرمایا۔

یہاں پر یہ بات تحریر کرنا ضروری ہے کہ بیماری کی وجہ سے حضرت میاں صاحبؒ کی باتیں ہم سمجھنے سے قاصر تھے۔ شیراز فیض بھٹی صاحب ترجمانی کے فرائض ادا کر رہے تھے۔ بھٹی صاحب میاں صاحبؒ کی بات سمجھ لیتے تھے۔ پھر ہمیں بتاتے تھے۔ ہماری بات بھی بھٹی صاحب میاں صاحبؒ کو بتاتے تھے۔ ہم حیران تھے کہ اس بیماری اور تکلیف کی حالت میں بھی آپ کتابوں کی باتیں کرتے رہے۔ یہ منظر اس جذبے کو ظاہر کرتا ہے کہ اتنی تکلیف کے باوجود انہیں علم اور کتاب کے ساتھ کس قدر دلچسپی تھی۔ جب میاں صاحب نے دوسری بار کتاب کا ٹائپ شدہ مسودہ طلب کیا تو میں نے اس کو شاپر سے نکال کر آپ کو دے دیا۔ آپ اس کو پھر دیکھتے رہے۔ کچھ دیر کے بعد آپؒ نے سوال کیا کہ کیا اس میں حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ (م نومبر ۱۹۹۹ء) کا واقعہ شامل کیا ہے؟ میں نے بتایا کہ وہ واقعہ دو تین کتابوں میں شائع ہو چکا ہے۔ اس میں شامل نہیں ہے۔ آپؒ نے فرمایا کہ اس مین بھی شامل کر دیں۔ میں میاں صاحبؒ کے سوال سے سمجھا کہ یہ چوہدری جبیب احمد (م ۱۹۸۰ء) کی کتاب کے واقعہ کی جانب اشارہ کر رہے ہیں۔ پھر میں نے حاضرین کو اختصار کے ساتھ وہ واقعہ سنایا بھی۔ میں آپؒ کا دوبارہ کتاب کے نامکمل مسودے کو دیکھنا اور حضرت حکیم صاحب مرحوم کے بارے میں سوال کرنے پر غور کرتا رہا۔ مجھے معلوم ہے کہ حضرت میاں صاحبؒ کا حکیم کے ساتھ قریبی علمی رابطہ تھا۔ اس کا ذکر وہ کئی مجالس میں کر چکے تھے۔ میری میاں صاحبؒ سے پہلی ملاقات حکیم صاحبؒ کے مطب میں ۱۹۸۹ء میں ہوئی تھی۔ اس سارے تناظر کو

Marfat.com

سامنے رکھتے ہوئے میں اس نتیجے پر پہنچا کہ میاں صاحب کا اس حالت میں بھی حکیم صاحبؒ کا ذکر کرنا کسی راز سے خالی نہیں ہے۔ حضرت میاں صاحبؒ کے ارشاد کے مطابق میں اس واقعہ کو پہلے لکھتا ہوں۔ یہ تحریک پاکستان کے ایک اہم ماخذ کی اشاعت کے متعلق ہے جو چوہدری حبیب احمد مرحوم (۱۹۱۹ء۔۱۹۸۰ء) کی تالیف ہے۔ حکیم صاحبؒ نے یہ واقعہ راقم السطور کو ۱۵۔نومبر ۱۹۸۹ء کو سنایا تھا۔ اس کو نور اسلام گولڈن جوبلی نمبر (جلد اوّل) میں شامل اپنے ایک مضمون سے ذیل میں نقل کرتا ہوں۔

> آج حکیم صاحب نے چودھری حبیب احمد مرحوم (۱۹۱۹ء۔۱۹۸۰ء) کے بارے میں بتایا کہ وہ ایک روز میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ میں نے ایک کتاب لکھی ہے، لیکن اس کو چھپوانے کی بساط نہیں۔ میں نے کہا کہ آپ اس کو چھپوانے کا کام شروع کر دیں۔ اس کے ساتھ ہی اشاعت کے سلسلے میں پانچ سو روپے ان کی خدمت میں پیش کیے۔ میرے کہنے پر ایک ہزار روپے صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نے اس مقصد کے لیے دیے۔ اس طرح انہوں نے اس کتاب کی اشاعت کا کام شروع کروایا۔ یہ کتاب ان کی وفات کے بعد ان کے بیٹے جناب رفیق احمد نے شائع کروائی۔ اس کتاب کا عنوان ہے: "علامہ اقبال، قائداعظم، پرویز، مودودی اور تحریک پاکستان"۔ مرحوم وفات سے پہلے اپنی اولاد کو بتا گئے کہ اس سلسلے میں کس کس نے تعاون کیا ہے۔ چنانچہ ان کی وفات کے بعد مرحوم کے فرزند کتاب لے کر میرے پاس آئے تو میں نے کہا کہ اس کی قیمت لے لیں۔ اس

Marfat.com

پر انہوں نے کہا کہ آپ کی رقم تو پہلے ہی آ چکی ہے۔ اس کتاب کے دو نسخے محترم صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کے لیے بھی دے گئے اور کہا کہ ان کی رقم بھی آ چکی ہے۔ یہ واقعہ سنانے کے بعد حکیم صاحبؒ نے فرمایا کہ چودھری حبیب احمد بہت کام کے انسان تھے۔ ان میں لکھنے کی بہت صلاحیت تھی۔ لیکن افسوس ان کی قدر نہ کی گئی اور ان کی صلاحیتوں سے استفادہ نہ کیا گیا۔ حکیم صاحب نے بتایا کہ چودھری حبیب احمد مرحوم میرے بہت مہربان تھے۔ جب بھی فیصل آباد سے لاہور آتے، مجھے ضرور مل کر جاتے (۹)

حضرت میاں صاحبؒ کے ارشاد کے مطابق اس تفصیل کا لکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوریؒ اور حضرت حکیم محمد موسی امرتسریؒ کا قریبی علمی رابطہ رہتا تھا۔ اس کا اظہار حضرت میاں صاحبؒ نے مختلف ملاقاتوں میں کیا تھا۔ نور اسلام (گولڈن جوبلی نمبر) کی جلد اوّل میں شامل اپنے ایک مضمون سے اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں:۔

یہاں پر حکیم صاحب مرحوم کے بارے میں حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوریؒ کی رائے کا لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ احقر کا ۲۰۰۱ء سے محترم میاں صاحب سے مسلسل علمی رابطہ ہے۔ ان کی شفقت کے مختلف انداز دیکھنے کا موقع ملا۔ ملاقات کے لیے خود تشریف لاتے ہیں۔ علاوہ ازیں گاہے گاہے شرقپور شریف بھی بلا لیتے ہیں۔ کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا ہے کہ راقم السطور بھی کسی دوست کے

Marfat.com

ساتھ میاں صاحب کے پاس حاضر ہوتا ہے اور ان کی ملاقات سے مشرف ہوتا ہے۔ ان کے دستر خوان کی وسعت کو تو ذی علم حضرات بخوبی جانتے ہیں۔ ان کے لنگر سے عوام و خواص تمام حاضرین بہرہ یاب ہوتے ہیں۔ یہاں پر تین ملاقاتوں کا حوالہ دینا ضروری ہے جس میں آپ نے حکیم صاحب کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ زیر حوالہ ملاقاتوں میں سے پہلی ملاقات ۳۱۔ جولائی ۲۰۰۲ء کو شرقپور شریف میں ہوئی۔ اس ملاقات میں جناب محمد معروف احمد شرقپوری اور ذوالفقار علی بھی میرے ہمراہ تھے۔ دوسری اور تیسری ملاقاتیں اس سال (۲۰۰۶ء) میں ہوئیں۔ دوسری ملاقات ۲۳۔ جنوری کو شرقپور شریف میں ہوئی۔۔۔ تیسری ملاقات ۳۱۔ جنوری کو ہوٹل ''بیت النور'' نزد ڈاکٹرز ہسپتال، لاہور میں ہوئی۔۔۔ ان دو ملاقاتوں کو ہم علمی اجلاس سے تعبیر کر سکتے ہیں جو میاں صاحب نے بلائے تھے۔ ان میں حاضرین صاحبان علم و فضل تھے اور علمی باتیں ہی زیر بحث آئیں۔۔۔ ان تین ملاقاتوں میں میاں صاحب نے حکیم صاحب مرحوم کے متعلق جو کچھ فرمایا، اس کا ایک اجتماعی تاثر اس طرح کا بنتا ہے (۱۰):۔

حکیم محمد موسیٰ ایک بے نظیر انسان تھے۔ اپنے احباب اور اپنے قریبی تعلق والوں سے پہلی ملاقات سے لے کر آخر تک ایک سطح اور ایک انداز کے تعلقات رکھتے تھے یعنی ان میں وضع داری بہت زیادہ تھی۔ پرچہ ''نور اسلام'' تو میں نکالتا ہی تھا۔ پھر کچھ مضامین اکٹھے کر کے

Marfat.com

''شیر ربانی'' نمبر نکالا۔ جب حکیم صاحب کے ساتھ میرا رابطہ ہوا تو انہوں نے دوران گفتگو کہا کہ پرچہ تو آپ نکالتے ہی ہیں، لیکن اس رسالے کا ''شیر ربانی نمبر'' بہت جاندار ہے۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے کہ اس میں میاں صاحبؒ (حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ) پر مواد (Matter) تو ہے۔ پھر حکیم صاحبؒ نے کہا کہ امام اعظم نمبر نکالیں۔ میں نے کہا کہ لکھے گا کون؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کا انتظام بھی ہو جائے گا۔ ان کا ایک اپنا حلقہ تھا جس میں لکھنے والے بھی تھے، انہوں نے مضامین لکھوانے میں بہت مدد کی۔ چنانچہ نور اسلام کا ''امام اعظم نمبر'' شائع ہوا۔ میں (راقم السطور) نے ۲۳۔ جنوری والی ملاقات میں حضرت میاں صاحب سے استفسار کیا کہ نور اسلام کے جو باقی خصوصی نمبر شائع ہوئے مثلاً ''اولیائے نقشبند نمبر'' اور ''حضرت مجدد الف ثانیؒ نمبر''، کیا ان کے نکالنے میں بھی حکیم صاحب کا مشورہ اور مدد شامل تھی۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ ہاں حکیم صاحب نے علمی حوالے سے بہت مشورے دیے اور اس اعتبار سے مدد بھی کی (۱۱)

میاں صاحبؒ نے ۳۱۔ جولائی ۲۰۰۲ء کو ہونے والی ملاقات میں مجھے (راقم السطور) کو بتایا تھا کہ ایک بار حکیم صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ آپ نے حساب رکھا ہے کہ کتنی مالیت کی کتابیں آپ چھپوا کر تقسیم کر چکے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں نے تو کبھی ایسا حساب نہیں رکھا۔ حکیم

Marfat.com

صاحب نے فرمایا کہ میرے اندازے کے مطابق آپ قریباً دو کروڑ روپے کی کتابیں بلاقیمت تقسیم کر چکے ہیں۔ اس بات کی تصدیق حضرت میاں صاحب نے ۲۳۔جنوری والی ملاقات میں اس وقت کی تھی جب تمام شرکاءِ مجلس کھانے کی میز پر بیٹھے تھے (۱۲)

راقم السطور سمجھتا ہے کہ ان صفحات کے لکھنے سے حضرت میاں صاحبؒ کے ارشاد کی کسی حد تک تعمیل ہوگئی ہے۔ احقر کا خیال ہے کہ یہ تحریر "تحدیث نعمت" کی حیثیت بھی رکھتی ہے۔ یہ صفحات لکھ کر مجھے طمانیت کا احساس ہو رہا ہے کہ حضرت میاں صاحبؒ کے ساتھ آخری ملاقات میں جو باتیں ہوئیں، ان میں سے ایک نکتے پر عمل ہو گیا ہے۔ ان شاء اللہ العزیز یہ کتاب جلد شائع ہو جائے گی، اس وقت میاں صاحبؒ کے دوسرے ارشاد کی تعمیل بھی ہو جائے گی۔ ان کی باتیں جو باقی ہیں، ان کو پورا کرنے کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ عطا کرے گا۔

اظہار تشکر:

آخر میں سب سے پہلے خداوند عالم کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے یہ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ رسمی الفاظ ہیں جو لکھے جا رہے ہیں۔ ورنہ اس کا شکر ادا کرنے کے لیے الفاظ کا دامن ہمیشہ تنگ ہی نظر آتا ہے۔ یہی کہنا پڑتا ہے: الحمد لله على احسانه۔

حضرت فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ رب العالمین ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے درجات بلند کرے۔ ان کے فیض سے یہ کام جلد مکمل ہو گیا۔ ان کی دعا اور توجہ کی وجہ سے مرحوم کا سپاس گزار ہوں۔

چوہدری محمد حنیف صاحب، چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور کا

Marfat.com

بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے اس کتاب کو شائع کرنے کی ذمہ داری اٹھائی اور اس کو پورا کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا کرے۔ ان کا بھی ممنون احسان ہوں۔

شیراز فیض بھٹی صاحب، ایڈووکیٹ، لاہور ہائی کوٹ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے "نور اسلام" کے وہ شمارے فراہم کرنے میں مدد کی جو میری دسترس میں نہیں تھے۔ ان کا تعاون بھی قابلِ ستائش ہے۔ اُن کے دستِ تعاون کے لیے شکرگزار ہوں۔

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری صاحب نے "نور اسلام" کی دو سالوں کی فائل استفادہ کے لیے فراہم کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزائے خیر عطا کرے۔ ان کا بھی سپاس گزار ہوں۔

میاں خالد محمود مجددی صاحب نے بھی حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے متعلق چند کتابیں عطا کیں۔ ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ان کا تعاون قابل تحسین ہے۔

حامد علی انصاری صاحب، سینئر لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور نے لائبریری کے حوالے سے ہر ممکن تعاون کیا۔ ان کا یہ عمل قابل توصیف ہے۔ دعا ہے کہ خداوند عالم ان کو اپنی نعمتوں سے نوازے اور ان کو مزید ترقی دے۔

محترم سعید احمد صدیقی صاحب بن پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی مرحوم بھی اس کام کی رفتار کے بارے میں پوچھتے رہے اور اس حوالے سے انھوں نے خصوصی دلچسپی کا اظہار کیا۔ ان کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے۔

ساجد محمود صاحب اور خالد محمود صاحب نے اس کتاب کی کمپوزنگ کی۔ انھوں نے بہت عقیدت اور محبت کے ساتھ یہ کام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنی نعمتوں سے نوازے۔ ان کی استعدادِ کار بہت قابلِ ستائش ہے۔ ان کا بھی ممنون ہوں۔

لائبریری کے کارکن محمد عثمان صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے راقم

Marfat.com

السطور اور کمپوزرز کے درمیان رابطے کا فریضہ ادا کیا۔ ان کا یہ تعاون قابلِ تعریف ہے۔ ان کا بھی ممنون احسان ہوں۔

حواشی

۱۔ سید جمیل احمد رضوی، لائبریری سائنس اور اصول تحقیق (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۷ء)، ص ۱۵۲۔۱۵۳

۲۔ ابن ندیم، محمد بن اسحاق، الفہرست، ترجمہ و حواشی مولانا محمد اسحاق بھٹی (لاہور: ادارۂ ثقافت اسلامیہ، ۱۹۶۹ء)، ص ۔۳

۳۔ ایضاً ص ۔۴۔۵

۴۔ ایضاً ص ۔۵

۵۔ (ڈاکٹر) سید عبداللہ، ''پیش لفظ''، مشمولہ فہرست کتابیات اسلام، مرتبہ سید جمیل احمد رضوی (لاہور: مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، ۱۹۸۳ء)، ص ۔ط
اس میں منصوبے کا عنوان سلسلہ یہ ہے: ''معجم مصادر اسلامی (کتاب الحوالہ)''

۶۔ سید جمیل احمد رضوی، ''جدید کیٹلاگ سازی از ڈاکٹر انیس خورشید'' (تبصرہ)، مشمولہ سہ ماہی خبرنامہ پلسا نیوز، لاہور، جلد ۵، شمارہ ۴ (دسمبر ۱۹۹۳ء) ۲۸

۷۔ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی، ''پیش لفظ''، مشمولہ ماہنامہ نور اسلام، شرقپور شریف، جلد ۵۱، شمارہ ۱۱، ۱۲ (نومبر، دسمبر ۲۰۰۶ء)، پچاس سالہ

Marfat.com

گولڈن جوبلی نمبر، جلد اوّل، ص۔۱۵

۸۔ ایضاً، ص۔۱۶

۹۔ سید جمیل احمد رضوی، "ماہنامہ نور اسلام کے خاص نمبر (پس منظر و تعارف)"، مشمولہ ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف، جلد ۵۱، شمارہ ۱۱، ۱۲ (نومبر، دسمبر ۲۰۰۶ء)، پچاس سالہ گولڈن جوبلی نمبر، جلد اوّل، ص۔۳۰۳؛ حکیم محمد موسیٰ امرتسری (یادداشتوں کے آئینے میں) از سید جمیل احمد رضوی (لاہور: دار الفیض گنج بخش، ۲۰۰۳ء) ص۔۴۱

۱۰۔ ایضاً، ص۔۳۰۵۔۳۰۶

۱۱۔ ایضاً، ص۔۳۰۶

۱۲۔ ایضاً، ص۔۳۰۶۔۳۰۷

سید جمیل احمد رضوی

نیو شالیمار ٹاؤن، ملتان روڈ، لاہور

۱۶۔ ستمبر ۲۰۱۳ء/۹۔ ذیقعد ۱۴۳۴ھ

☆......☆......☆

Marfat.com

توضیحی کتابیات

Marfat.com

(۱)

احمد علی شرقپوری نقشبندی مجددی۔ آفتابِ ولایت یعنی سوانح عمری آفتابِ ولایت شیرِ ربانی، اعلیٰ حضرت شیر محمد صاحب شرقپوریؒ۔ شرق پور شریف: مکتبہ حضرت میاں صاحب (س۔ن)۔ ۱۲۸ص۔ [۸۳۲]

نصرت نوشاہی نے کتاب کے شروع میں تقریظ لکھی ہے۔ اس کا ایک اقتباس ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:۔

عزیز احمد علی صاحب نے حضرت میاں صاحب علیہ الرحمتہ کے احوالِ زندگی کا تعارف کرانے کے لیے ایک مختصر اور سیدھی سی راہ اختیار کی ہے جس میں خم نہیں۔ یعنی "آفتابِ ولایت" کے نام سے یہ چند اوراق سپردِ قلم کر کے ایک بہت بڑی خدمت انجام دی ہے جس سے معتقدین کے لیے بہت زیادہ سہولت پیدا ہوگئی ہے کہ اب قلیل وقت میں وہ اس کے مطالعہ سے اپنی روحانی تشنگی کو رفع کر سکتے ہیں اور ہر ایک قاری طائرانہ نظر کے ساتھ تھوڑے وقت میں حضرت میاں صاحبؒ کی حیاتِ مقدسہ کی کامل جھلک دیکھ سکتا ہے۔۔۔ (صفحہ۔۱۱)

(۲)

ارتضیٰ علی کرمانی، سید۔ سیرت پاک پیرِ طریقت، رہبر شریعت، شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ۔ لاہور: رضا اکیڈمی (س۔ن)۔ ۳۷ص۔ [۵۱۵۲]

اس کتابچے کے شروع میں آپؒ کے سوانحی حالات مختصراً لکھے ہیں۔ پھر تعلیم حاصل کرنے کا ذکر کیا ہے۔ بعد ازاں بیعت کرنے کا بیان ہے۔ اس کے بعد آپؒ کی

Marfat.com

عبادت وریاضت کا تذکرہ ہے۔ آخری حصے میں حضرت میاں شیر محمدؒ صاحب کے روحانی واقعات لکھے ہیں اور مساجد تعمیر کروانے کا ذکر کیا گیا ہے۔ پھر آپ کی وفات کا بیان ہے۔

(۳)

ارتضیٰ علی کرمانی، سید: سیرت پاک عاشق رسول اکرم، عالم باعمل، آفتاب ولایت حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ المعروف شیرِ ربانی رحمتہ اللہ علیہ۔ لاہور: عظیم اینڈ عظیم سنز پبلشرز، ۲۰۰۰ء۔ ۱۹۱ص۔

یہ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ کے سوانحی حالات پر مشتمل کتاب ہے۔ اس میں جن عنوانات کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ ان کی تفصیل فہرست (مندرجات) میں دی ہے۔ ان کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

حضرت شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ، حضرت غلام رسول علیہ الرحمتہ، والدگرامی قدر، ولادت باسعادت، بچپن، عہدِ جوانی، حلیہ مبارک، لباس، حصول فیض، بیعت مرشد، خلافتِ مرشد، نسبت شیخ، روضہ شریف کے غلاف، عقیدت مندوں پر شفقت، داتا گنج بخشؒ سے حصول فیض، داتا صاحبؒ کی نئی مسجد، چند اہم شخصیات، ایک اثر انگیز واقعہ، مسجد کی دیکھ بھال سے غفلت پر تنبیہ، پیر ابراہیم گیلانی، غریب پروری، چند اہم واقعات، فیضانِ نظر، عادات و خصائل، انتقالِ پُرملال، ارشادات شیر ربانی (صفحہ ۷۔۸)

مصنف نے کتاب کے شروع میں "میری عرض" کے تحت لکھا ہے کہ انہوں نے اس کتاب پر کام شروع کرنے سے پہلے شرقپور شریف حاضری دی اور حضرت فخر المشائخ

Marfat.com

میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری سے بھی ملاقات کی۔ حضرت میاں صاحب نے مصنف کی حوصلہ افزائی فرمائی اور مفید مشوروں سے نوازا، ان کے الفاظ ہیں:۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ میری خوش نصیبی تھی کہ میاں صاحب نے مجھے ایک گھنٹے تک شرفِ ملاقات بخشا اور مسلسل مجھے مشوروں سے نوازتے رہے۔ ایک گھنٹے کی سیر حاصل گفتگو کے بعد میں نے آپ سے رخصت کی جازت چاہی اور مصافحہ کر کے رخصت ہوا۔ ایک اور بات بڑی حیران کن ہوئی کہ جس کو بھی یہ بتلایا کہ ہم لوگ میاں صاحب کے پاس اتنی دیر بیٹھ کر آئے ہیں تو اس کو یقین ہی نہ آیا۔ وجہ صرف یہی ہے کہ وہاں تو عقیدت مندوں کا ہجوم دیتا ہے پھر بھلا وہاں کیسے اتنی دیر نشست رہ سکتی ہے۔ میں جناب میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کا ازحد ممنوں ہوں۔ اللہ تبارک تعالیٰ آپ کو جزائے خیر سے نوازے (صفحہ ۱۳)

کتاب کے آخری باب کا عنوان "ارشاداتِ شیر ربانی" ہے۔ اس سے دو ارشادات ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں:۔

☆ میں تو پیروی سنت کے لیے ٹوپی پہناتا ہوں لیکن لوگ خیال کر بیٹھے ہیں کہ یہ خلافت کی کلاہ ہے، بھلا مجھے خلافت سے کیا واسطہ (صفحہ ۱۸۷)

☆ ان مستوں سے فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہوتا ہے۔ یہ کمال مہربانی کریں تو اپنے جیسا مست کر دیتے ہیں۔ بصورتِ دیگر منفی حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لیے باشریعت بزرگوں کے پاس حاضر ہونا

Marfat.com

بہتر اور افضل ہے (صفحہ۔۱۹۰)

(۴)

امجد رضوی، حکیم محمد احمد۔ منقبت درشان آستانہ عالیہ شرقپوری۔ پتوکی: رضوی دواخانہ (س۔ن)۔ ۶ص۔ [۳۴۳۱ (۳)]

یہ منقبت پنجابی زبان میں ہے۔ اس کے شروع میں نذرِ عقیدت کے عنوان کے تحت لکھا ہے:۔

بحضور پیر طریقت، رہبر شریعت، فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ زیب سجادہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف۔

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

(۵)

بشیر احمد صدیقی، ڈاکٹر۔ عارف حقانی شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی اپنی نگارشات کی روشنی میں۔ لاہور: صدیق پبلی کیشنز، ۲۰۰۹ء۔ ۸۷ص۔

ڈاکٹر صاحب اس کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں:۔

"فقیر حقیر راقم الحروف اپنی علمی بے بضاعتی کے کامل اعتراف کے ساتھ "شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ اپنی نگارشات کی روشنی میں" کے عنوان پر مختصر تحریر پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے جس میں شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ کے دست مبارک سے تحریر کیا ہوا نقش اسم ذات "اللہ" کے چند اسرار و رموز، نیز آپ کی دیگر تحریروں پر اپنے محدود تاثرات پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے" (صفحہ۔۹)

Marfat.com

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی اس کی تقریظ میں لکھتے ہیں:۔

"ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی نے جو آستانہ عالیہ شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ شرقپور شریف سے بفضلہٖ تعالیٰ گہری عقیدت اور وابستگی رکھتے ہیں۔ حیات شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ پر کتاب تصنیف کرنے کا ارادہ کیا، اپنی علالت کی وجہ سے وہ اپنی زیر تصنیف کتاب کے فقط پہلے باب ہی کی تکمیل کر پائے جو قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بقیہ ابواب بھی تحریر کرنے کی توفیق عطا فرمائے" (صفحہ۔۱۰)

میاں صاحبؒ نے ایک نعت بھی اپنے قلم سے تحریر کی ہے۔ ڈاکٹر صدیقی صاحب نے اس کو نقل کیا ہے۔ اس کو بھی نیچے نقل کیا جاتا ہے:۔

محمد نور خاص کبریا ہیں
محمد ذات پاک بے ریا ہیں
محمد عشق جس کے دل میں آیا
گویا معراج اس دنیا میں پایا
محمد شان میں قرآن آیا
خدا کے حکم سے جبریل لایا
ہر ایک آیات نعت مصطفیٰ ہے
خدا نے کیا عجب رتبہ دیا ہے
محمد نام پر قربان جان ہے
مقام لامکان جس کا نشان ہے

Marfat.com

محمد کے خلیفہ چار اکبر
ابو بکر عمر عثمان حیدر

(صفحہ۔۴۹)

آپؒ کی نگارشات کے دو مآخذ ہیں۔ان کا اندراج ذیل میں کیا جاتا ہے:۔

ا۔ماہنامہ نور اسلام، شرقپور شریف (شیر ربانیؒ نمبر)

۲۔ماہنامہ نور اسلام، شرقپور شریف، پچاس سالہ گولڈن جوبلی نمبر، جلد اوّل

(۶)

جلیل احمد شرقپوری، صاحبزادہ۔مختصر حالات اعلیٰ حضرت شیر ربانیؒ و حضرت ثانی لاثانی شرقپوریؒ۔
شرقپور: دار المبلغین حضرت میاں صاحب (س۔ن)۔۴۸ص۔[۳۴۴۷]

حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے حالات شروع سے لے کر صفحہ ۳۸ پر موجود ہیں۔صفحہ ۲۱ پر حکیم علی احمد نیر واسطی مرحوم کے اشعار بعنوان "سوزِ دل" بھی شامل کیے گئے ہیں۔اس کا مطلع اور مقطع ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں:۔

شان وشوکت سے یہ کس دولہا کی آتی ہے برات
تھرتھراتے ہیں فرشتے کانپتی ہے کائنات

☆☆☆

ہے دعا نیّر کی برسے تجھ پہ بدلی نور کی
ہو ہمیشہ تجھ پہ نور افشاں تجلی طور کی

(۷)

جلیل احمد شرقپوری، صاحبزادہ میاں (مرتب)۔منبع انوار در شرقپور شریف۔فیصل آباد: بزمِ جمیل،

Marfat.com

۱۹۸۸ء۔۹۱+اص۔[۷۴۹]

یہ کتاب متعدد بار شائع ہوئی ہے۔اس کے دو نسخے اس وقت میرے سامنے ہیں۔ان کی اشاعت مکتبہ نور اسلام، شرقپور شریف کی جانب سے ہوئی۔اس کا ایک نسخہ حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ (م ۱۷۔نومبر ۱۹۹۹ء) نے مجھے ۱۱ مئی ۱۹۹۴ء کو عطا کیا تھا۔اور اس پر یہ الفاظ لکھے ہوئے ہیں:۔

گرامی قدر سید جمیل احمد رضوی صاحب مدظلہ کے لیے:

دعا جو محمد موسیٰ عفی عنہ

۱۱۔مئی ۱۹۹۴ء

یہ نسخہ بار دوم، اکتوبر ۱۹۹۲ء میں شائع ہوا۔زیر نظر کتاب حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ کے حالات و واقعات کو نہایت سلیس اور عام فہم اسلوب میں بیان کرتی ہے۔شاید یہی وجہ ہے کہ یہ کئی بار زیور طباعت سے آراستہ ہوئی ہے۔یہ بار ششم اکتوبر ۲۰۰۵ء میں شائع ہوئی۔اس کی پروف ریڈنگ محمد عالم مختار حق صاحب نے کی ہے۔"منبع انوار" کا ایک اور نسخہ حضرت میاں صاحب کے ذخیرۂ کتب میں فہرست نمبر ۶۱۲۰ کے تحت موجود ہے۔یہ ۲۰۰۳ء میں شائع ہوا۔

(۸)

جمیل احمد شرقپوری، صاحبزادہ (مرتب)۔حضرت میاں شیر محمد شرقپوری۔شرقپور شریف: مرتب (س۔ن)۔۲۴+۲ص۔[۳۴۸۲(۷)]

اس کتابچہ میں دو مضامین شامل ہیں۔ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

ا۔حضرت میاں صاحب شرقپوریؒ از پروفیسر محمد عارف اظہر ایم۔اے، صفحہ:۱۔۱۲

Marfat.com

اس کے ذیلی عنوانات یہ ہیں:۔

(آپؒ کی ولادت)، اتباع سنت وخدمت دین، حق گوئی، کسر نفسی، خوارق وکرامات، اولادِ امجاد، خلفائے حضرت میاں صاحبؒ۔ میاں صاحب کا وصال، سیدنا قبلہ ثانی لاثانی حضرت میاں غلام اللہ رحمتہ اللہ علیہ۔

۲۔ شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری قدس سرہ' از محمد دین کلیم آخر میں "سوزِ دِل" سے عنوان سے حکیم علی احمد نیرؔ واسطی کے اشعار دیے ہیں۔ صفحہ ۲۴ پر یہ عنوان دیا ہے "نماز مغرب اور نماز عشاء کے درمیانی وقفہ کا معمول"۔ صفحہ ۲۵ پر اعلیٰ حضرت کے ارشادات درج کیے گئے ہیں۔

(۹)

چراغ الدین۔ شیر یزدانی، یعنی مختصر سوانح حیات واقف حقیقت ماہر طریقت عارف اکمل عالم باعمل چشمۂ ہدایت شیر یزدانی حضرت میاں شیر محمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری قدس سرہ العزیز۔ ملتان: مصنف (س۔ن)۔ ۳۲ص۔ [۳۵۶۶(۱)]

زیر حوالہ کتاب کے مؤلف دیباچہ میں اس کے متعلق لکھتے ہیں:۔

آپ (اعلیٰ حضرتؒ) کی سوانح عمری کے متعلق متعدد معتبر کتب لکھی جاچکی ہیں۔ یہ حقیر پر تقصیر نہ تو مصنف ہے اور نہ ہی مؤلف اور نہ ہی ادیب ہے، میری حیثیت ایک خوشہ چین کی ہے، محض عقیدت مندی کے پیش نظر آپ کے اوصاف حسنہ اور اخلاق حمیدہ کا مختصر ذکر کتابچہ کی صورت میں لکھ دیا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ کریم سب کو آپ کے نقش

Marfat.com

قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے (صفحہ۔۳)

(۱۰)

حسن علی شرقپوری، ملک۔حیاتِ جاوید یعنی سوانح حیات حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری قدس سرہ۔لاہور: منظور الزماں (س۔ن)۔۱۲۰ص۔[۷۷۵]

حیات جاوید یعنی سوانح حیات حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری قدس سرہ' کا یہ قدیم ایڈیشن ہے۔اس کتاب کا پہلا حصہ منثور ہے اور آخری منظوم ہے۔دوسرے حصے میں وہ اشعار درج کیے گئے ہیں جن کو حضرت میاں صاحب پڑھتے تھے۔اس حصے کی ابتدا میں "حمد" کے چار اشعار دیے گئے ہیں۔ان کو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:۔

خدا در انتظارِ ثنا نیست
محمدؐ چشم بر راہِ ثنا نیست
خدا مدح آفرین مصطفٰی بس
محمدؐ حامدِ حمدِ خدا بس
محمدؐ از تو مے خواہم خدا را
خدایا از تو حُبِّ مصطفٰی را

(صفحہ۔۹۰)

(۱۱)

حسن علی شرقپوری، ملک۔حیاتِ جاوید۔لاہور: نوشاہی پبلشرز، ۱۹۷۹ء۔۱۲۸ص۔[۴۸۵]

یہ کتاب حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری قدس سرہ العزیز کی سوانح حیات

Marfat.com

ہے۔ نصرت نوشاہی نے اس کا "ابتدائیہ" لکھا۔ اس میں وہ مؤلف کے الفاظ کو نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

میری یہ کتاب حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ کی حیاتِ طیبہ کا صحیح آئینہ ہے۔ ہر قسم کے مبالغہ کی آمیزش سے مبرّا ہے۔ خاکسار حضرت میاں صاحبؒ کی صحبت کا فیض یافتہ ہے۔ کتاب میں درج شدہ واقعات وحالات کی صحت کو پوری طرح ملحوظ رکھا گیا ہے۔ حضرت میاں صاحبؒ کے متوسلین کے علاوہ جمہور اہلِ اسلام کے لیے یہ کتاب دعوتِ حق کا ایک پیغام ہے (صفحہ۔ب)

(۱۲)

حسن علی، ملک۔ ذکر محبوب یعنی ایک مادر زاد ولی پابند شریعت ماہر طریقت عاشق خدا اور رسول محفل سلوک وتصوف کی آخری شمع حضرت میاں شیر محمد صاحب قدس سرہ کی مبارک زندگی کے حالات وواقعات۔ لاہور: مصنف (س۔ن)۔۸۴ص۔[۶۲۳]

یہ اصل کتاب کی عکسی نقل ہے۔ کتاب کے آخر میں مولوی محمد الدین صاحب ثاقبؔ سیالکوٹی ماسٹر ہائی سکول شرقپور نے حضرت میاں صاحبؒ کی تاریخ وفات کہی ہے۔ اس کے پہلے دو شعر یہ ہیں۔

محرم راز و آشنا نہ رہا
اب تو جینے کا بھی مزا نہ رہا
حسنِ دلکش فروغ پاتا تھا
جس کے دم سے وہ دلرُبا نہ رہا

Marfat.com

ان اشعار کا آخری شعر یہ ہے۔اس میں سالِ وفات (۱۹۲۸ء) نکالا ہے۔

بین کم بھی کریں تو اے ثاقب

مظہرِ شانِ کبریا نہ رہا

(۱۹۲۸ء)

(۱۳)

خلیل احمد رانا (مرتب)۔مسلک شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے مشرب و مسلک پر ایک نظر۔ڈی بی۔۱۰۷ تحصیل یزمان ضلع بہاولپور: مدرستہ البنات عربیہ نقشبندیہ شیر ربانی، ۲۰۰۲ء۔۶۴ص۔[۵۰۸۲]

اس کتاب میں مسلک شیر ربّانی کے ذیلی عنوانات درج ذیل ہیں:۔

شانِ مصطفیٰ ﷺ ،حضرت غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمتہ سے عقیدت، وظیفہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیأ للہ، مکتوب شریف، مزارات سے عقیدت اور حاضری کی تلقین، بے ادبوں کی اقتداء، جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مذہب اہلِ سنت کا دفاع، امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ سے عقیدت، مسئلہ تقلید، پسندیدہ نعتیں، عکس تحریرات (سی حرفی)، ایک غلط فہمی کا ازالہ۔

آخر میں ماخذ و مراجع کی فہرست دی ہے۔

(۱۴)

خلیل احمد رانا۔مسلک شیر ربانی، یعنی شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے مشرب و مسلک حقہ پر ایک نظر۔خانیوال: نعمان اکادمی، ۱۹۸۸ء۔۶۴ص۔[۳۴۰۰]

Marfat.com

یہ ایک مختصر رسالہ جس میں حضرت میاں صاحبؒ کا مشرب و مسلک بیان کیا گیا ہے۔ اس میں ایک اہم مکتوب شریف کا عکس شائع کیا گیا۔ اس کے علاوہ ایک سی حرفی دو نعتیں اور ایک غزل حضرت شمس تبریزؒ کی اپنے قلم سے لکھی ہوئی کا عکس بھی شامل کیا گیا ہے۔ یہ عکس اس کاپی سے لیا گیا ہے جو مستری محمد صدیق صاحب کی کوشش سے یہ حرز جاں فراہم ہوا۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے صفحہ۔ ۴۶)

(۱۵)

سالک، محمد طفیل۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ۔ لاہور: محکمہ اوقاف مغربی پاکستان، ۱۹۷۰ء۔ ۳۰ ص۔ [۳۴۳۰ (۱۵)]

اس مقالہ کے متعلق صاحب مقالہ لکھتے ہیں:۔

زیر نظر مقالہ، حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری کے حالاتِ زندگی پر مشتمل ہے۔ میں نے کوشش کی ہے کہ صرف واقعات ہی نہ بیان کیے جائیں بلکہ ان کی حقیقی عظمت اور اہمیت کو بھی اجاگر کیا جائے۔ اگرچہ اس مختصر سے مقالہ میں میرے لیے کسی طرح یہ ممکن نہ تھا کہ آپؒ کی زندگی کے تمام گوشوں کو نمایاں کروں۔ تاہم میں نے حتی الامکان کوشش کی ہے کہ آپؒ کی زندگی کا کوئی اہم پہلو نظر انداز نہ ہونے پائے (صفحہ۔۳)

(۱۶)

شاد، میاں محمد سعید (مرتب)۔ خطبات کا مجموعہ، اعلیٰ حضرت حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کے (۱۹۲۴ء تا ۱۹۲۸ء) جمعۃ المبارک میں دیے گئے، ماخوذ از بیاض حضرت

Marfat.com

میاں خدا بخشؒ۔ لاہور: جمیل بک سنٹر پبلشرز (س۔ن)۔ ۲۴۰ص۔ [۷۷۳]

زیر نظر کتاب کا ایک ایڈیشن اس وقت راقم السطور کے سامنے ہے۔ اس کے صفحات کی تعداد ۲۲۷ ہے۔ زیر حوالہ کتاب کے شروع میں صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری صاحب نے "لمحہ فکریہ" کے عنوان کے تحت چند صفحات لکھے ہیں۔ اس میں لکھتے ہیں:۔

میاں خدا بخش رحمتہ اللہ علیہ، جنید زمانی شیر یزدانی اعلیٰ حضرت قبلہ میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے خاص عقیدت کیشوں میں سے تھے اور چک۔۔۔ اپر چناب کینال تحصیل فیروز والہ ضلع شیخوپورہ میں دین کی خدمت کے لیے سرگرم عمل تھے۔ کتاب ہذا کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ رہبر کامل کو اپنے مرید سے خاص محبت تھی۔ جناب میاں خدا بخش رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے رہبرِ کاملؒ کے خطبات، ارشادات اور فرمودات کو قلمبند فرما کر آستانہ عالیہ شرق پور شریف کے متوسلین پر خاص احسان فرمایا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس عطا فرمائیں۔ آمین۔ مؤلف و مرتب کتاب ہذا "خطبات شیر ربانی" میاں خدا بخشؒ کے فرزندِ ارجمند ہیں۔ انہیں میں زمانہ طالب علمی سے جانتا ہوں۔ یہ اکثر قبلہ ثانی لاثانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر رہتے۔ ہم ان کے بھی ممنوں ہیں کہ اس نسخۂ کیمیا کو کتابی شکل دے کر آستانہ عالیہ کے متوسلین کے لیے بالخصوص اور عوام کے لیے بالعموم ایک نہایت متبرک اور مفید تحفہ عطا کیا ہے (صفحہ۔۱۲۔۱۳)

مولوی ظہور ربی اس کتاب کے تعارف کے ذیل میں لکھتے ہیں:۔

Marfat.com

زیرِ نظر کتاب آپ کے مرید میاں خدا بخش صاحبؒ کی کاوش کا نتیجہ ہے۔انھوں نے ان تمام خطبات کا خلاصہ جمع کیا ہے جو ان کی حاضری میں حضرت میاں صاحبؒ نے شرق پور شریف میں ارشاد فرمائے تھے، نہ کوئی لمبی چوڑی تمہید ہے اور نہ لچھے دار تقریر، مگر جن مبارک انسانوں نے ان کے وعظ سنے ہیں، وہی آنکھوں دیکھا حال بتا سکتے ہیں۔آپ وعظ فرما رہے ہیں۔اکثر کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے ہیں۔کسی کی چیخیں سنائی دیتی ہیں۔کوئی حال سے بے حال ہو رہا ہے اور دل چاہتا ہے کہ آپ کا سلسلہ کلام ختم ہی نہ ہو۔یوں معلوم ہوتا ہے کہ مسجد کی ساری فضا نور سے بھری ہوئی ہے۔حاضرین پر رحمت کی بارش ہو رہی ہے۔علماء اپنی استعداد کے مطابق اور عوام اپنی قابلیت کے مطابق سر چشمۂ رحمت سے یکساں فیض یاب ہو رہے ہیں۔۔۔(صفحہ۔۲۵)

(۱۷)

شاد، میاں محمد سعید (مرتب)۔خطبات شیرِ ربانی شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ۔لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء۔۲۵۸+۲ص۔[۵۲۱۸]

خطبات شیرِ ربانی کا یہ نیا ایڈیشن ہے۔اس کے ابتدائی حصے میں نئی تحریریں شامل ہیں۔اس میں ایک تقریظ بھی شامل ہے جو سید محمد افضل شاہ، خطیب جامع مسجد محمدیہ حنفیہ، رحمن پورہ، لاہور نے لکھی ہے۔

(۱۸)

شرافت نوشاہی، سید شریف احمد۔کلمات قدسیہ معروف بہ فیضِ نقشبندی۔لاہور: مختار علی

Marfat.com

سندھو،۱۳۹۲ھ۔۶۴ص۔[۳۵۸۹(۱۰)]

اس کے سرورق پر یہ عبارت درج ہے:۔

"کلمات قدسیہ معروف بہ فیض نقشبندیہ، درنصائح وموعظت قدوۃ السالکین، عمدۃ الصالحین حضرت میاں شیر محمد نقشبندی مجددی شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۳ربیع الاول ۱۳۴۷ھ" (سرورق)

اس کے پیش لفظ کے شروع میں لکھا ہے:۔

رسالہ کلمات قدسیہ ایک ملاقات ہے فقر کے دوجلیل القدر خاندانوں کے عظیم راہنماؤں کی، جن کی منفرد حیثیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ ان میں سے ایک تو شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی ذات بابرکات ہے جو صاحب حال بھی تھے اور صاحب معرفت بھی اور دوسرے حضرت سید شریف احمد صاحب شرافت نوشاہی شہنپالوی ہیں۔ یہ ملاقات کے حالات بہت دلچسپ ہیں۔ آخر میں حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ (م ۱۹۹۹ء) نے نوشاہی صاحب کے بارے میں تین صفحات لکھے ہیں۔

(۱۹)

ظہور احمد اختر۔احوالِ مقدسہ عاشق یزدانی شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ۔لاہور: کرمانوالہ بک شاپ،۲۰۰۳ء۔۲۱۶ص۔[۶۲۱۵]

زیرحوالہ کتاب اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے حالات پر مشتمل ہے۔اس کو مختلف ابواب کے تحت لکھا گیا ہے۔ان ابواب کے عنوانات ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:۔

Marfat.com

۔۔۔اعلیٰ حضرت شیر ربانیؒ کے مختصر حالات زندگی، مسلکِ شیر ربانیؒ، اتباعِ سنت، طریقہ تبلیغ، معمولات، کشف و کرامات، تصرفات، انکساری کسرِ نفسی اور چند دیگر واقعات، آپ کی دعائیں، عاشقانِ شیر ربانیؒ، ملفوظات حضرت میاں شیر محمد رحمتہ اللہ علیہ، حضرت ثانی لا ثانیؒ پر دو مضامین، شجرۂ منظوم۔

ملفوظات کے تحت مزید ذیلی عنوانات قائم کر کے ارشاداتِ شیر ربانیؒ کو بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً ذکر الٰہی، ذکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سنت نبویؐ، قرآن مجید، مسلمان، ارکانِ اسلام، حقوق العباد، حقوق اللہ، اعمالِ صالح، رزق حلال، خواہشات نفسانی، تلقینِ حق، صبر و شکر، موت، علم۔

صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری اس کے تعارف میں لکھتے ہیں:۔

جس زمانہ میں آپؒ نے تربیت کا بیڑا اٹھایا، وہ انگریزی عہد کا زمانہ تھا۔ انگریزی معاشرت مسلمانوں میں گھر کر چکی تھی۔ انگریزی لباس، رہن سہن، میل ملاپ، شکل و صورت، کھانا پینا اور تربیت تمام انگریزی معاشرت کے مطابق تھی۔ فسق و فجور کا دور دورہ تھا۔ ایسے میں شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ نے اصلاحِ احوال کا بیڑا اٹھایا (صفحہ۔۱۳)

(۲۰)

غلام سرور رانا، پروفیسر۔ احوال و آثار برصغیر پاک و ہند کے تین نقشبندی بزرگ یعنی حضرت

Marfat.com

مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ، حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ، حضرت شیخ لاثانی مخدوم جماعت علی نقشبندی مجددیؒ۔ لاہور: مصنف، ۱۴۰۳ھ۔ ۵۶ص۔ [۳۴۴۶]

اس کتابچہ میں حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی کے سوانحی حالات صفحہ ۳۱ سے لے کر صفحہ ۴۵ پر موجود ہیں۔ صفحہ ۳۰ پر ایک منقبت بھی شامل کی گئی ہے۔ اس کے دو شعر پہلا اور آخری ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:۔

اے سلسلۂ عظمت اسلاف کے سرتاج
مِلّت ترے انفاسِ کرم سے ہوئی بیدار

☆☆☆

حاضر ہے ترے در پہ جگر خستہ فقیر آج
ثانیؒ کے طفیل اس پر نگاہِ کرم اک بار

(۲۱)

غلام غوث فیض پوری، سید۔ شجرہ طیبہ، اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددیؒ۔ شیخ محمد دین (س۔ن)۔ ۴ص۔ [۳۴۳۱ (۲)]

یہ چار صفحات پر مشتمل منظوم شجرۂ طیبہ ہے۔ اس کا پہلا شعر درج ذیل ہے۔

زباں میری سے بسم اللہ ہوئی اظہار یا اللہ
تیری حمد و ثناء کی لب پہ ہے گفتار یا اللہ

(صفحہ۔۲)

اس کے آخری دو شعر بھی تبرک کے طور پر نقل کیے جاتے ہیں:۔

Marfat.com

طفیلِ حضرت شیر محمدؒ قرب جلوہ دے
ہوں منظورِ رسالت یہ مرے اشعار یا اللہ
الٰہی غوث عاجز کو بنا مقبول تو اپنا
میرے آقا، میرے مولا ،میرے غفار یا اللہ
(صفحہ۔۴)

(۲۲)

فضل احمد۔اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری۔لاہور:ادارہ تصوف (س۔ن)۔
۲۳ص۔[۳۵۷۷(۱۳)]

شروع میں گذارش احوال کے تحت مؤلف نے لکھا ہے:۔

عرس مبارک حضرت اعلیٰ شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ یکم، دوم،سوم جولائی کو ہو رہا ہے۔ جولائی کے سلسبیل میں حضور کے مختصر سے حالات شائع کرنا ضروری تھے——!

میرے قبلہ و کعبہ پیر ومرشد دام ظلہ نے حکم دیا کہ تم ہی حضور کے حالات لکھ دو۔میرے خیال میں تھا کہ آٹھ صفحات کا ایک مضمون شائع ہو جائے گا۔لیکن دریا کو کوزے میں بند کرنا تھا۔جتنی بھی کوشش کی، اختصار بڑھتا گیا۔پھر خیال ہوا کہ رسالہ کے علاوہ الگ بھی ان مبارک حالات کی کچھ کاپیاں شائع کر دیں جائیں تا کہ عرس کے موقعہ پر عام زائرین اور مخلصین اس ذکرِ خیر سے استفادہ کر سکیں۔۔۔
(صفحہ۔۳)

Marfat.com

(۲۳)

فضل احمد۔حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے حالات مع عکس تحریرات۔لاہور: مصنف (س۔ن)۔۸ص۔[۱۴۱۸، ذخیرہ حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ]

اس کے شروع میں فضل احمد نے لکھا ہے:۔

اولیاء اللہ کی ہر چیز تبرک اور یادگار ہوتی ہے۔آج ہم آپ کے سامنے ایک نہایت مبارک یادگار پیش کرنے کا شرف حاصل کر رہے ہیں، یہ ہے قطب العالم حضرت اعلیٰ میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی بعض تحریروں کا عکس۔حضرت حکیم محمد اسحاق صاحب حضور کے مخلص محب اور مرید ہیں۔ان کے پاس آٹھ صفحات پر مشتمل ایک کاپی ہے۔اس میں حضرت اعلیٰؒ نے "ایک سی حرفی دو نعتیں اور ایک غزل حضرت شمس تبریزؒ کی اپنے قلم سے لکھی ہے۔

(۲۴)

فضل احمد نگا شرقپوری۔حدیث دلبراں، سوانح و حالات و واقعات عارفِ ربانی شمس عرفانی جنیدِ وقت قیوم زماں شہباز طریقت ہادی راہ حقیقت سیدنا و مخدومنا سرکار اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری قدس سرہ العزیز۔شرقپور شریف: مونگا برادران، ۱۹۹۳ء۔۳۳۸ص۔[۳۴۶۹]

اس کتاب میں حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے حالات درج ہیں۔فہرست مضامین کی بڑی بڑی ذیلی سرخیاں درج ذیل ہیں:۔

شخصیت ، اجدادِ عظام، طلوع آفتاب، طفولیت، نسبت شیخ، مکان

Marfat.com

شریف، حضرت علی ہجویریؒ سے تعلق، پاسِ شریعت اور احیائے سنت، سر شفیع مرحوم، فیضانِ نظر، تصرفات، ولی را ولی می شناسد، مکاشفات، کرامات، تبلیغِ مسلک، فیض عام، معمولات، آخری ایام، وصال، قبر جہاندی جیوے ہو۔۔۔

یہ کتاب کی اشاعت اوّل ہے۔

(۲۵)

فضل احمد مونگا شرقپوری۔ حدیث دلبراں۔ شیخوپورہ: مونگا بردران شرقپور شریف، ۱۹۹۷ء۔

۳۴۰ص۔[۴۷۰]

اس کے سرورق پر لکھا ہے:۔

"سوانح و حالات و واقعات عارف ربانی شمس عرفانی جنید وقت قیوم زماں شہباز طریقت ھادی راہِ حقیقت سیّدنا و مخدومنا سرکار اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری قدس سرہ العزیز"

(سرورق)

اس کتاب کی فہرست مضامین میں یہ ذیلی عنوانات قائم کیے گئے ہیں:۔ شخصیت، اجداد عظام، طلوع آفتاب، طفولیت، نسبت شیخ، مکان شریف، حضرت علی ہجویریؒ سے تعلق، پاس شریعت و احیائے سنت، سر شفیع مرحوم، فیضان نظر، تصرفات، ولی را ولی می شناسد، مکاشفات، کرامات، تبلیغ مسلک، فیض عام، معمولات، آخری ایام، وصال، قبر جہاں دی جیوے ہُو۔

یہ کتاب کی اشاعت دوم ہے۔

Marfat.com

(۲۶)

فضل احمد مونگا شرقپوری۔ حدیث دلبراں، سوانح وحالات واقعات عارف ربانی شمسِ عرفانی جُنید وقت قیّوم زماں شہباز طریقت ہادی راہِ حقیقت سیّدنا ومخدومنا سرکار اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری قدس سرہ العزیز۔ شرقپور شریف: مونگا برداران، ۲۰۰۶ء۔ ۳۸۸ص۔ [۶۱۳۲]

اس کتاب کی دو شاعتوں کا اندراج پہلے ہو چکا ہے۔ یہ تیسری اشاعت ہے۔ زیر نظر کتاب بہت دلچسپ اور سلیس زبان مین لکھی گئی ہے۔ اس کو متوسلین اور دیگر قارئین شوق سے پڑھتے ہیں۔ واقعات کا بیان بہت دلکش اور دلآویز ہے۔ قارئین تک ابلاغ آسانی سے ہو جاتا ہے۔ مؤلف کے والد گرامی نے یہ واقعات بیان کیے جن کو ان کے فرزند ارجمند نے لکھ لیا اور پھر اپنے والد ماجد کو پڑھ کر سنایا اور ان کے ارشاد کے مطابق تصحیح کی۔ بقول مولانا ترنم امرتسری مؤلف کے والد حاجی فضل الٰہی نے زندگی کا ایک حصہ پیرِ روشن ضمیر، اسوۂ حسنہ کی عملی تفسیر قطب الاقطاب غوث زماں، جنید وقت شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کی صحبت میں گزارا ہے۔ اور سرکار کی قربتوں میں رہ کر آپ کو نزدیک سے دیکھا ہے۔ وہ جب احباب کی مجلس میں سرکار شرقپوریؒ کی کرامات و واقعات بیان کرتے ہیں تو عجیب سماں اور کیفیت ہوتی ہے۔۔۔" (ص۔۱۲)

(۲۷)

قدر آفاقی، ابوالبقا۔ باغ و بہار شرقپور شریف (ضلع شیخوپورہ)۔ لاہور: مصنف (س۔ن)۔ ۲۴ص۔ [۳۴۴۳۱(۵)]

اس کے سرورق پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے:

Marfat.com

"مدحت اعلیٰ حضرت شیر ربانی و منقبت پیر ثانی لا ثانی شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ"۔

شروع میں اعلیٰ حضرتؒ کی منقبت دی ہے جس کا پہلا اور آخری شعر درج ذیل ہے:

غلام مصطفٰی شیر محمدؒ
فقیر پُر غنا شیر محمدؒ

☆☆☆

قدر پر بھی کرم ان کا ہو بے حد
ہیں معدن جود کا شیر محمدؒ

حضرت ثانی لا ثانی حضرت میاں غلام محمد صاحبؒ کی منقبت صفحہ ۱۴ سے شروع ہوتی ہے۔ اس کا اوّل و آخری شعر یہ ہے:۔

غلام اللہ دل جانی جناب ثانی لا ثانیؒ
جمال شمع عرفانی جناب ثانی لا ثانیؒ

☆☆☆

قدر پر فضل کر یا رب بحق مدحتِ پاکاں
بحق پیر لا ثانی جناب ثانی لا ثانیؒ

یہ منقبت صفحہ ۱۷ پر ختم ہوتی ہے۔ اس کے بعد صاحبزادہ میاں غلام احمد صاحب شرقپوری کی منقبت ہے جو صفحہ ۲۰ پر اختتام پذیر ہوتی ہے۔ اس کے اوّل و آخر دو اشعار ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں۔

آپ ہیں فخر المشائخ آپ ہیں منبائے فیض
یعنی ہم پیاسوں کے حق میں آپ ہیں دریائے فیض

☆☆☆

Marfat.com

نہال اس کو ہمیشہ کیجئے گا
کرم سے اسی کو توشہ دیجئے گا

صفحہ ۲۱ پر صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری کی منقبت شروع ہوتی ہے اور صفحہ ۲۲ پر ختم ہوتی ہے۔ اس کے بھی دو اشعار ذیل میں دیئے جاتے ہیں:۔

آپ ہیں فخر المشائخ خادم دین متین
اپنے ناداروں کے حق میں دولت دنیا ودیں

☆☆☆

سید کونینؐ کا صدقہ عنائت کی نظر
فضل باری ہو کرم ہو رحمتیں ہوں بر قدر

(۲۸)

گل محمد گلوزئی۔ یو چمن کنبے۔ دوہ کلمونہ، و بزرگان دین حالات زندگی۔ شرقپور شریف: دار المبلغین حضرت میاں صاحب، ۱۹۸۷ء۔ ۱۳۰ص۔ (پشتو)۔ [۳۴۶۲]

یہ کتاب پشتو زبان میں ہے۔

اس میں اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ، حضرت ثانی لاثانی اور صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کے حالات شامل ہیں۔ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ کے حالات تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں۔ شروع میں اعلیٰ حضرت کی سوانح حیات کے متعلق معلومات دی ہیں۔ پھر آپؒ کے وصال کا ذکر ہے۔ بعد ازاں "سوز دل" کے عنوان کے تحت حکیم علی احمد نیر واسطی کے اشعار دیے ہیں۔ پھر ذیلی عنوانات یہ ہیں۔

آپؒ کا طریق تبلیغ تبلیغی عادت، آپؒ کے معمولات، آپؒ کی عبادت، اعلیٰ حضرتؒ

Marfat.com

کی دعائیں۔

صفحہ ۱۰۲ سے حضرت ثانی لاثانی صاحبؒ کے حالات شروع ہوتے ہیں۔ صفحہ ۱۲۶ سے حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کے حالات کا آغاز ہوتا ہے۔

(۲۹)

محمد ابراہیم، صوفی۔ خزینۂ معرفت المسمّٰی بہ تذکرہ عاشق ربانی شیر یزدانیؒ، مرتبہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی۔ لاہور: پروگریسو بکس، ۱۳۵۰ھ۔ ۳۲۸ص۔

[۵۲۰۵]

اس کتاب کے دیباچہ میں مؤلف لکھتے ہیں:۔

حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش اور آپ کی تعلیم و تربیت۔۔۔ آپ کی بیعت کا حال، آپ کا ذکر شغل و جوش (و) خروش کا زمانہ، آپ کا سکر و صحو اور جنگلوں میں پھرنا، آپ کی توجہ الی اللہ، آپ کی خلافت، آپ کا تصرف و کشف، آپ کے سفر، آپ کی تواضع و انکساری، آپ کا اندوہ، آپ کا ایثار و سخاوت، آپ کی ہمت اور استقلال، آپ کے مخلوق الٰہی پر احسانات، آپ کے کشف اور کرامات، آپ کا بلا پر صبر کرنا وغیرہ وغیرہ۔۔۔ یہ سب اعمال متقدمین بزرگوں سے مشابہت رکھتے ہیں۔ اس لیے متقدمین کے حالات اس کتاب میں پہلے درج کیے گئے ہیں کہ ناظرین حالات حضرات خاندان عالیہ میں متقدمین بزرگوں کے دیکھ کر اندازہ لگا سکیں کہ اس زمانہ میں بھی ایک مقدس ہستی متقدمین کے نقش قدم پر چلنے والی خداوند کریم نے ظاہر

Marfat.com

فرمائی تھی۔۔۔(صفحہ۔۴)

اس کتاب کا دیباچہ صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیربلوی کا لکھا ہوا ہے۔

(۳۰)

محمد ابراہیم قصوری نقشبندی، مولانا۔ خزینۂ معرفت۔ لاہور: انجمن ارشاد المسلمین، ۱۹۸۳ء۔
۳۹۲+۲ص۔ [۴۸۸]

اس کتاب کے سرورق پر یہ عبارت درج ہے:۔
خزینۂ معرفت المسمّٰی بہ تذکرۂ عاشق ربانی شیر یزدانی رحمۃ اللہ علیہ۔

ہر زبردست اس کی سطوت کے مقابل زیر ہے
یہ کوئی شاید محمدؐ کا بہادر شیرؒ ہے۔

سوانح حیات پاکیزہ حالات قدوۃ الواصلین شمس العاشقین عارف اکمل عالم باعمل مجسمۂ ہدایت چشمۂ ولایت غوث ربانی جنید زمانی شیر یزدانی محی الملت والدین حضرت مولانا مولوی قبلہ وکعبہ میاں شیر محمد صاحب نقشبندی مجدّدی شرقپوری اعلی اللہ مقامہ، قدس سرہ العزیز۔
(سرورق)

صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نے اس کتاب کو پڑھ کر شروع میں صفحات نمبر لکھے ہیں۔ اس کے صفحہ ۱۲، ۱۳ پر اپنے تاثرات مختصراً لکھے ہیں۔

(۳۱)

محمد ابراہیم قصوری نقشبندی مجددی، صوفی۔ خزینۂ معرفت المسمّٰی بہ تذکرہ عاشق ربانی شیر یزدانیؒ

Marfat.com

۔مرتبہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف۔
فیصل آباد: بزم جمیل غلامان شیر ربانی، ۱۹۸۸ء۔۳۹۸ص۔[۷۸۶]
اس ایڈیشن کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کو حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتم العالیہ نے مرتب کیا ہے۔

(۳۲)

محمد ابراہیم قصوری نقشبندی مجددی، صوفی۔خزینۂ معرفت المسمّٰی بہ تذکرہ عاشق ربانی شیر یزدانیؒ۔شرقپور شریف: صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری، ۱۹۷۶ء۔۳۹۲ص۔
[۷۳۷]
اس ایڈیشن میں صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیربلوی کا دیباچہ زیر عنوان: ''قَال وَحَال'' بھی شامل ہے۔یہ بارہ صفحات (از۵تا۱۶) پر مشتمل ہے۔اس کے آخر میں بھی سید منظور احمد صاحبؒ خطیب مکان شریف کے نواشعار شامل ہیں۔ان اشعار کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

(۳۳)

محمد اشرف، ملک۔حضرت خواجہ امیرالدین کوٹلوی نقشبندی مجددیؒ مع حالات وکرامات اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی، نظر ثانی محمد عالم مختار حق۔لاہور: ملک محمد اشرف ایڈووکیٹ ہائی کورٹ، ۲۰۰۹ء۔۱۷۶ص۔[۵۱۶۸]
اس کے سرورق پر یہ عبارت بھی ہے۔
''زیر نگرانی فخرالمشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی، سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ''
(سرورق)

Marfat.com

یہ کتاب بنیادی طور پر حضرت خواجہ امیر الدین کوٹلوی نقشبندی مجددیؒ کے حالات پر مشتمل ہے۔ اس کے شروع میں اصطلاحاتِ تصوف کے متعلق بھی لکھا گیا ہے۔ بابا امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی کے شیخ تھے۔ حضرت میاں صاحبؒ کا سلسلۂ ارادت ان سے ہے۔ کتاب کے آخری حصے میں (از صفحہ ۱۴۲ تا ۱۷۶) حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ کے حالات تحریر کیے گئے ہیں۔

باباجی کی پنجابی میں منظوم کتاب ''چشمۂ رحمت'' بھی اس کتاب میں شامل ہے۔ اس میں دینی مسائل پنجابی نظم میں بیان کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب (چشمۂ رحمت) زیرنظر کتاب کے صفحات: از صفحہ ۱۲۴ تا ۱۴۰ پر موجود ہے۔

(۳۴)

محمد امین شرقپوری۔ تذکرہ اولیائے نقشبند، المعروف بہ سیرت پاک شیرِ ربانی عاشق یزدانی، مجدد عصر، قطب زمانہ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ۔ لاہور: پیکو لمٹیڈ، ۱۹۵۲ء۔ ۵۴۲ص۔ [۵۸۲]

مصنف اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں۔

۔۔۔ناچیز کا اس کتاب کو پیش کرنے کا اصل مقصد حضرت قبلہ میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی سوانح اور سیرتِ پاک کی اشاعت ہے۔۔۔ (صفحہ۔۱۳)

کتاب کے آخر میں حضرت میاں صاحبؒ کے چھ خلفائے کرام کے مختصر حالات بھی لکھے ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں: مخزن کرم حضرت سید محمد اسمٰعیل شاہ صاحب سرکار کرمانوالے، پیکر نور حضرت سید نورالحسن شاہ صاحب کیلیاں والے، فاضلِ اجل

Marfat.com

حضرت صاحبزادہ حافظ محمد عمر صاحب بیربل والے، مظہر انوار حضرت صاحبزادہ مظہر قیّوم صاحب مکان شریف والے، ابرِ رحمت حضرت میاں رحمت علی صاحب گھنگ والے، الحاج حافظ سیّد محمد ابراہیم شاہ صاحب بخاری سہول والے۔

(۳۵)

محمد شریف نقشبندی، ابوالطیب۔ شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ۔ فاروق آباد: نور محمد ناشران و تاجران کتب (س۔ن)۔۳۲ص۔[۳۵۶۶(۶)]

اس میں حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے حالات درج کیے گئے ہیں۔اس کی فہرست کے بڑے بڑے ذیلی عنوانات یہ ہیں:۔

ولادت، بچپن، اولیاء اللہ کی پیش کش، نانا جان کا کمال، شیر محمد لایا ہوں، حلیہ مبارک، عادات شریفہ، سنت کی پیروی، مساجد میں چراغاں، مخلوق خدا سے پیار، اولاد، لڑکے کی خوش خبری، کرامات، وصال مبارک، ملفوظات، شجرہ مبارک، ختم خواجگان، سوزِ دل اور سلام (صفحہ۔۳)

(۳۶)

محمد عمر بیربلوی، صاحبزادہ۔ انقلاب الحقیقۃ (حصہ دوم حضرت شیر محمد کے فیوضات ظاہر یہ و باطنیہ)۔ بیربل: مصنف، ۱۹۳۷ء۔۸۰ص۔[۵۳۱۸]

اس کے سرورق پر لکھا ہے:۔

انقلاب الحقیقت حصہ دوم۔نتائج، جس میں عارف ربانی غوثِ صمدانی جنید وقت قیوم زمان حضرت مولانا و مرشدنا حضرت شیر محمد رحمتہ اللہ علیہ کے فیوضات ظاہر یہ و باطنیہ اور تربیت علمی و عملی اور روحانی پر تبصرہ کرتے ہوئے سلوک کے ضروری مسائل کا حل فلسفیانہ طور

Marfat.com

پر دکھایا گیا اور تصوف کی حقیقت اصلیہ دکھائی گئی ہے۔ (سرورق)

(۴۷)

محمد عمر بیر بلویؒ، صاحبزادہ۔ انقلاب الحقیقت فی تصوف وطریقت، ۲۰۰۶ء۔ ۳۳۰ص۔ (حصہ اول و دوم)۔

اس ایڈیشن میں دونوں حصے شامل ہیں۔ کتاب کے آخر میں فہارس بھی ترتیب دی گئی ہیں۔ سرِ ورق پر "دستورِ تصوف المعروف بہ انقلاب الحقیقت فی تصوف والطریقت" لکھا ہے۔

اس کتاب کے پہلے حصے میں فاضل مصنف نے حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ سے اپنی ملاقات کا حال بہت دلچسپ انداز میں لکھا ہے۔ حضرت میاں صاحب کے تصرفات کا ذکر بھی کیا ہے۔ ان اوراد و وظائف کا بیان بھی ہے جو اعلیٰ حضرتؒ نے مصنف کو تلقین کیے اور پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ کتاب کے دوسرے میں نتائج کا بیان ہے۔

کتاب کے آخر میں فہارس کے مرتب ڈاکٹر عبید الرحمٰن ہیں۔ اس سلسلے میں پہلی فہرست کتب سے متعلق ہے جس کو حوالۂ کتب کا عنوان دیا گیا ہے۔ دوسری فہرست شخصیات کے عنوان سے ہے۔ اس کو کتاب میں مذکور اشخاص کا اشاریہ کہا جا سکتا ہے۔ تیسری فہرست کا عنوان "ذکر محبوب الواصلین حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ" ہے۔ اس کو اعلیٰ حضرتؒ کے حوالے سے موضوعاتی فہرست کہا جا سکتا ہے۔ چوتھی فہرست "انقلاب الحقیقت کی فہرست مسائل سلوک و تصوف" ہے۔ اس کے ذیلی عنوانات یہ ہیں: دعا کی اہمیت، رب کریم کی کبریائی اور ربوبیت، مشورہ کی اہمیت اور تصوف کی اہمیت۔ دیگر ذیلی عنوانات یہ ہیں: ولی

Marfat.com

کامل کی علامات، بزرگانِ دین سے فیوض و برکات حاصل کرنے کے اصول، آباؤ و اجداد کی نسبت حاصل کرنے کے اصول، قربانی کی اہمیت، سیر نفسی کی اصطلاحات (کی وضاحت)، تغیر نفسی، ذکر و اذکار، کرامت، توبہ و استغفار، تربیت کی اقسام۔ تربیت عملی یعنی ذکر، تربیت روحانی یعنی توجہ، تربیت علمی، شریعت و سنت کی پیروی اور طریقت یعنی باطنی راستہ؛ نسبت لطیف۔۔۔ ذکر کی تفصیل کا خلاصہ۔۔۔ سلوک مجددی اور مکتوبات مجدد الف ثانیؒ سے فائدہ حاصل کرنے کے اصول۔۔۔ مجاز اور خلیفہ ہونے کی شرائط اور بطور مجاز اس کے فرائض منصبی، سالک کے لیے تربیت جلالی کے فائدے مقاصد اور نتائج۔۔۔ صحبت و بیعت کا فلسفہ۔۔۔ سالک کو کیا کیا دھوکے لگتے ہیں۔۔۔ انتہائے سلوک۔

ان فہارس کی افادیت یہ ہے کہ ان کے ذریعے سے کتاب سے استفادہ آسان ہو گیا ہے۔ اگر ان فہارس کو فہرست سازی یا اشاریہ سازی کے فنی اصولوں کے تحت ترتیب دیا جاتا تو ان فہارس کی افادیت بڑھ جاتی اور استفادہ میں مزید آسانی ہو جاتی۔ بہر حال ان فہارس کے استعمال سے بھی کتاب کے موضوعات تک رسائی آسان ہو جاتی ہے۔

(۳۸)

محمد معروف احمد شرقپوری: ارشادات اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ۔ لاہور: مکتبہ علم و عرفان، ۲۰۰۴ء۔ ۳۲ص۔

یہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کے اقوال کا انتخاب ہے۔ اس کے آخر میں کتاب کی اہمیت کے بارے میں ارشادات دیے گئے ہیں۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں:۔

۱۔ وہ گھر ویرانے سے بدتر ہے جس میں اچھی کتابیں نہ ہوں۔

۲۔ دل زندہ اور بیدار رکھنے کے لیے اچھی کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے۔

Marfat.com

۳۔ جب بھی کوئی کتاب پڑھو سمجھ کر پڑھو۔

۴۔ کتب خانہ وہ مرکز ہے جہاں آفتاب علم کی پرنور شعاعیں اور خوبصورت کرنیں ہمیشہ کے لیے انسانی دماغوں کو روشن کرنے کے لیے مجتمع ہیں۔

۵۔ انسان کے لیے کوئی یادگار کتاب سے زیادہ دیرپا نہیں ہو سکتی (صفحہ۔۳۲)

(۳۹)

محمد نذیر رانجھا۔ تذکرہ زبدۃ الاولیاء، شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی قدس سرہ۔ شرقپور شریف: دارالمبلغین حضرت میاں صاحب، ۱۹۹۵ء۔ ۷۶ ص۔ (فارسی)۔ [۴۰ ب]

یہ فارسی زبان میں حضرت میاں شیر محمد قدس سرہ العزیز کا تذکرہ ہے۔ مؤلف نے اس کے شروع میں "این سعادت بزورِ بازو نیست" کے زیر عنوان ۱۹۹۴ء میں لکھا ہے کہ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی نے دو سال پہلے فرمایا تھا کہ فارسی زبان میں اعلیٰ حضرت کا تذکرہ لکھا جائے۔ چنانچہ اس فرمان کی تعمیل کی گئی۔

یہ کتاب دس ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلا باب میاں صاحبؒ کے خاندانی حالات کے متعلق ہے۔ دوسرے باب میں آپؒ کی ولادت کا بیان ہے۔ تیسرے باب میں اتباعِ سنت کا ذکر ہے۔ چوتھا باب کشف و کرامات پر مشتمل ہے۔ پانچواں باب آپ کی رحلت سے متعلق ہے۔ چھٹے باب میں تعمیر مساجد، دین کی نشر و اشاعت و معارفِ اسلامی کتب کی صورت میں۔ ساتویں باب میں آپ کی شعر خوانی (ابیات دلگداز) کا مبحث ہے۔ آٹھواں

Marfat.com

باب آپ کے ملفوظات سے متعلق ہے۔نویں باب کا عنوان ''واردات قلبی'' ہے۔ دسواں باب خلفائے عظام اور مآخذ سے بحث کرتا ہے۔

اس کی فہرست مندرجات کے عنوانات درج ذیل ہیں۔

منقبت، لمحۂ فکریہ از حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری، اعلیٰ حضرت شیرِ ربانی میاں شیر محمد شرقپوریؒ از ابوصمصام نقشبندی، سوزِ دل از حکیم نیر واسطی، طریق تبلیغ و تربیت اقتباسات از خزینۂ معرفت، رشد و ہدایت، اقتباسات از شیر ربانی، شجرۂ طیبہ۔

(۴۰)

محمد یٰسین قصوری نقشبندی۔ تذکرہ حضرت شیرِ ربانی شرقپوریؒ اور ان کے خلفاء۔ لاہور: کرماں والا بک شاپ، ۲۰۱۰ء۔۵۴۴ص۔[۶۱۸۸]

یہ کتاب حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی اور ان کے نو خلفاء کا تذکرہ ہے۔ اس میں آستانہ شیرِ ربانی کے تربیت یافتہ خلفاء کے سوانحی حالات اور دینی خدمات کا ذکر کیا گیا ہے۔اپنے موضوع کے اعتبار سے یہ بہت اہم کتاب ہے۔ اس بارے میں فاضل مصنف لکھتے ہیں۔

حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ دین، فروغِ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ اور اشاعتِ تعلیماتِ نقشبندیہ کے مخلصین کی ایک جماعت تیار فرمائی جن کو ''خلفاء شیرِ ربانی'' کہا جاتا ہے۔جو آسمان تصوف و ولایت کے درخشندہ ستارے تھے اور انہوں نے تعلیمات و پیغامات شیر ربانی رحمتہ اللہ تعالیٰ کو دنیا بھر میں متعارف کروایا۔''خلفاء شیر

Marfat.com

ربانی'' کی صحیح تعداد کا تعین کرنا مشکل ہے۔ کیوں کہ یہ کام پون صدی (۷۵ سال) پہلے ہونا چاہیے تھا، جو نہ ہو سکا۔ تاہم یقین کی حد تک جن کے اسمائے گرامی کتب و رسائل کے صفحات کی زینت بنتے رہے اور بن رہے ہیں۔ ان کی تعداد نو (۹) تک پہنچتی ہے۔ ان کے احوال و آثار، تصرفات و کرامات اور تعلیمات و خدمات کا تفصیلی تذکرہ اس کتاب میں پیش کیا جا رہا ہے۔

اس میں حضرت میاں شیرِ ربانی اور ان کے نو خلفاء کے حالات اس ترتیب سے دیے گئے ہیں:۔

۱۔ شیرِ ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ (م ۱۹۲۸ء)

۲۔ حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ (م ۱۹۵۷ء)

۳۔ حضرت صاحبزادہ سید محمد مظہر قیوم رحمہ اللہ تعالیٰ (م ۱۹۴۲ء)

۴۔ حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ (م ۱۹۶۶ء)

۵۔ حضرت سید نور الحسن شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ (م ۱۹۵۲ء)

۶۔ حضرت حاجی عبد الرحمٰن قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ (م ۱۹۴۰ء)

۷۔ حضرت سید محمد ابراہیم شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ (م ۱۹۶۷ء)

۸۔ حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی رحمہ اللہ تعالیٰ (م ۱۹۶۷ء)

۹۔ حضرت سید حاکم علی المعروف ابو الرضا شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ (۱۹۴۰ء)

۱۰۔ حضرت میاں رحمت علی رحمہ اللہ تعالیٰ (م ۱۹۷۰ء)

سید سرمد الحسینی شاہ مکان شریفی اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:۔

Marfat.com

زیر نظر کتاب "حضرت شیرِ ربانی شرقپوری اور ان کے خلفاء" علامہ محمد یٰسین قصوری نقشبندی کی نہایت قابل قدر تصنیف ہے جس میں موصوف نے محنت شاقہ سے حضرت میاں صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ اور آپ کے معروف خلفاء کے احوال و آثار، مکشوفات و کرامات، مکتوبات و تبرکات اور ارشادات و تعلیمات کو اچھوتے انداز میں پیش کیا ہے۔ اس موضوع پر کام کرنے والوں کے لیے یہ کتاب ایک ممتاز اور مستند ماخذ ثابت ہوگی۔ اس کے تمام مندرجات و مضامین عام فہم، جامع اور مستند ہیں۔ الغرض یہ کتاب سلسلہ نقشبندیہ کے متوسلین کے لیے ایک علمی تحفہ اور نعمت غیر مترقبہ کی حیثیت رکھتی ہے (صفحہ۔ ۳۰)

(۴۱)

محمد یٰسین قصوری نقشبندی: چشمۂ فیض شیرِ ربانی۔ لاہور: کرماں والا بک شاپ، ۲۰۱۱ء۔

۲۷۲+ ۴۴ص۔ [۶۲۱۴]

اس کے سرورق پر لکھا ہے:۔

"شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے احوال و آثار تبلیغی و اصلاحی خدمات مکشوفات و کرامات اور تحریری تبرکات و مکتوبات کا پہلا مستند مجموعہ"۔

عرض ناشر کے تحت کا ایک اقتباس ذیل میں دیا جاتا ہے:۔

زیر نظر کتاب "چشمۂ فیضِ شیرِ ربانی" حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات پر مدلل کتاب ہے جو کہ علامہ محمد یٰسین قصوری صاحب نے تحریر فرمائی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ علامہ صاحب کے

Marfat.com

علم، عمل، عمر میں برکتیں عطا فرمائے (صفحہ۔۲)

ابتدائی صفحات کے علاوہ اس کتاب کے چودہ ابواب ہیں۔ ان کی تفصیل ذیل میں دی جاتی ہے:۔

پہلا باب: مختصر تعارف "سرزمین شرقپور شریف"

دوسرا باب: آباء واجداد حضرت شیرِ ربّانی رحمہ اللہ تعالیٰ

تیسرا باب: بشارات طلوع آفتاب ولایت

چوتھا باب: حالات حضرت شیرِ ربّانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

پانچواں باب: معمولات حضرت شیرِ ربّانی رحمہ اللہ تعالیٰ

چھٹا باب: کرامات شیرِ ربّانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

ساتواں باب: وصال حضرت شیرِ ربّانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

آٹھواں باب: ارشادات وتعلیماتِ حضرت شیرِ ربّانی رحمہ اللہ تعالیٰ

نواں باب: عقائد ونظریات شیرِ ربّانی رحمہ اللہ تعالیٰ

دسواں باب: تبرکات تحریر شیرِ ربّانی رحمہ اللہ تعالیٰ

گیارہواں باب: حضرت شیرِ ربّانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا پسند فرمودہ کلام

بارہواں باب: خلفاء کرام حضرت شیرِ ربّانی رحمہ اللہ تعالیٰ

تیرہواں باب: حضرت علامہ مفتی محمد عبدالغفور نقشبندی شرقپوری

چودھواں باب: دستور تصوف

(۴۲)

نامی، غلام دستگیر۔ سوانح حیات حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری قدس سرہ۔ لاہور: مدنی کتب خانہ (س۔ن)۔ ۳۲ص۔ [۱۳۳۲، ذخیرہ حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ]

Marfat.com

اس کتابچے میں حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے سوانحی حالات مختصر طور پر درج کیے گئے ہیں۔اس کی فہرست مضامین میں جو عنوانات دیے گئے ہیں ان کو اختصار کے ساتھ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

حضرت میاں صاحب کا مولد، تاریخ ولادت اور شجرۂ نسب، اس کے بعد ابتدائی حالات، عہد شباب، شہسواری، میاں صاحب کے مرشد، بیعت سے بعد کی حالت۔۔۔ پیر صاحب کا ارشاد، تبلیغ دین، معتقدین کے چشم دید واقعات، تبلیغ بذریعہ اشاعتِ کتب، تعمیر مسجد، شجرۂ طریقت، مریدوں کے شغفِ محبت کا نمونہ، ارشاد ذکر و وظائف۔۔۔ مثال استغناء، حلیہ لباس اور خوارک، خاص مرید اور تاریخ وفات۔۔۔ (صفحہ۔۲)

اس کے آخر میں تاریخ وفات کے عنوان کے تحت لکھا ہے:۔

حکیم محمد موسیٰ خلف الرشید حکیم فقیر محمد صاحب چشتی نظامی امرتسری مرحوم و مغفور مدفون بجوار حضرت میاں میر صاحبؒ نے آپ کی تاریخ رحلت یہ کہی ہے۔

(۱)

سالِ وفاتش موسیٰ گفت۔ بحرِ سعادت شیر محمد

۱۳۴۷ھ

(۲)

قدسی صفات شیر محمد

۱۳۷۴ھ

(صفحہ۔۳۲)

Marfat.com

(۴۳)

نذیر احمد شرقپوری، ڈاکٹر۔ انوارِ شیر ربانی۔ شرقپور شریف: مکتبہ نور اسلام، ۱۹۹۹ء۔ ۲۴۰ص۔[۳۵۰۸]

یہ کتاب قریباً سترہ مقالات کا مجموعہ ہے۔ مضمون نگاران کے اسمائے گرامی یہ ہیں: ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری، حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری، قاضی ظہور احمد اختر، محمد انور قمر شرقپوری، ماسٹر احمد علی شرقپوری، اس مجموعے میں اعلیٰ حضرتؒ کے علاوہ حضرت ثانی لاثانیؒ، حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد صاحبؒ، حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری پر بھی مضامین شامل ہیں۔ اس کتاب کا انتساب حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ کے نام ہے۔

(۴۴)

نذیر احمد شرقپوری، ڈاکٹر۔ اوصاف حمیدہ حضرت شیرِ ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ۔ لاہور: بزم جمیل، ۲۰۰۹ء۔ ۱۰۶ص۔

اس کے بیرونی سرورق پر لکھا ہے:۔

"حضرت شیرِ ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے احوال و آثار، اوصاف و محاسن اور ارشادات و تعلیمات کا بے نظیر مجموعہ" (بیرونی سرورق)

یہ بہت اہم کتاب ہے۔ اس کا اندازِ بیان نہایت سلیس اور عام فہم ہے۔ اس کے پڑھنے سے حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کے اوصاف و احوال سے کافی حد تک واقفیت ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب (مؤلف کتاب) آستانہ عالیہ شیرِ ربانی، شرقپوری شریف سے

Marfat.com

وابستہ ہیں۔ انہوں نے اس کتاب کو بہت محبت اور عقیدت کے ساتھ لکھا ہے۔ اس کے سات ابواب ہیں۔ ان کے عنوانات درج ذیل ہیں:۔

باب اول: مختصر حالات حضرت شیرِ ربّانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

باب دوم: اتباع سنت کی اہمیت وفضیلت

باب سوم: حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اور داڑھی مبارک

باب چہارم: حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اور حسن اخلاق

باب پنجم: حضرت شیرِ ربّانی رحمہ اللہ تعالیٰ اور تعمیر مساجد

باب ششم: حضرت شیرِ ربّانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے اوصاف وخصائص

باب ہفتم: ارشادات وتعلیمات حضرت شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ

اس کتاب کا انتساب فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کے نام ہے۔ اس کو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:۔

انتسابِ جمیل

''پیر طریقت رہبر شریعت فخر المشائخ صاحبزادہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ) کے نام جن کی نظرِ فیض بار نے بندہ کو تحریر کے میدان میں متعارف کرایا۔

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف''

(صفحہ۔۱)

(۴۵)

نذیر احمد شرقپوری، ڈاکٹر (مرتب)۔ تجلیاتِ شیرِ ربّانی رحمتہ اللہ علیہ، نظر ثانی از ابوالبقاء قدر

Marfat.com

آفاقی۔ لاہور: بزم جمیل، ۲۰۱۱ء۔ حصہ اول (۳۳۶ص)۔

اس میں درج ذیل تین کتابیں شامل ہیں۔

۱۔ حسن علی، ملک۔ ذکر محبوب یعنی ایک مادر زاد ولی پابند شریعت، ماہر طریقت، عاشقِ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم، محفلِ سلوک وتصوف کی آخری شمع حضرت میاں شیر محمد قدس سرہ کی مبارک زندگی کے حالات وواقعات۔ لاہور: بزم جمیل، ۲۰۱۱ء۔ ۸۸ص۔

اس میں شامل دوسری کتاب کی کتابیاتی تفاصیل درج ذیل ہیں:۔

۲۔ حسن علی، ملک۔ حیاتِ جاوید، سوانح حیات حضرت میاں شیر محمد شرقپوری قدس سرہ العزیز۔ لاہور: بزم جمیل، ۲۰۱۱ء۔ ۸۹۔ ۲۳۵ص۔

اس میں شامل تیسری کتاب کی تفاصیل ذیل میں درج کی جاتی ہیں:۔

۳۔ احمد علی شرقپوری۔ آفتاب ولایت، یعنی سوانح عمری زبدۃ العارفین، قدوۃ السالکین، برھان الواصلین، حجۃ الکاملین، سلطان الاولیاء، آفتاب ولایت ربانی، مجدد عصر، قبلہ عالم، مخدومنا اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ۔ لاہور: بزم جمیل، ۲۰۱۱ء۔ ص: ۲۳۶۔ ۳۳۳۔

"تجلیات شیر ربانی ایک سلسلہ کتب (Series) کا عنوان ہے۔ اس کے تحت اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد رحمتہ اللہ پر کتب و دیگر مواد شائع کیا جانے کا منصوبہ ہے۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی یہ کاوش اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب اس سلسلے کے متعلق لکھتے ہیں:۔

> اعلیٰ حضرت شیرِ ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی حیات مبارکہ پر شائع شدہ لٹریچر کو یک جا کر کے "تجلیاتِ شیرِ ربانی" کے نام سے سلسلہ

Marfat.com

اشاعت کا آغاز کر دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ کے فضل وکرم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظرِ رحمت، افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خصوصی تصرف، نیز حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی عنایت اقدس، حضرت قطب الارشاد میاں شیر محمد المعروف بہ شیرِ ربانی شرقپوری نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ کی نگاہِ کرامت سے پرامید ہوں کہ "سلسلہ تجلیات" کی تکمیل کے مراحل تیزی سے طے ہوں گے۔ انشاء اللہ العزیز"۔

(ص۔۱۲)

(۴۶)

نذیر احمد شرقپوری، ڈاکٹر۔ حیات شیرِ ربانی سنت نبوی کا بہترین مرقع۔ شرقپور شریف: مکتبہ نور اسلام، ۲۰۰۲ء۔ ۲۴ص۔ [۳۴۸۲ (۸)]

اس کتابچہ میں شمائل رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیے ہیں اور ان کے ساتھ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے حالات لکھے ہیں۔ مؤلف نے اس میں وضاحت کی ہے کہ اعلیٰ حضرتؒ کے خصائل و معمولات سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے مطابق تھے۔

صفحہ ۲۴ پر ابوالبقا قدر آفاقی کی منقبت درج کی ہے جس کا اول و آخری شعر درج ذیل ہے:۔

بہہ رہا ہے بن کے دریا شیرِ ربانی کا فیض
فصل شادابی کا چشمہ ثانی لاثانی کا فیض

☆☆☆

Marfat.com

شیرِ ربّانی قدر پر مشفق و صد مہرباں
پیر لاثانیؒ نوازش ہا کا بحرِ بیکراں

(۴۷)

نذیر احمد شرقپوری، ڈاکٹر۔ درس عمل، سراپا سنت زندگانی حضرت شیرِ ربّانی۔ شرقپور شریف: مکتبہ نور اسلام، ۲۰۰۳ء۔ ۱۴۴ص۔ [۳۴۶۵]

صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوری اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

مجھے ہر وہ صاحبِ قلم پیارا اور محبوب لگتا ہے جو حضرت میاں شیرِ ربّانی اور حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحب نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ کے احوال و آثار اور تاریخی واقعات کو صفحہ قرطاس پر لاتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف بھی اس سلسلہ میں خاصی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ پہلے ''انوارِ شیرِ ربانی'' کے نام سے کتاب تصنیف کی اور اب نہایت ایمان افروز اور روح پرور کتاب ''درسِ عمل سراپا سنت زندگانی حیاتِ شیرِ ربّانی'' کی صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں جو حضرت شیرِ ربّانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاکیزہ، طیب اور صالح معمولات کا بہترین خزانہ ہے۔ یہ عقیدت مندان اولیائے کرام اور وابستگان آستانہ عالیہ نقشبندیہ شرقپور شریف کے لیے خصوصی تحفہ ہے (صفحہ ۹۔ ۱۰)

(۴۸)

نواب دین نقشبندی مجددی، مولوی۔ حضرت میاں صاحب دا باطنی تحفہ المسمّٰی بہ اظہار عشق و محبت۔

Marfat.com

چوہڑ کانہ: صاحبزادہ صوفی محمد ادریس (س۔ن)۔ ۳۶ص۔ (پنجابی)۔ [۳۶۲۵ (د۔۵)]

(۴۹)

نیر واسطی، علی احمد۔ خاندان عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کا شجرہ طیبہ، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تا حضرت میاں شیر محمد شرقپوری۔ لاہور: کریمی پریس، ۱۳۴۸ھ۔ ۱۲ص۔ [۶۸۸ (۱)]

حکیم نیر واسطی مرحوم نے یہ منظوم شجرۂ طریقت لکھا۔ اس کے صفحہ ۱۱ پر سیّد منظور احمد صاحب خطیب مکان شریف کے نو اشعار فارسی میں شامل کیے گئے ہیں۔ اس کا پہلا اور آخری شعر ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:۔

آن قدوۂ زمانہ واں زبدۂ جہاں
آں شبلی زمان و جنیدِ زمانیاں

☆☆☆

دردا کہ شاخ عفت و عصمت بریدہ شد
وا حسرتا قبائے نجابت دریدہ شد

(۵۰)

نیر واسطی، علی احمد۔ خاندان عالیہ نقشبندی مجددیہ کا شجرہ طیبہ از سیدنا روحی فدا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تا زبدۃ العارفین حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحب شرقپوری۔ شرقپور شریف: صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری (س۔ن)۔ ۱۶ص۔ [۶۸۸ (۲)]

Marfat.com

یہ بھی منظوم شجرۂ طریقت ہے۔

(۵۱)

نیر واسطی، علی احمد۔ خاندان عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کا شجرہ طیبہ از سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تا زبدۃ العارفین حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ۔ شرقپور شریف: حضرت ثانی صاحب میاں غلام اللہ، ۱۳۷۰ھ۔ ۱۶ص۔ [۶۸۸ (۳)]

یہ بھی منظوم شجرۂ طریقت ہے۔ اس کے آخر میں قاضی ضیاء الدین صاحب لاہور کے مناقب کے بارہ اشعار بھی شامل کیے گئے ہیں۔

(۵۲)

تذکرہ شیر ربّانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ۔ یکے از غلامانِ حضرت میاں شیر محمد۔ ۴۸ص۔ [۵۲۶۰]

اس کتاب کے مؤلف کا نام معلوم نہیں ہے۔ کتاب کے شروع میں حضرت شیرِ ربّانی کے سوانحی حالات مختصر طور پر درج کیے ہیں۔ اس کے بعد آپ کے روحانی واقعات کا ذکر کیا ہے۔ کتاب کے آخر میں آپ کے ملفوظات دو صفحات پر دیے گئے ہیں۔ نمونے کے لیے چند ملفوظات ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:۔

☆ حضرت میاں صاحب وضو میں بات نہ کرتے، فرماتے سلام کا جواب بھی وضو کے بعد ہی دینا چاہیے۔

☆ فرماتے کہ ہمسایوں کے حقوق کی نگہداشت رکھو، جس شخص سے اس کا ہمسایہ ناراض ہو اس سے اللہ اور رسولؐ ناراض ہیں۔

☆ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو لا الہ الا اللہ پر پورا یقین نہیں، اگر یقین ہو تو

Marfat.com

سب اعمال درست ہو جائیں۔

☆ فرماتے جب تک معاملات درست نہ ہوں گے، اس وقت تک عبادت اور ذکر کسی کام نہ آئے گا۔ معاملات کا درست رکھنا بھی ذکر میں شامل ہے (صفحہ ۴۷۔۴۸)

(۵۳)

Jalil Ahmad Sharaqpuri Naqshbandi Mujaddidi, Sahibzadah Mian. Manba-e-Anwar, Translated by Prof. Munawwar Hussain. Sharaqpur Sharif: Maktaba Noor-e-Islam, 2011. 110p. [6374].

It is the English translation of Urdu book Manba-e-Anwar by Sahibzadah Mian Jalil Ahmad Sharqpuri. It was rendered into English by Prof. Munawwar Hussain. Its introduction has been written by M. Shiraz Faiz Bhatti. He writes in the introduction:-

Hazrat Mian Sher Muhammad Sharaqpuri Naqshbandi Mujaddidi R.A. is the monarch of the Naqshbandi mystic order. He led a simple life based

Marfat.com

on the principles of the Quran and the Sunnah of the Holy Prophet (PBUH)... He was a born saint and the desire of his spiritual guide Hazrat Baba Ameer-ud-Din of Kotla Sharif... This book has been translated into the English language by Professor Munawwar Hussain who is an Ex-Principal, Islamia College, Railway Road, Lahore. Prof. Munawwar Sahib has great respect and attachment with the saints of Sharaqpur Sharif for more than last 60 years...(p.6)

Marfat.com

مقالات

Marfat.com

(۱)

احمد علی شرقپوری، ماسٹر: ارشاداتِ شیرِ ربانی، جلد ۴۹، شمارہ ۳ (مارچ ۲۰۰۴ء) ۵۹

اس انتخاب میں چھ ارشادات شامل کیے ہیں۔ ان میں سے دو ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں:۔

☆ فرمایا: ''برادری و خویش و اقارب کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیے اور دنیوی معاملات ترک نہیں کر دینے چاہئیں''۔

☆ فرمایا: ''خواہشات نفس کی پیروی سے گناہ صادر ہوتے ہیں اور نیک اعمال محض اللہ کی توفیق اور رحمت سے ہوتے ہیں'' (صفحہ۔۵۹)

(۲)

احمد علی شرقپوری، ماسٹر: حضرت شیرِ ربانی رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۵۰، شمارہ ۴ (اپریل ۲۰۰۵ء) ۵۵۔۵۹

اس مضمون میں اعلیٰ حضرتؒ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے روحانی واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ یہ بہت دلچسپ اور سبق آموز ہیں۔ پیرایہ بیان بھی دلآویز ہے۔

(۳)

احمد علی شرقپوری نقشبندی مجددی، ماسٹر: فضائل درود شریف، جلد ۵۸، شمارہ ۳ (مارچ ۲۰۱۳ء) ۱۰۔۲۳

زیر نظر مضمون درود شریف کے فضائل کے بارے میں ہے۔ اس کے آغاز میں بابا امیر الدین کوٹلویؒ (شیخ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ) اور حضرت میاں صاحبؒ کے درودِ خضری کے بطور وظیفہ پڑھنے کا ذکر کیا ہے۔ اس کے صفحہ ۱۰ اور ۱۱ پر لکھا ہے:۔

Marfat.com

"حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ شرقپوری ہر روز بعد نماز تہجد تین ہزار مرتبہ درود خضری کا ورد فرماتے تھے"۔

صفحہ ۱۱ پر ایک اور واقعہ لکھا ہے:۔

"ڈاکٹر حاجی نواب دین امرتسری سابق وٹرنری سرجن زمانہ طالب علمی میں حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے مرید ہو گئے تھے۔ حضرت میاں صاحبؒ نے آپ کو درودِ خضری پڑھنے کی اجازت فرمائی تھی۔ آپ روزانہ تین ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے اور اس کی برکت سے ہر شب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوتی تھی"۔

(۴)

ادارہ: ارشاداتِ شیرِ ربانی، جلد ۳۵، شمارہ ۷ (جولائی ۱۹۹۰ء) ۶

اس میں اعلیٰ حضرتؒ کے تین ارشادات دیے ہیں۔ پہلے دو ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں:۔

☆ قرآن پاک با معنی اور سمجھ کر پڑھنے اور نماز توجہ اور دھیان سے پڑھنے ہی میں سب کچھ حاصل ہے۔

☆ قرآن مجید کی عظمت دل و جان سے کرو (صفحہ۔ ۶)

(۵)

ادارہ: ارشادات شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۴۹، شمارہ ۴ (اپریل ۲۰۰۴ء) ۴۹

اس میں چھ ارشادات شامل کیے ہیں۔ یہ رزقِ حلال کے بارے میں ہیں۔ ان

Marfat.com

میں سے تین درج ذیل ہیں:۔

☆ رزق حلال اور صدق مقال پر عمل ہونا چاہیے۔

☆ حلال رزق نیکی کی طرف اور حرام رزق بدی کی طرف کشش کرتا ہے۔

☆ حلال کا رزق جو نیک وسائل سے کما کر بال بچوں کے پیٹ میں ڈالا جائے وہ مثل خیرات ہے (صفحہ۔۴۹)

(۶)

ادارہ: اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ، جلد ۳، شمارہ ۳، ۴ (مارچ، اپریل ۱۹۷۷ء) ۲۹۔۳۰
اس میں اعلیٰ حضرتؒ کے مختلف واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ نماز کی اہمیت کا ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے روحانی تصرف کی طرف اشارہ بھی کیا گیا ہے۔

☆ یہی مضمون نور اسلام کے شمارہ اکتوبر، نومبر ۱۹۷۷ء میں بھی شائع ہوا۔

(۷)

☆ ادارہ: اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۱۸، شمارہ ۴ (اپریل ۱۹۷۳ء) ۳۷۔۴۸، ۴۸

(۸)

ادارہ: اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۲۷، شمارہ ۱۲ (دسمبر ۱۹۸۲ء) ۲۹۔۴۰

☆ یہ وہی مضمون ہے جس کی تفصیل اندراج نمبر ۲۴ کے تحت دی گئی ہے۔ وہاں

Marfat.com

مقالے کا عنوان مختلف ہے

(۹)

ادارہ: اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ، جلد ۱۴ (شیر ربانی نمبر)، شمارہ ۶۔۷ (جون۔ جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۵۹۔۱۶۰

اس مضمون میں حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ کو اپنے شیخؒ کی طرف سے اجازت ملنے کا ذکر ہے۔ پھر چند ایسے واقعات بیان کیے گئے ہیں جن میں آپؒ کی کرامات بیان کی گئی ہیں۔ ایک اقتباس ذیل میں دیا جاتا ہے:۔

جب پہلی مرتبہ حضرت میاں شیر محمدؒ سے ان کے پیر خواجۂ خواجگان حضرت امیر الدینؒ نے فرمایا: یہ ہے اجازت نامہ اسے لے لو، تو میاں صاحبؒ نے یہ گزارش کی، حضور میں خلیفہ بننے کے لیے مرید نہیں ہوا تھا، میں تو بندہ بننے کے لیے مرید ہوا تھا۔ پیر صاحب نے فرمایا: مرشد کا حکم ماننا ضروری ہے۔ اس پر آپ نے اجازت نامہ لے لیا۔ آپ خواجہ صاحبؒ کے مرید بھی تھے اور مراد بھی تھے۔ خواجہ صاحب کے ذمے یہ فریضہ سپرد کیا گیا تھا کہ وہ حضرت میاں صاحبؒ کو آنحضرتؐ اور صحابہؓ کی راہ پر چلنے والا بنائیں اور جب آپ اس منزل کے مالک بن جائیں تو آپ کو یہ اجازت دیں کہ آپ دوسروں کو بھی اسی راستہ کی دعوت دیں۔ حضرت میاں صاحبؒ اس راہ کے خضر تھے (صفحہ۔۱۵۹)

☆ یہی مضمون نور اسلام کے شمارہ مئی، جون ۱۹۷۵ء میں بھی شائع ہوا۔

Marfat.com

☆ یہی مضمون نور اسلام کے شمارہ جون ۱۹۸۱ء میں بھی شائع ہوا۔

(۱۰)

ادارہ: اقوال زریں اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوریؒ، جلد ۳۵، شمارہ ۴ (اپریل ۱۹۹۰ء) ۶۳

اس میں نو اقوال زریں دیے گئے ہیں۔ ان میں سے دو ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں:۔

☆ کھانا کھاتے وقت محسوس کرو کہ یہ حلال کا کھانا ہے یا حرام کا۔

☆ حلال رزق کھاؤ، رشوت ستانی اور دوسروں کا حق کھانے سے باز رہو (صفحہ۔۶۳)

(۱۱)

ادارہ: اقوال حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۵۴، شمارہ ۱۱ (نومبر ۲۰۰۹ء) ۶۱

جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے اس میں حضرت میاں صاحبؒ کے قوال درج کیے گئے ہیں۔ چند اقوال ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:۔

۱۔ اللہ تعالیٰ انسان کی آزمائش مال، جان، بھوک اور افلاس سے کرتا ہے۔

۲۔ صرف حلال رزق سے ہی اپنے بیوی بچوں کی پرورش کرو۔

۳۔ ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا ہے حق بات کوئی نہیں کہتا۔

۴۔ لاَ کی تلوار سے جب تک فنا نہ ہو الاَّ اللہ تک نہیں پہنچ سکتا۔

۵۔ ہر مسلمان مرد عورت پر دین کی نگرانی کرنا فرض ہے۔

(صفحہ۔۶۱)

Marfat.com

☆ قریباً یہی اقوال نور اسلام کے شمارہ فروری ۲۰۱۰ء میں بھی شائع ہوئے۔

(۱۲)

ادارہ: اولیاء اللہ کی مثالی صورتیں، جلد ۱۴ (شیر ربانی نمبر)، شمارہ ۶۔۷ (جون۔جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۳۳۔۱۳۵

زیر حوالہ مضمون میں اولیاء اللہ کی مثالی صورتوں کی وضاحت کی گئی ہے۔ اعلیٰ حضرت شیر محمدؒ صاحب کے دو دلچسپ واقعات بھی لکھے ہیں۔ مثالی صورت کو سمجھنے کے لیے اس مضمون سے ایک اقتباس درج ذیل ہے:۔

> مثالی صورت کو سمجھنے کے لیے آپ کئی آئینے چاند کی طرف رخ کر کے مختلف مقامات پر رکھ دیں۔ سب میں چاند نظر آئے گا، حالانکہ چاند اصلی صورت (میں) اپنی جگہ قائم ہے۔ تمام آئینوں میں چاند کی مثالی صورت ہوتی ہے۔ جب دل کا آئینہ صاف ہو تو ہر شے اس میں دکھائی دیتی ہے (صفحہ۔۱۳۵)

(۱۳)

ادارہ: چشم دید واقعات، جلد ۱۴ (شیر ربانی نمبر) شمارہ ۶۔۷ (جون، جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۴۲۔۱۴۴

زیر حوالہ مضمون میں شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے روحانی واقعات کا ذکر کیا ہے۔ اس میں پانچ واقعات بیان کیے گئے ہیں۔

(۱۴)

ادارہ: حالات زندگی حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ، جلد ۱۴ (شیر ربانی نمبر)، شمارہ ۶۔۷ (جون۔جولائی ۱۹۶۹ء) ۹۷۔۱۱۲

Marfat.com

زیر نظر مضمون میں نہایت اختصار کے ساتھ آپ کے سوانحی حالات لکھے گئے ہیں۔ پھر بیعت خلاف اور کرامات کا مختصراً ذکر ہے۔ آخر میں آپ کی وفات کا بیان ہے۔ ہر ذیلی عنوان میں اختصار کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

(۱۵)

ادارہ: حالات قطب العالم مجمع البحرین حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ (قسط اوّل؟) جلد ۲۰، شمارہ ۴ (اپریل ۱۹۷۵ء) ۲۵-۴۰

اس مضمون کے عنوان کے اوپر دائیں کونے میں لکھا ہے: "گذشتہ سے پیوستہ"۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلے کی تحریر پہلے بھی شائع ہو چکی ہے۔ اس قسط کے ذیلی عنوانات ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں:۔

تبلیغ اپنا فرض جانتے تھے، نمونہ تبلیغ، نسبت کی قوت، حقیقت بیں آنکھ میں اپنے نفس کی حقیقت، کسرِ نفسی وعبودیت کی شان اور نسبت کی لطافت، ولی اللہ کا فعل خالی از حکمت نہیں، خود نمائی سے کمالِ نفرت، غیرت کا انتقام، زورِ طبیعت، استغناء، علو ہمت، فیوضاتِ باطنی، آپ کی مرض الموت، سجادہ نشین کے لیے روحانی نسبت وتعلق، دعا کا اثر، القائے نسبت، نسبت اور ماحول کا اثر، مجذوب کی دعا، علو ہمت جلالی تربیت، نگاہ عبرت، دنیا سے نفرت، روحانیت کا اقرار، لغزشات اور تقصیرات سے معافی، صلح جوئی، کسر نفسی اور انتہائی فنا، فیض حدیث سے، نسبت کی بلندی، ابتدا اور انتہا کا موازنہ، ہمت بے جا سے نفرت اور اس پر نفرین، انابت، کشف محبت واطاعت والدین، بے نیازی

Marfat.com

اور بلند فطری، خدمت اور کسرِ نفسی، خواب میں ارشاد، فراست اور کشف، ہمدردی، تسبیح سے تعلق، احباب سے محبت، توجہ۔

یہ بہت مبسوط مقالہ ہے۔ اس میں اکثر مقالات پر حواشی بھی دیے گئے ہیں۔ ان کی وجہ اس مقالے کا علمی معیار بڑھ گیا ہے۔

☆ اس کی دوسری قسط جون ۱۹۸۶ء کے شمارے میں شائع ہوئی (؟)

☆ زیر حوالہ مضمون کی زیر نظر قسط (شائع شدہ اپریل ۱۹۷۵ء) جون ۱۹۸۴ء میں بھی شائع ہوئی تھی۔ یہی قسط مارچ ۱۹۸۲ء میں بھی شائع ہوئی۔

(۱۶)

ادارہ: حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۳۷، شمارہ ۹ (ستمبر ۱۹۹۲ء) ۱۷۔۲۴

زیر حوالہ مضمون کے شروع میں ایک نوٹ دیا ہے۔ یہ بہت اہم ہے۔ اس کو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:۔

> عصر حاضر کے ولی کامل اور شہسوار طریقت حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ پر بہت سی کتب لکھی جا چکی ہیں۔ ہر کتاب کا اسلوب الگ الگ ہے۔ آپ کے حالات زندگی اور معمولات پر بالکل آغاز میں لکھی جانی والی کتب میں سے خزینۂ معرفت کو ایک ممتاز مقام حاصل ہے جو صوفی ابراہیم کی تالیف ہے اور عام لوگوں کے لیے سادہ زبان اور دلنشین انداز میں لکھی گئی ہے۔
>
> اس کتاب میں سے چند اقتباسات قارئین کے استفادہ کے لیے پیش کیے جاتے ہیں (صفحہ۔ ۱۷)

Marfat.com

اس مضمون میں مختلف ذیلی عنوانات کے تحت واقعات بیان کیے گئے ہیں۔

☆ یہی مضمون نورِ اسلام کے شمارہ مئی ۲۰۰۵ء میں بھی شائع ہوا ہے۔

(۱۷)

ادارہ: حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ، جلد ۴۰، شمارہ ۲ (فروری ۱۹۹۶ء) ۴۹-۵۲

مضمون کے آغاز میں شرقپور شریف کا ذکر کیا ہے۔ پھر اعلیٰ حضرتؒ کی ولادت کے متعلق بشارت لکھی ہے۔ جب آپ عالم جوانی میں تھے تو حضرت بابا امیر الدین نقشبندیؒ کے مرید ہو گئے۔ آپ سنت رسول اللہؐ پر سختی سے عمل کرتے تھے۔ ذیل کا اقتباس اس کی وضاحت کرتا ہے:۔

"آپؒ کی طبیعت میں بلا کی عاجزی اور انکسار تھا، دوسروں کی جلی کٹی باتیں بھی صبر و ضبط سے برداشت کر لیتے تھے۔ لیکن سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ادنیٰ سی خلاف ورزی بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک سن کر مؤدب ہو جاتے تھے۔ آپ کا لباس، کھانا، پینا، اٹھنا، بیٹھنا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، غرض ہر فعل سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عین مطابق تھا"
(صفحہ ۵۳)

اس کے بعد آپ کے معمولات و خصائل کا ذکر کیا ہے۔

(۱۸)

ادارہ: حضرت میاں شیر محمد شرقپوری، جلد ۴۸، شمارہ ۵ (مئی ۲۰۰۳ء) ۴۵-۵۱

زیرِ حوالہ مضمون میں حضرت امیر الدین کوٹلویؒ کے شرقپور شریف میں بار بار آنے

Marfat.com

کا ذکر کیا ہے۔ پھر اعلیٰ حضرتؒ کی پیدائش کا تذکرہ کیا ہے۔ بعدازاں خواجہ امیر الدینؒ سے بیعت کرنے کا بیان ہے۔ خلافت دینے کے متعلق بھی تحریر کیا گیا ہے۔ اعلیٰ حضرتؒ بعد نماز اشراق بچوں کو قرآن پاک پڑھاتے تھے۔ بعدازاں تصرف کی توضیح کی ہے اور آپ کے چند تصرفات کا بیان ہے۔ حضرت میاں صاحبؒ کے اقوال وملفوظات کی اہمیت کے متعلق بھی لکھا ہے اور پانچ ارشادات نقل کیے گئے ہیں۔

(۱۹)

ادارہ: حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ اور آپ کا مشرب، جلد ۱۴ (شیر ربانی نمبر) شمارہ ۶۔۷ (جون۔جولائی ۱۹۶۹ء) ۷۰۔۸۱

اس مضمون میں حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے خصائص تصوف کی علمی اصطلاحات میں بیان کیے گئے ہیں اور آپؒ کے مشرب کے متعلق بتایا گیا ہے کہ تمام "سلاسل علیہ" کے متوسلین آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ آپؒ سے روحانی استفادہ کرتے تھے۔

"فنا وبقا کے متعلق لکھا ہے:۔

"فنا وبقا جو ولایت کے درجہ کی جان ہے۔۔۔ دیکھنے والوں کو خود معلوم ہے کہ آپ کس درجہ کی فناء سے ممتاز تھے۔ آپ کی زبان ہر وقت حضرت علی احمد صابرؒ کی فناء کا سبق دیتی تھی" (صفحہ۔۷۶)

بعدازاں جلال وجمال کے بارے میں تحریر کیا ہے:۔

فنا وبقا کے ساتھ جلال وجمال بھی برابر کا تھا۔ جلال اگرچہ کشف کرامت اور تصرفات کا سرچشمہ ہے، لیکن اس میں بیگانگی حد سے

Marfat.com

زیادہ اور توحیدی رنگ غالب ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہر چیز سے بے نیازی اور بے مہری پیدا ہو جاتی ہے اور ہر چیز اس سے خوف کھاتی ہے۔ مگر جمال اپنے دلربایانہ ادا کی وجہ سے ہر چیز پر اپنا جاذب اثر ڈالتا ہے اور اپنے اندر اتنی کشش و محبت رکھتا ہے کہ جاندار چھوڑ بے جان اشیا بھی اس کی طرف کھچی چلی آتی ہیں (صفحہ۔۷۹)

پھر حضرت میاں صاحبؒ کے متعلق لکھا ہے:۔

حضرت میاں صاحبؒ کا جمال ذاتی تھا اور جلال عارضی، جمال اندر تھا اور جلال ظاہر۔ اس لیے آپ کی خدمت میں جو بھی حاضر ہوا، خالی واپس نہ آیا۔ جلال کی وجہ سے تصرفات اور کرامات ظاہر ہوتے تھے اور جمال کی وجہ سے باطن، فیوضاتِ باطنی سے بھرپور ہو جاتے تھے بلکہ اندر اندر تمام جمالی طبیعت تھی۔ اسی وجہ سے تمام زائرین پر آپ کا جمالی جذبہ فوری اثر کر جاتا اور دل فوراً متوجہ بارگاہِ الوہیت ہو جاتا۔ ایک طرف جلال کی وجہ سے عوارضاتِ قلبی کو دور کر دیتے تھے اور دوسری طرف جمال کی وجہ سے محبت الٰہیہ کا جوش اندر بھر دیتے تھے کہ آنِ واحد میں طالب کا دل صاف ہو کر متوجہ بارگاہِ صمدیت ہو جائے (صفحہ۔۸۰)

(۲۰)

ادارہ: شیر ربّانی کی حیاتِ مقدسہ کی چند جھلکیاں، جلد ۱۹، شمارہ ۳۔۴ (مارچ۔اپریل ۱۹۷۴ء)، ۳۵۔۴۱

Marfat.com

اس مضمون میں حضرت شیر ربانی کے چند روحانی واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ ذیلی عنوانات یہ ہیں:۔

فنائے اتم، فراستِ صادقہ، ماحول کا اثر، تعمیر مساجد، اشاعتِ کتب، حق گوئی، اصلاح کا جوہر، کسرِ نفسی، سنت کی نگرانی، حق گوئی اور راست بازی، محبتِ عامہ۔

☆ یہی مضمون نور اسلام کے شمارہ جولائی ۱۹۷۵ء میں بھی شائع ہوا۔ یہ تعمیر مساجد کے ذیلی عنوان پر ختم ہو جاتا ہے۔

☆ یہی مضمون نور اسلام کے شمارہ جولائی اگست ۱۹۸۳ء میں بھی شائع ہوا۔

(۲۱)

ادارہ عکسِ تحریر حضرت شاہ صاحب کیلیانوالے بنام حضرت قبلہ میاں صاحب شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۱۴ (شیر ربانی نمبر) شمارہ ۶۔۷ (جون۔ جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۸۱

اس خط میں حضرت شاہ صاحبؒ نے اپنے شیخ کی خدمت میں چند معروضات پیش کی ہیں۔ مکتوب نگار اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے خلیفۂ مجاز تھے۔ اس خط کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ ان بزرگوں کا مکتوب نگاری کا انداز کیا تھا۔ اس کو بہت اہم دستاویز سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

(۲۲)

ادارہ: عکس تحریر خلیفہ مجاز حضرت قبلہ شاہ صاحب کرمانوالے مدظلہ العالی (بنام حضرت قبلہ میاں صاحبؒ شرقپوری) جلد ۱۴، شمارہ ۶۔۷ (جون۔ جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۸۴

یہ بھی حضرت شاہ صاحبؒ کرمانوالہ کا مکتوب ہے جو انہوں نے اپنے شیخ کو لکھا۔ اس خط کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ الفاظ کی املا کو جدید دور کے مطابق کر دیا ہے:۔

Marfat.com

اللہ حافظ

''اللہ تبارک و تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے جس نے ہماری ہدایت کے واسطے ایک ایسے شیخ کامل کو مبعوث فرمایا جو سراسر رحمتِ الٰہی کے دریا ہیں لیکن افسوس صد افسوس ہمارے عقل و علم پر ہم ان کی اتباع سے قاصر ہیں۔ یا الٰہی بندہ کو اپنے محبوب کی سچی محبت سے مالا مال فرما''
(صفحہ ۔۱۸۴)

یہ مکتوب بھی ایک اہم دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔

(۲۳)

ادارہ: عکسِ تحریر خلیفہ مجاز حضرت قبلہ شاہ صاحب کرمانوالہ بنام حضرت قبلہ میاں صاحب شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۱۴ (شیر ربانی نمبر)، شمارہ ۶ ۔ ۷ (جون ۔ جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۸۳

یہ مکتوب بھی حضرت شاہ صاحبؒ کرمانوالہ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت شاہ کو بیٹا عطا کیا۔ اس کا نام رکھنے کے بارے میں اپنے شیخ سے راہنمائی چاہی ہے۔ خط کے آخر میں لکھا ہے: ''عثمان شاہ فوت ہو گیا تھا۔ اس کے بعد محمد علی ہے''۔

(۲۴)

ادارہ: مجدد طریقت، قطب العالم، مجمع البحرین جذب و سلوک اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۱۸، شمارہ ۴ (اپریل ۱۹۷۳ء) ۲۷ ۔ ۴۸، ۲۸

اس مضمون کے شروع میں لفظ ولایت پر بحث کی ہے۔ پھر لکھا ہے کہ پاک و ہند میں اسلام کی دولت اولیاء کرام نے تقسیم کی یعنی اسلام کی ترویج و اشاعت کی۔ اس کے بعد

Marfat.com

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کے ابتدائی حالات مختصراً لکھے ہیں۔ بعد ازاں امام علی شاہ صاحبؒ کا ذکر کیا ہے اور اس کے ساتھ ان کے خلیفہ حضرت بابا امیر الدینؒ کا تذکرہ ہے۔ بابا صاحبؒ حضرت میاں صاحبؒ کے شیخ ہیں۔ اس کے بعد بتایا ہے کہ حضرت میاں صاحبؒ جلال و جمال کی دونوں صفات سے آراستہ تھے۔ میاں صاحب غیر مسلموں سے حسن سلوک روا رکھتے تھے۔ نماز میں جماعت کی سخت پابندی فرماتے تھے۔ اس کے بعد یہ ذیلی عنوانات قائم کر کے بحث کو آگے بڑھایا ہے: تربیت روحانی، اویسی نسبت، ذہنی تربیت، باخدا یوں، تہجد کے نوافل شرطِ ولایت ہیں، حضور کے خلفاء۔ مضمون کے آخر میں اعلیٰ حضرتؒ کے سات خلفاء کے اسمائے گرامی لکھے ہیں۔ اور آخر میں آپ کے وصال کا ذکر کیا ہے۔

☆ یہی مضمون نور اسلام کے شمارہ فروری، مارچ ۱۹۷۵ء دسمبر ۱۹۸۲ء اور جولائی، اگست ۱۹۸۴ء میں بھی شائع ہوا۔

(۲۵)

ادارہ: مجدد طریقت، قطب العالم، مجمع البحرین جذب و سلوک اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ، جلد ۱۴ (شیر ربانی نمبر) شمارہ ۶۔۷ (جون۔جولائی ۱۹۶۹ء) ۸۳۔۹۶

یہ بہت مفصل مقالہ ہے۔ اس کے شروع میں حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ شرقپوری کے سلسلۂ ارادت کے متعلق مختصر بیان کیا ہے۔ آپ حضرت بابا امیر الدینؒ کے مرید تھے اور بابا امیر الدینؒ حضرت خواجہ امام علی شاہ صاحبؒ مکان شریفی کے مرید تھے۔ پھر محبت اور فقر و عرفان کے فطری جوڑ کی بات کی ہے۔ بعد ازاں تحریر کیا ہے کہ حضرت میاں صاحبؒ کو سنتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق تھا۔ "آپ کی عادات و اطوار، حرکات و سکنات سنت کا عین عکس تھیں" (صفحہ۔۸۷)

Marfat.com

اس کے بعد جلال و جمال دو صفات کا ذکر کیا ہے۔ آپؒ میں یہ دونوں صفات موجود تھیں۔ فضائلِ اخلاق میں جود و سخا کی بہت اہمیت ہے۔ مقالہ نگار لکھتے ہیں:۔

حضرت میاں صاحبؒ بھی سخاوت میں اپنی مثال آپ تھے۔ حضرت اعلیٰ شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ بے حد مہمان نواز تھے۔ اور آنے جانے والوں کی کمی نہ تھی۔ جو آتا اس کو استطاعت کے مطابق کھانا کھلاتے۔ عام لنگر بھی تھا اور خاص مہمان نوازی بھی'' (صفحہ۔۸۹)

تربیت عمل کے ذیلی عنوان کے تحت بیان کیا ہے کہ نماز میں جماعت کی پابندی فرماتے تھے۔ ذہنی تربیت کے سلسلے میں بھی آپ صاحبِ کمال تھے۔ بناوٹ اور تصنع سے تمثیلی زبان میں منع فرماتے تھے۔ مقالے کے آخری حصے میں آپ کے معروف خلفاء کے اسمائے گرامی لکھے ہیں:

۱۔ حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحبؒ
۲۔ صاحبزادہ محمد عمر صاحبؒ بیربل شریف ضلع سرگودھا
۳۔ صاحبزادہ مظہر قیوم صاحبؒ مکان شریفی
۴۔ حاجی عبدالرحمٰن صاحبؒ قصوری
۵۔ سید محمد اسمٰعیل شاہ صاحبؒ حضرت کرمانوالہ شریف
۶۔ سید نور الحسن شاہ صاحبؒ حضرت کیلیانوالہ ضلع گوجرانوالہ
۷۔ صوفی رحمت علی صاحبؒ گنگ شریف۔

مقالے کے آخر میں آپ کے وصال کا ذکر ہے:۔

تین ربیع الاوّل ۱۳۴۷ء دوشنبہ کا دن تھا۔ شام کے پانچ بجے سکرات

Marfat.com

کے آثار آ گئے اور رات کے ساڑھے دس بجے اللہ کا یہ محبوب اور اللہ کا یہ عاشق زار اپنے محبوب کے وصال سے سرفراز ہوا۔ رات کے وقت حضور رحمۃ اللہ علیہ کو غسل دیا گیا۔ صبح آپ کا جنازہ اٹھایا گیا ہے۔ سات ہزار کے قریب مخلصین نے جنازہ میں شرکت کا شرف حاصل کیا۔ حضرت صاحبزادہ محمد مظہر قیوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ چھ بجے شام حضور کو لحد مبارک میں اتارا گیا (صفحہ۔۹۶)

(۲۶)

ادارہ: مقبول بارگاہِ الٰہی، جلد ۱۴ (شیر ربانی نمبر) شمارہ ۶۔۷ (جون۔جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۴۵۔۱۴۶

اس مضمون میں چند ایسے واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ جن کو کشف و کرامت سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ ان کے پڑھنے سے اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ شرقپوری کی روحانی عظمت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

(۲۷)

ادارہ: ملفوظات حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ، جلد ۱۸، شمارہ ۱۰ (اکتوبر ۱۹۷۳ء) ۴۴۔۴۶

اس میں اعلیٰ حضرتؒ کے ملفوظات کا انتخاب دیا ہے۔ ان کی تعداد چالیس ہے۔ شاید اربعین کے حوالے سے۔ ایسا کیا گیا ہے جو بہت اہم ہے۔ چند ملفوظات ذیل میں درج کیا جاتے ہیں:۔

☆ سود خوری سب سے بڑی لعنت ہے، اس سے بچو۔

☆ حلال روزی کھاؤ۔ رشوت ستانی سے بچو۔ دوستوں کا حق نہ کھاؤ۔

Marfat.com

☆ اللہ تعالیٰ اور اس کی رسولؐ سے محبت کرو۔

☆ اگر کوئی چشتی حاضر خدمت ہوتا تو فرمایا کرتے "صاحبانِ چشت اہلِ بہشت"۔

☆ ہر کام کے شروع میں بسم اللہ پڑھا کرو۔

(۲۸)

ادارہ: میاں شیر محمد رحمتہ اللہ، جلد ۱۴ (شیر ربانی نمبر) شمارہ ۶۔۷ (جون۔جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۳۶۔۱۳۷

اس مختصر مضمون میں آپ کے متعلق ان ذیلی عنوانات کے تحت نہایت اختصار سے تحریر کیا گیا ہے: ولادت باسعادت، بیعت، خلافت، کرامات اور ملفوظات۔اور آخر میں آپؒ کے وصال کا بیان ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ آپ کا مزار شریف مرجع خلائق ہے۔

(۲۹)

ادارہ: یک زمانہ صحبت با اولیاء، جلد ۱۴ (شیر ربانی نمبر) شمارہ ۶۔۷ (جون۔جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۱۷۔۱۲۰

مدیر رسالہ لکھتے ہیں:۔

ذیل کا مضمون "تذکرۃ النور" (حالات شاہ صاحبؒ کیلانوالے) سے ماخوذ ہے۔حضرت قبلہ صاحبؒ میاں صاحبؒ کی نگاہ کیمیا اثر نے کس طرح صاحبِ تذکرہ کو ایک عام سطح سے اٹھا کر ولایت کے درجہ تک پہنچا دیا" (صفحہ۔۱۱۷)

اس مضمون میں اعلیٰ حضرتؒ کے روحانی واقعات بیان کیے گئے ہیں۔آپ کی

Marfat.com

کرامات کا ذکر ہے۔

(۳۰)

ادارہ: ہمت، جلد ۱۴ (شیر ربانی نمبر) شمارہ ۶۔۷ (جون۔ جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۴۰۔۱۴۱

اس مضمون میں خزینۂ معرفت کے حوالے سے ہمت کے متعلق لکھا ہے:۔

خزینۂ معرفت میں مرقوم ہے کہ قبلہ حضرت میاں صاحبؒ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ الھمت الاسم الاعظم یعنی ہمت ہی اسم اعظم ہے۔

ہمت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو عام ظاہری ہمت یعنی کوشش اور دوسری خالص یعنی باطن (باطنی ہمت) (صفحہ۔۱۴۰)

پھر باطنی ہمت کی تشریح کی ہے۔

(۳۱)

اللہ رکھا شرقپوری، صوفی۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۴۴، شمارہ ۸ (اگست ۱۹۹۹ء) ۴۹۔۵۳

زیر حوالہ مضمون میں حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کے مختصر حالات لکھے گئے ہیں۔ شروع میں آپؒ کی پیدائش کا ذکر کیا ہے۔ آپؒ نے مدرسہ میں پرائمری تک تعلیم حاصل کی۔ بعد میں مسجد میں بھی پڑھا۔ اس کے بعد آپ کے معمولات اور عادات کا بیان ہے۔ آپؒ اکثر محویت کے عالم میں رہتے۔ علامہ اقبالؒ کی حاضری کا ذکر بھی کیا ہے۔ آخر میں آپؒ کے لباس اور ظاہری شکل و صورت کے متعلق لکھا ہے۔ مضمون کے اختتام پر کتب برائے حوالہ کے عنوانات لکھے ہیں۔

☆ یہی مضمون "نور اسلام" کے شمارہ مئی ۲۰۰۲ء میں بھی شائع ہوا۔ اس میں

Marfat.com

قدرے اختلاف معلوم ہوتا ہے۔ لیکن نفسِ مضمون یہی ہے جو زیر حوالہ مقالہ کا ہے۔

(۳۲)

اللہ رکھا شرقپوری، صوفی: مقدس سرزمین شرقپور شریف، جلد ۵۷، شمارہ ۱۰ (اکتوبر ۲۰۱۲ء) ۳۹۔۴۲

زیر حوالہ مضمون میں شرقپور شریف کی تاریخ مختصر طور پر بیان کی گئی ہے۔ حضرت میاں شیر محمد نقشبندیؒ کا ذکر بھی کیا ہے۔ دیگر روحانی شخصیات کے اسمائے گرامی بھی لکھے ہیں جو شرقپور شریف کی آغوش میں محو استراحت ہیں۔ آخر میں حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ کا اسمِ گرامی بھی شامل کیا ہے۔

(۳۳)

اللہ رکھا شرقپوری، صوفی: گلشن شیر ربانی کے محافظ، جلد ۴۴، شمارہ ۱۰۔۱۱ (اکتوبر۔نومبر ۱۹۹۹ء) ۱۲۹۔۱۳۴

زیر حوالہ مضمون کے شروع میں لکھا ہے:۔

حضرت قبلہ ثانی لاثانی صاحبؒ کی زندگی میں ہی یہ بات حقیقت بن گئی کہ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد رحمتہ اللہ علیہ نے جس باغ کو لگایا اور سینچا تھا، اس کی آبیاری حضرت قبلہ ثانی صاحبؒ نے خوب کی۔ اسی انداز فکر سے تبلیغ فرمائی۔ اسی طریقہ خدمت سے آنے والے مریدین کو لنگر پانی دیا۔ اور اسی جذبے کے ساتھ سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احیا فرمایا جس طرح اعلیٰ حضرت میاں صاحبؒ فرمایا کرتے تھے (صفحہ۔۱۲۹)

Marfat.com

اس کے بعد حضرت ثانی صاحب کے روحانی واقعات کا ذکر کیا ہے۔ پھر حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کی خدمات کا مختصر تذکرہ کیا ہے۔

یہ نور اسلام کا ثانی لاثانی نمبر ہے۔

(۳۴)

بشارت حسین گوندل: اعلیٰحضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ المعروف شیر ربّانی، جلد ۵۸، شمارہ ۲ (فروری ۲۰۱۳ء) ۳۳۔۶۳

یہ بہت مبسوط اور مفصل مضمون ہے جو حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے سوانحی حالات پر مشتمل ہے۔ اس کے ذیلی عنوانات درج ذیل ہیں:۔

"آفتابِ ولایت کا طلوع (ایک صدی پہلے پیدائش کی بشارت)، حضرت بابا امیر الدین رحمتہ اللہ علیہ (کوٹلہ شریف والے)، تعلیم، عہدِ شباب، حُلیہ مبارک ولباس، بیعتِ مرشد، میاں صاحب کا خطاب، احترامِ پیرومرشد، خلافت مرشد"۔

آخری ذیلی عنوان کے تحت مقالہ نگار لکھتے ہیں:۔

آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر لوگوں میں اصلاحِ نفس کی تربیت اور اخلاص و محبت کا درس دینے کے لیے بیعت کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ یہ آپ کی مخلصانہ مساعی ہی تھی کہ جس سے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں لوگوں کی اصلاحِ نفس ہوئی اور سینکڑوں لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ آپ کی یہ روحانی تبلیغ نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مسلموں کے لیے بھی تھی۔ آپ کی محفل میں جو ایک بار آجاتا تھا وہ

Marfat.com

مکمل طور پر آپ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہو جاتا تھا اور پھر کبھی اِدھر اُدھر جھانکنے کی جرأت نہ کرتا تھا۔

قطب ربانی شیر یزدانی حضرت میاں شیر محمد علیہ الرحمۃ کا طریقۂ اصلاح دوسرے لوگوں سے بالکل جداگانہ تھا۔ آپؒ لوگوں کی کچھ ایسے انداز سے اصلاح فرماتے تھے کہ غیر نمازی، نمازی بن جاتا، چور چوری سے توبہ کر لیتا غرضیکہ بڑے بڑے شریعت کے خلاف چلنے والے بھی اسلام کے سنہری اصولوں کے پابند ہو جاتے اور اپنی زندگی سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق گزارنے کا پکا عزم کر لیتے (صفحہ۔۶۲)

(۴۵)

بشارت حسین گوندل: حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات اور عادات و خصائل، جلد ۵۸، شمارہ ۵ (مئی ۲۰۱۳ء) ۴۷۔۵۸

اس مضمون میں اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے عادات و خصائل بیان کیے گئے ہیں۔ آپؒ کے معمولات کا ذکر بھی کیا ہے۔ اسلامی کلچر کے حوالے سے مختصر واقعات بھی ملتے ہیں۔ اس مضمون میں علامہ اقبالؒ کے حوالے سے ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اس واقعہ کو اور لوگوں نے کتابوں میں بیان کیا ہے، لیکن اس میں "چشمہ فیضِ ربّانی" کے مصنف علامہ محمد یٰسین قصوری نقشبندی کے حوالے سے حضرت علامہ اقبالؒ کی حاضری کا ذکر کیا ہے جو انھوں نے حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے پاس دی تھی اور ایک مردِ کامل کے فیوض سے اپنے دامن کو بھرا تھا۔ اس ملاقات کے بیان سے پہلے شیخوپورہ کے

Marfat.com

حاجی معراج دین اور ان کے چھ دوستوں کا ذکر ہے جو اپنی سائیکلوں پر لاہور آتے اور حضرت علامہ کی محفل میں بیٹھ کر لطف اندوز ہوتے یعنی ان کے اشعار سنتے تھے۔ یہ ابتدائیہ بہت دلچسپ ہے۔ شیخوپورہ کے ان نیازمندانِ اقبالؒ نے ہی علامہ کو مشورہ دیا تھا کہ وہ حضرت شیر ربانیؒ کی زیارت سے فیض یاب ہوں۔ چنانچہ حضرت علامہؒ نے اس حاضری کا انتظام سر محمد شفیع کے ذریعے سے کروایا تھا۔

(۳۶)

بشیر احمد صدیقی، پروفیسر ڈاکٹر: حضرت شیر ربانی حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۱۴، شمارہ ۵۔۷ (مئی۔ جولائی ۱۹۶۹ء) ۶۷۔۶۹

اس کے آغاز میں مضمون نگار نے ایک نوٹ دیا ہے۔ اس کا اقتباس درج ذیل ہے:۔

> ۲۵ مارچ ۱۹۶۱ء کی ایک سہانی اور مبارک شب میں آرام باغ کراچی میں شہسوار طریقت، حامئ شریعت، شیر ربانی، عاشق یزدانی، اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ شرقپوری کا عرس مبارک زیر صدارت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری، صدر حزب الرسول و ناظم دارالمبلغین حضرت میاں صاحبؒ و مہتمم ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ ہوا۔ حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ وہ پاک نفس اور برگزیدہ ہستی ہے، جو ابھی ربع صدی قبل گزری ہے جن کے فیوض و برکات سے ایک عالم بہرہ ور ہوا۔۔۔ (صفحہ۔۶۵)

اس مضمون کے ذیلی عنوانات یہ ہیں: شرقپور شریف، آپؒ کے آباء واجداد،

Marfat.com

ولادت باسعادت اور بچپن، خلافت، آپ کا طریقۂ ارشاد، اتباع رسولؐ، دینی مساعی۔

(۳۷)

بشیر احمد صدیقی، ڈاکٹر: حضرت شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ دوسرے مسالک کی نظر میں، جلد ۵۷، شمارہ ۱۱ (نومبر ۲۰۱۲ء) ۴۳۔۵۹

اس مضمون کے پہلے حصے میں اکابرین دیوبند کے اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے مقام و فضیلت کے متعلق تاثرات بیان کیے ہیں۔ ملک حسن علی (جامعی) کی کتاب ''حیات جاوید'' کے زیادہ حوالے دیے ہیں۔ ان کی دوسری کتاب ذکر محبوب سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ پھر اہلِ حدیث اکابرین وعلما کے حضرت شیر ربانیؒ کے بارے میں تاثرات بیان کیے ہیں۔ اس سلسلے میں ایک واقعہ بھی بیان کیا ہے۔ مولانا محمود الحسن کے ایک خط کا ذکر بھی کیا ہے جو انہوں نے حضرت میاں صاحبؒ کو لکھا تھا۔ یہ خط ملک حسن علی (جامعی) نے پڑھا تھا۔ مولانا انور علی شاہ صاحب، صدر مدرسہ دیوبند ہمراہ مولوی احمد علی صاحب مہاجر لاہور شرقپور شریف میں حاضر ہوئے اور حضرت میاں شیر محمد صاحب سے ملاقات کی۔ اس کی تفصیل بھی اس مضمون میں دی گئی ہے۔ مضمون کے آخری حصے میں دو پیرے تکرار کے ساتھ چھپ گئے ہیں۔ مضمون کے آخر میں حوالہ جات دیے گئے ہیں۔

(۳۸)

بشیر احمد صدیقی: شیر ربّانی حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۱۴ (شیر ربّانی نمبر) شمارہ ۶۔۷ (جون۔ جولائی ۱۹۶۹ء) ۶۵۔۶۹

اس مضمون میں صدیقی صاحب نے حضرت میاں صاحبؒ کا سوانحی خاکہ پیش کیا ہے۔ اس کے ذیلی عنوانات یہ ہیں: شرقپور شریف، آپؒ کے آباؤ اجداد، ولادت

Marfat.com

باسعادت اور بچپن، آپؒ کی جوانی اور سلسلۂ بیعت، خلافت، آپؒ کا طریقۂ ارشاد، اتباع رسولؐ اور دینی مسائل۔ دینی مسائل کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں:۔

آپ جہاں لوگوں کو رشد و ہدایت اور توجہ باطنی سے سرفراز فرماتے، وہاں دیگر دینی امور میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ چنانچہ متعدد مساجد تعمیر کرائیں نیز مشہور و معروف کتب: حکایات الصالحین، مرأة المحققین، منہاج السلوک، ذخیرۃ الملوک وغیرہ کے ترجمے کروا کر افادۂ عام کے لیے مفت تقسیم کروائے تاکہ خلق خدا زیادہ سے زیادہ مستفیض و بہرور ہو سکے (صفحہ۔ ٦٩)

(٣٩)

تابش قصوری محمد منشا، مولانا: حیات شیر ربانی پر ایک نظر، جلد ٥٠، شمارہ ٣ (مارچ ٢٠٠٥ء) ٤٥۔٥٤

زیرحوالہ مضمون کے شروع میں حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوریؒ کی ولادت کے وقت متحدہ ہندوستان کے سیاسی حالات کا مختصر انداز میں ذکر کیا ہے۔ وہ برصغیر کے مسلمانوں کے لیے مصائب و آرام کا دور تھا۔ آپ کی ولادت باسعادت ١٢٨٢ھ/١٨٦٥ء میں شرقپور شریف میں ہوئی تھی۔ اس کے بعد اس مضمون کے ذیلی عنوانات یہ ہیں: بشارتِ عظمیٰ، بچپن، ماخوشنویسم (ہم خوش نویس ہیں)، شرق پور شریف، کراماتِ شیر ربانیؒ، زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فراستِ ایمانی، آم کا درخت بار آور ہوا، بارش کا برسنا، خوشبوئے رسالت، عطیہ ربانی (آپؒ کی دعا سے مستری کرم الدین کے ہاں ایک لڑکے کی پیدائش اور اس کی شفایابی)، عاقبت سنوار لی (آپؒ کے فرمان سے جنڈ وطوائف

Marfat.com

کے نکاح کرنے کا واقعہ)، غائبانہ امداد (آنے والے دو متوسلین کی غائبانہ مدد کرنے کا واقعہ)۔ اس مضمون میں حضرت میاں صاحبؒ کے زیادہ تر روحانی واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ [نوٹ: یہی مضمون نورِ اسلام کی جلد ۵۶، شمارہ ۲ (فروری ۲۰۱۱ء) کے صفحات از ۵۳ تا ۶۲ پر دوبارہ شائع ہوا ہے]

(۴۰)

ثمر، عبدالکریم: حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۱۴ (شیر ربانی نمبر) شمارہ ۶۔۷ (جون۔ جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۲۹۔۱۳۱

اس مضمون کے عنوان کے ساتھ سوانحی خاکہ لکھا ہے یعنی زیر حوالہ مضمون میں حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ کے مختصر سوانحی حالات لکھے گئے ہیں۔ مقالہ نگار نے بچپن میں اپنے والد کے ساتھ اعلیٰ حضرتؒ کی زیارت کی۔ اس کا ذکر بھی اس میں کیا گیا ہے۔ آپ کی اس صفت کو نمایاں کرنے کی سعی کی ہے کہ آپ اعلاء کلمتہ الحق میں کسی کی رو رعایت ملحوظ نہیں رکھتے تھے۔ زیر حوالہ مقالہ میں آپؒ سے علامہ اقبالؒ کی ملاقات کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔

☆ یہی مضمون نور اسلام کے شمارہ اکتوبر ۱۹۷۲ء میں زیر عنوان: ''درویشِ عصر حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ'' شائع ہوا۔ اس کے بعد شمارہ مارچ ۱۹۸۱ء میں بھی شائع ہوا۔

(۴۱)

جلیل احمد شرقپوری، صاحبزادہ میاں: اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی، جلد ۵۱، شمارہ ۱۱، ۱۲ (نومبر، دسمبر ۲۰۰۶ء)، گولڈن جوبلی نمبر، جلد اوّل، ۱۴۵۔۱۵۱

اس مضمون کے آغاز میں بتایا ہے کہ اولیاء اللہ نے پاک و ہند میں اسلام کی تبلیغ کی۔ اس کے بعد اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے سوانحی و دیگر حالات بیان کیے گئے ہیں۔

Marfat.com

ذیلی عنوانات اس طرح قائم کیے ہیں:۔

ولادت باسعادت، بچپن، تعلیم، بیعت، خلافت، رشد و ہدایت، تعمیر مساجد،

اشاعت کتب، مرض الموت اور وفات

تعمیر مساجد کے سلسلے میں لکھا ہے کہ آپؒ نے چھ مساجد تعمیر کروائیں۔ مکان شریف میں بھی کچھ تعمیر کا کام کروایا تھا۔

آپ کی وفات کے متعلق لکھا ہے: "تین ربیع الاوّل ۱۳۴۷ھ بروز پیر (دوشنبہ) بوقت پانچ بجے شام آپ کو سکرات موت شروع ہوگئے۔ رات ساڑھے دس بجے وہ مرغ ملکوتی وہ شہباز لاہوتی اپنے آشیانہ کی طرف پرواز فرما گیا" (صفحہ۔۱۵۱)

☆ یہی مضمون نوراسلام کے شمارہ اکتوبر ۲۰۰۹ء میں بھی شائع ہوا۔

(۴۲)

جلیل احمد شرقپوری، صاحبزادہ: اعلیٰ حضرت شرقپوریؒ کی غیرتِ ایمانی کی چند جھلکیاں، جلد ۳۵، شمارہ ۹ (ستمبر ۱۹۹۰ء) ۴۴۔۴۸، ۷۶

اس مضمون کے آغاز میں بتایا ہے کہ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سختی سے عمل کرتے تھے۔ پھر بتایا ہے کہ آپؒ جیسا ماحول ہوتا اس کے مطابق گفتگو کرتے۔ پھر آپؒ کے چند روحانی واقعات بیان کیے ہیں۔ آپ بلاخوف وخطر حق بات کہہ دیتے تھے۔ اس حوالے سے میر لطف اللہ صاحب کے ختم کا واقعہ بیان کیا ہے۔ مضمون کے آخر میں ایک مولوی صاحب سے مکالمے کا حال لکھا ہے۔

(۴۳)

جمیل احمد شرقپوری، صاحبزادہ میاں: اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوریؒ،

Marfat.com

جلد ۳۵، شمارہ ۹ (ستمبر ۱۹۹۰ء) ۲۰-۲۹

اس مضمون میں پہلے تعلق باللہ (اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق) کی بات کی گئی ہے۔ پھر بتایا ہے کہ پاک و ہند میں اسلام کی دولت اولیاء اللہ نے تقسیم کی۔ بعدازاں لکھا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کی برکت سے ہندوستان میں سلسلۂ نقشبندیہ پھیلا۔ حضرت بابا امیر الدین کوٹلویؒ نے حضرت میاں صاحبؒ کو تلاش کیا۔ آپ مادرزاد ولی تھے۔ پھر انقلاب الحقیقت کے حوالے سے جلال و جمال دو صفتوں کا ذکر کیا ہے۔ حضرت میاں صاحب غیر مسلموں سے حسنِ سلوک روا رکھتے تھے۔ مضمون کے آخر میں روحانی تربیت کی بات کی ہے۔ اس بارے میں لکھا ہے کہ "تربیت روحانی میں آپؒ کو یدِ طولیٰ حاصل تھا اور آپؒ کا کوئی وار خالی نہ جاتا تھا"۔۔۔ (صفحہ۔ ۲۹)

(۴۴)

جمیل احمد شرقپوری، صاحبزادہ میاں: جنیدِ وقت، جلد ۱۴ (شیرِ ربانی نمبر) شمارہ ۶-۷ (جون۔ جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۵۱-۱۵۲

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی اس کے شروع میں لکھتے ہیں:۔

اعلیٰ حضرت قبلہ شیر ربانی میاں شیر محمد صاحبؒ کے چشم دید ایمان پرور واقعات جو ان کے عقیدت کیشوں نے ارسال کیے ہیں، درج ذیل ہیں۔ امید واثق ہے کہ یہ واقعات ان معترضین کی آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہوں گے جو اپنی کور باطنی کی بدولت اولیائے کرام کی ہمسری کر کے ان پر انگشت نمائی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں

Marfat.com

کو اس پرفتن دور میں فتنوں کی بادِ سموم سے محفوظ رکھے اور سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (صفحہ ۔۱۵۱)

اس میں حضرت میاں صاحبؒ کے روحانی واقعات بیان کیے گئے ہیں۔

(۴۵)

ظہور احمد اختر، حکیم قاضی ۔ اتباع سنت کی روشن مثال ، جلد ۵۲، شمارہ ۱۲ (دسمبر ۲۰۰۷ء) ۵۷۔۶۲

اس میں اتباعِ سنت کی اہمیت واضح کی گئی ہے۔ پھر حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے اتباعِ سنت کے واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ مضمون کے آخری حصے میں قاضی صاحب لکھتے ہیں:

"میں نے اس مضمون میں عمداً ان باتوں کا ذکر کیا ہے جن کی طرف لوگوں کی بہت کم توجہ ہے۔ وہ صرف سنت کی نسبت کو عبادات تک ہی محدود کر دیتے ہیں۔ معاملات میں سنت کی چنداں پرواہ نہیں کرتے اور پھر اتباعِ سنت کے دعویٰ سے غافل ہیں۔ اس کا ایک چھوٹا سا نمونہ ملاحظہ ہو۔ ایک دفعہ ایک صاحب نے آپؒ کو اگالدان پیش کیا اور اس نے اگالدان دائیں طرف رکھا۔ آپؒ نے فرمایا: میرا بایاں تو ادھر ہے۔ غور کا مقام ہے کہ میاں صاحبؒ کے دل میں سنت کی کیا اہمیت تھی" (صفحہ ۔۶۲)

☆ یہی مضمون نور اسلام کے شمارہ دسمبر ۱۹۸۳ء میں بھی شائع ہوا تھا۔ یہی مضمون نور اسلام کے شمارہ دسمبر ۲۰۰۳ء، دسمبر ۲۰۰۷ء اور اکتوبر ۲۰۰۸ء میں بھی شائع ہوا تھا۔ یہی

Marfat.com

مضمون نور اسلام کے شمارہ مئی ۲۰۱۱ء میں بھی شائع ہوا۔

(۴۶)

ظہور احمد اختر، حکیم قاضی: ارشاداتِ شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۵۰، شمارہ ۱۱ (نومبر ۲۰۰۵ء)
۵۹۔۶۱

ان ارشادات کے پہلے حصے کو "مسلمانی" کا عنوان دیا جا سکتا ہے۔ دوسرے حصے کا عنوان ارکان اسلام لکھا ہے۔ چند ارشادات ذیل میں دیے جاتے ہیں:۔

☆ مسلمانی۔ نام کی مسلمانی کسی کام نہ آئے گی۔ مسلمان کے گھر میں پیدا ہو جانا کوئی ذریعۂ نجات نہیں۔ محض کلمہ پڑھ لینا ہی کافی نہیں (صفحہ۔۵۹)

☆ کلمہ بامعنی پڑھو اور پڑھاؤ۔

☆ جس نے کلمہ پڑھا اس پر باقی ارکان کی پابندی لازمی ہوگئی (صفحہ۔۶۰)

(۴۷)

ظہور احمد اختر، قاضی: ارشاداتِ شیر ربانیؒ، جلد ۵۰، شمارہ ۱۲ (دسمبر ۲۰۰۵ء) ۳۷۔۴۱
چند ارشادات نقل کیے جاتے ہیں:۔

☆ جو کام کرو محض خدا کے واسطے کرو۔ دنیا کی غرض درمیان میں نہ لاؤ (صفحہ۔۳۸)

☆ پہلے لوگ رات کو عبادت کرتے تھے دن کو ڈرتے تھے۔ اب وہ بات کم نظر آتی ہے (صفحہ۔۴۰)

Marfat.com

☆سب کچھ چھوڑ جاؤ گے بجز اعمال صالحہ کے۔جو کچھ یہاں کماؤ گے، اس کا بدلہ وہاں ضرور پاؤ گے (صفحہ۔۴۱)

(۴۸)

ظہور احمد اختر، قاضی: شیر ربانی اور اتباعِ سنت، جلد ۱۷، شمارہ ۱۰ (اکتوبر ۱۹۷۲ء) ۲۹۔۳۲

یہ وہی مضمون ہے جو نور اسلام کے شمارے جولائی، اگست ۱۹۷۰ء بعنوان: شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ شرقپوری اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم'' شائع ہو چکا ہے۔اس کے متن میں چند لفظی اختلافات ہیں۔اس کا عنوان بھی تبدیل کر دیا گیا ہے۔پہلی اشاعت میں چند اشعار بھی موجود ہیں جو اس اشاعت میں نہیں ہیں۔یہی مضمون ''اتباع سنت اور شیر ربانی'' کے زیر عنوان نور اسلام کے فروری ۱۹۹۰ء کے شمارے میں شائع ہوا۔علاوہ ازیں یہی مضمون اس ماہنامہ کے فروری ۲۰۰۲ء کے شمارہ میں چھپا۔اس کا عنوان ہے: ''اتباع سنت کی روشن مثال''۔

(۴۹)

ظہور احمد اختر، قاضی۔شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ شرقپوریؒ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جلد ۱۵، شمارہ ۷ (جولائی، اگست ۱۹۷۰ء) ۱۷۔۲۱

اس مضمون میں پہلے لفظ سنت کی وضاحت کی گئی ہے۔اس کے بعد بتایا ہے کہ اولیاء کرام سنت پر عمل پیرا ہونے کی تاکید کرتے تھے۔پھر حضرت شیر ربانیؒ کے معمولات کا تذکرہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ آپ سختی سے سنت پر عمل کرتے تھے اور اپنے متوسلین کو سنت کی پیروی کے عملی نمونے شرقپور شریف میں نظر آنے لگے۔اعلیٰ حضرت اس سلسلے میں سختی کرنے میں چھوٹے بڑے کا لحاظ نہیں کرتے تھے بلکہ آپ اس حوالے سے ''تیغ بے نیام'' تھے۔

Marfat.com

بعدازاں آپؒ کے معمولات کا بیان ہے۔ پھر آدابِ مسجد بیان کیے گئے ہیں۔ مضمون نگار آخر میں لکھتے ہیں کہ "سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرنے والے ناپید ہوتے جارہے ہیں، لیکن الحمداللہ شرقپور شریف میں آج بھی وہی طریقہ جاری ہے۔۔۔" (صفحہ۔۲۱)

(۵۰)

ظہور احمد اختر، قاضی: اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مختصر حالاتِ زندگی، جلد ۵۳، شمارہ ۳ (مارچ ۲۰۰۸ء) ۲۹۔۳۶

اس مضمون میں بھی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے مختصر حالات زندگی بیان کیے گئے ہیں۔ اس کے ذیلی عنوانات یہ ہیں: ولادت باسعادت، بچپن۔ اس میں آپؒ کی خوش نویسی کا ذکر خاص طور پر کیا ہے، بیعت، تعمیر مساجد، اشاعتِ کتب، مرض الموت اور وفات۔ اشاعت کتب کے ذیلی عنوان کا ایک اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"مندرجہ ذیل کتب کے قلمی نسخے آپ کے کتب خانہ میں موجود تھے۔ مراۃ المحققین فارسی جس کا اردو ترجمہ آپ نے کرا کر اُسے چھپایا۔ اور اس کی اشاعت بھی عام کی۔ دوسری کتاب ذخیرۃ الملوک ترجمہ منہاج السلوک، یہ کتاب بھی فارسی میں تھی۔ مولوی غلام قادر صاحب سکنہ کوٹ بھوانی داس والے جو حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب تونسوی رحمتہ اللہ علیہ کے ملنے والے تھے۔ وہ شرقپور شریف میں مدرس ہو کر آئے ہوئے تھے۔ آپ کی نہایت ارادت مند ہو گئے تھے اور اب بھی ہیں۔ اس کتاب کا ترجمہ مولانا صاحب مذکور نے ہی کیا۔ یہ کتاب ۱۳۳۴ھ میں چھپی۔ یہ کتاب تین سو بارہ صفحات کی ہے۔۔۔ تیسری

Marfat.com

کتاب حکایات الصالحین ترجمہ مجالس المحسنین ہے۔اس کتاب کی کاپی سیدنورالحسن شاہ صاحبؒ نے لکھی ہے۔اس کے آٹھ سو بیاسی صفحے ہیں۔ اس کے علاوہ اور کتابیں بھی ضروری ضروری منگوا کر مفت تقسیم کر دیتے"۔(صفحہ ۳۳۔۳۴)

☆ یہی مضمون نوراسلام کے شمارہ اپریل ۲۰۰۴ء میں بھی شائع ہوا تھا۔

(۵۱)

ظہور احمد اختر، قاضی: (اعلیٰ حضرت شیر ربانی کی) انکساری، کسر نفسی اور کچھ دیگر واقعات، جلد ۵۴، شمارہ ۲ (فروری ۲۰۰۹ء) ۵۳۔۶۱

زیر حوالہ مضمون کے شروع میں آپ کی انکساری کے چند واقعات لکھے گئے ہیں۔ پھر روحانی واقعات کا تذکرہ ہے۔حضرت میاں صاحبؒ کے میدان عرفات میں حاضر ہونے کا روحانی واقعہ لکھا ہے۔میاں صاحبؒ انسانوں کی بے لوث خدمت کرتے تھے۔اس سلسلے میں ایک واقعہ تحریر کیا ہے۔اس میں نعت خوانی کے سننے کے بارے میں آپؒ کی وضاحت کا بیان بھی ہے۔مولانا اصغر علی روحیؒ، پروفیسر اسلامیہ کالج، لاہور کی بیماری کا واقعہ لکھا ہے اور حضرت میاں صاحبؒ کی تشریف آوری کا ذکر بھی کیا ہے۔

☆ یہ مضمون نوراسلام کے شمارہ ستمبر ۲۰۰۵ء میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ یہی مضمون شمارہ فروری ۲۰۰۹ء میں بھی شائع ہوا۔

(۵۲)

ظہور احمد اختر، حکیم قاضی: تصرفات حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۴۲، شمارہ ۱ (جنوری ۱۹۹۷ء) ۴۳۔۵۴، ۶۳

اس مضمون میں پہلے لفظ تصرف کی تشریح کی ہے۔پھر لکھا ہے کہ صوفی محمد ابراہیم

Marfat.com

قصوریؒ نے کہا ہے کہ حضرت اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ ہر درجہ کے تصرف کے مالک تھے۔ اس تحریر کے ذیلی عنوانات یہ ہیں:۔

جنات پر تصرف، روح پر تصرف، طعام پر تصرف، غیر مسلم پر تصرف، خواص پر تصرف، عوام الناس پر تصرف۔

مضمون کے آخر میں حوالہ جات دیے ہیں۔

(۵۳)

ظہور احمد اختر، قاضی: حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی، جلد ۵۲، شمارہ ۳ (مارچ ۲۰۰۷ء) ۵۵-۶۲

زیر حوالہ مضمون میں حضرت میاں صاحبؒ کے سوانحی حالات تحریر کیے گئے ہیں۔ شروع میں آپؒ کے آباؤ اجداد کا مختصر طور پر ذکر ہے۔ اس کے بعد ان ذیلی عنوانات کے تحت حالات بیان کیے ہیں: اتباع سنت و خدمت دین، حق گوئی، کسر نفسی، خوارق و کرامات، خلفائے حضرت میاں صاحبؒ، میاں صاحبؒ کا وصال۔

اتباع سنت کے متعلق ایک اقتباس ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:۔

"حضرت میاں شیر محمدؒ پیکر اتباع سنت تھے۔ ہر قول و فعل میں سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاسداری فرماتے۔ اگر کسی سے خلاف سنت فعل سرزد ہو جاتا تو اظہار خفگی فرمایا کرتے تھے۔ ہر کام پر سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نافذ و جاری و ساری دیکھنے کے متمنی تھے۔ سنت کے مطابق صفوں کو ترتیب دیتے اور دست مبارک سے ان کو سیدھا فرماتے۔ عبادت و ریاضت، گفتار و کردار، آدابِ معاشرت نشست و برخاست اور وضع

Marfat.com

قطع غرض اپنی زندگی کے ہر لمحہ کو اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول کی مکمل عملی تفسیر بنا کر رکھ دیا اور ہر اس عمل کو نظر حقارت سے دیکھا کرتے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ کے خلاف ہوتا اور اتباعِ سنت کے سوا ذرا سی جنبش بھی پسند نہ فرماتے۔۔۔" (صفحہ ۵۷)

(۵۴)

ظہور احمد اختر، حکیم قاضی: شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی دعائیں (قسط اوّل) جلد ۴۶، شمارہ ۶ (جون ۲۰۰۱ء) ۳۳-۴۲

زیر نظر مضمون کے ابتدائی حصے میں دعا کے متعلق لکھا ہے:۔

اولیائے کرام رحمتہ اللہ علیہم نے بھی اپنی التجا، عاجزی، انکساری اور بے بسی کا اظہار دعا ہی کے ذریعے فرمایا ہے۔ حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ بھی نہایت ادب اور خلوص کے ساتھ دعائیہ حمد، مناجات اور دیگر منظوم دعائیں پڑھا کرتے تھے۔ آپ دعائیں عربی، فارسی، اردو اور پنجابی زبان میں بارگاہ ایزدی میں گزارا کرتے تھے (صفحہ ۳۳)

اس کے ذیلی عنوانات درج ذیل ہیں:۔

فارسی مناجات اور دعائیہ اشعار، اردو مناجات و دعائیہ اشعار، پنجابی زبان میں پند و نصائح، مناجات اور دعائیں۔

چند اشعار نمونے کے طور پر درج کیے جاتے ہیں۔ فارسی اشعار میں پہلے شیخ سعدیؒ کے یہ اشعار لکھے ہیں:

کریما بہ بخشائے بر حالِ ما
کہ ہستم اسیرِ کمند ہوا

Marfat.com

ندا ریم غیر از تو فریاد رس
توئی عاصیاں را خطا بخش و بس
نگہ دار ما را زراہِ خطا
خطا در گزار و صوابم نما

(صفحہ۔۳۳)

اردو کے دو شعر نقل کیے جاتے ہیں۔ یہ صفات الوہیت کے متعلق ہیں:۔

دیکھیں اسے ہے وہ اس سے لقا سے بھی وراء
ہو جلوہ نما ہے اس ادا سے بھی وراء
جو دید میں وہم میں۔ گمان میں آوے
وہ اس سے وراء ہے بل وراء سے وراء

(صفحہ۔۴)

پنجابی کے دو اشعار ذیل میں دیے جاتے ہیں:۔

توں پاک منزہ۔پاک منزہ ہر عیبوں نقصانوں
میں حمد شکر تعریف تری نت آکھاں دلوں زبانوں

☆☆☆

اُٹھ فریدا کوک توں جوں کر راکھا جوار
جب تک ٹانڈا نہ گرے تب تک حال پکار

(صفحہ۔۴۱)

Marfat.com

اللہ علیہ، جلد ۲۱، شمارہ ۸ (اگست ۱۹۹۶ء) ۳۳ـ۴۸، ۶۳

یہ بہت مبسوط اور مفصل مضمون ہے۔ اس میں اعلیٰ حضرتؒ کی تبلیغ کے مختلف انداز بیان کیے گئے ہیں۔ زیر حوالہ مضمون میں زیادہ حوالے "خزینۂ معرفت" سے لیے گئے ہیں۔ اس تحریر کے ذیلی عنوانات یہ ہیں:۔

سجادگان، علماء، سرکاری افسران، مغرب زدہ تعلیم یافتہ، نواب، عوام الناس۔

مضمون کے آخر میں حوالہ جات دیے ہیں۔ اس مضمون کا ایک اقتباس ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:

آپ مادرزاد ولی تھے۔ سنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل نمونہ تھے۔ کمالات نبوت کی یہ شان تھی کہ اتباعِ سنت کے سوا ذرا سی جنبش بھی نہ فرماتے۔ اور اس کے برخلاف کسی کو دیکھنا پسند نہ فرماتے۔ فرمایا کرتے مسلمان وہ ہے جو غیر مشروع فعل کو دیکھے تو شمشیر برہنہ بن جائے۔ اس میں اپنے اور بیگانے کو برابر جانے۔ آپ ظاہر اور باطن میں یکساں تھے۔ خلوت اور جلوت میں ایک ہی کیفیت طاری رہتی۔ آپ نے قلیل عرصہ میں اتباع سنت کی روح تازہ کردی (صفحہ ۳۴ـ۳۵)

☆ یہی مضمون نور اسلام کے شمارہ دسمبر ۲۰۰۴ء میں بھی شائع ہوا ہے۔ عنوان: طریقۂ تبلیغ ہے۔

(۵۶)

ظہور احمد اختر، حکیم قاضی: عاشقان اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمتہ اللہ

Marfat.com

علیہ، جلد ۴۲، شمارہ ۷ (جولائی ۱۹۹۷ء) ۳۹۔۵۰

زیرِ حوالہ مضمون میں ایسے چند حضرات کے متعلق لکھا ہے جو اعلیٰ حضرتؒ کے عاشقوں میں شمار ہوتے تھے اور وہ اپنے شیخ کے ساتھ گہری محبت وعقیدت کا رشتہ رکھتے ہیں۔ان کے اسماء گرامی ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

میاں احمد دین صاحب بھکر کے رہنے والے تھے، وہ بھی عاشقان اعلیٰ حضرت میں شامل تھے۔نور محمد بٹالویؒ کا شمار بھی اسی جماعت میں ہوتا تھا۔حضرت نور الحسن شاہ صاحبؒ کیلیانوالہ شریف بھی انہی لوگوں میں شامل تھے۔حاجی عبدالرحمان صاحبؒ کا اسم گرامی بھی اسی صف میں آتا ہے۔صوفی رحمت علیؒ گھنگ شریف والے بھی انہی لوگوں میں سے تھے۔آخر میں مضمون نگار نے اپنے والد ماجد حکیم ظہور ربی صاحبؒ کا نام لکھا ہے اور ان کی کیفیت کا ذکر ہے۔

مضمون کے آخر مین حوالہ جات درج کیے ہیں۔

☆ یہ مضمون نور اسلام کے شمارہ اکتوبر ۲۰۰۴ء میں بھی شائع ہوا۔

(۵۷)

ظہور احمد اختر، قاضی: قبلہ شیر ربّانی رحمتہ اللہ علیہ کی دعائیں (قسط دوم)، جلد ۴۱، شمارہ ۷ (جولائی ۲۰۰۱ء) ۴۱۔۴۹

زیرِ حوالہ مضمون کی قسط دوم میں فارسی، اردو اور پنجابی کی دعاؤں کا ذکر کیا ہے۔اس کے آخری حصے میں عربی دعائیں نعت اور مناجات کا مختصر تذکرہ کیا ہے۔آخر میں کتابیات ہے۔فارسی کی ایک دعا کے اشعار ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں:۔

خدا در انتظار حمدِ ما نیست
محمدؐ چشم بر راہِ ثنا نیست
خدا مداح آفرین مصطفیٰؐ بس

Marfat.com

محمدؐ حامد حمدِ خدا بس

مناجات اگر باید بیان کرد

بہ بیتے ہم قناعت می تواں کرد

محمدؐ از تو مے خواہم خدا را

خدایا! از تو حُبِّ مصطفیٰؐ را

(صفحہ۔۴۱)

(۵۸)

ظہور احمد اختر، حکیم قاضی: کشف و کرامات حضرت میاں شیر محمد رحمتہ اللہ علیہ، جلد۴۲، شمارہ۲ (فروری۱۹۹۷ء) ۲۷۔۳۸

اس تحریر میں پہلے کشف کی وضاحت کی ہے۔ پھر لکھا ہے کہ کشف اللہ کے خاص بندوں کو ہوتا ہے۔ اس کے بعد اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے چند مکاشفات کا ذکر کیا ہے۔ پھر کرامات کا تذکرہ کیا ہے۔ لفظ کرامت کی تشریح اور اس کی اقسام بیان کی ہیں۔ اس کے بعد کرامت اور استدراج میں فرق بیان کیا ہے۔ بعد از اں اعلیٰ میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی چند کرامات کا ذکر کیا ہے۔ مضمون کے آخر میں حوالہ جات دیے گئے ہیں۔

(۵۹)

ظہور احمد اختر، حکیم قاضی: مسلک اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۴۱، شمارہ۶ (جون۱۹۹۶ء) ۴۷۔۵۲

اس مضمون میں اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ کے مسلک کے بارے

Marfat.com

میں لکھا ہے۔اس کے ذیلی عنوانات درج ذیل ہیں:۔

ذکر خفی و جلی، درود شریف، صلوات ندائیہ، علم غیب، شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً لِلّٰہ، عرس، مزارات سے عقیدت اور فیض کے حصول کی تلقین، تصورِ شیخ۔ یہ وہ موضوعاتی عنوانات ہیں جن کے متعلق آپؒ کے مسلک کو بیان کیا ہے۔

مضمون کے آخر میں حوالہ جات درج کیے گئے ہیں۔

☆ یہی مضمون نور اسلام کے شمارہ جون ۲۰۰۴ء میں بھی شائع ہوا۔

(۶۰)

ظہور احمد اختر، حکیم قاضی: معمولات شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۴۵، شمارہ ۱۲ (دسمبر ۲۰۰۰ء) ۴۱۔۵۴، ۴۰

زیر حوالہ مضمون اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت جامع اور مفصل ہے۔ مختلف مآخذ سے استفادہ کیا گیا ہے جن کے حوالے مضمون کے آخر میں دیے گئے ہیں۔ مضمون نگار نے ثقافتی مسائل (Cultural Issues) کا ذکر بھی کیا ہے اور عبادات کے حوالے سے دینی مسائل کو بھی بیان کیا ہے۔اس کے ذیلی عنوانات درج ذیل ہیں:۔

لباس، اخلاق حمیدہ، میزبانی، رشد و ہدایت، نماز ظہر اور مابعد معمولات، نماز عصر، نماز مغرب و مابعد وظائف، نماز عشاء و مابعد وظائف، نماز جمعتہ المبارک، عبادات۔

مضمون کے آخر میں چوبیس حوالے دیے گئے ہیں۔

☆ یہی مضمون نور اسلام کے شمارہ مئی ۲۰۰۴ء میں بھی شائع ہوا۔

Marfat.com

(۶۱)

ظہور احمد اختر، حکیم قاضی: ملفوظات حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۵۰، شمارہ ۶ (جون ۲۰۰۵ء) ۵۳۔۶۱

ان ملفوظات کو موضوعات کے تحت دیا گیا ہے۔ ان موضوعات کے عنوانات یہ ہیں:۔

ذکر الٰہی، ذکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہ وبارک وسلم۔ چند موضوعات کا انتخاب دیا جاتا ہے۔

ذکر الٰہی

☆ جس کی طرف رب اس کی طرف سب۔ جو خدا سے ڈرتا ہے اس سے ہر چیز ڈرتی ہے۔

☆ جو شخص زندگی میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھے گا۔ مرنے کے بعد خدا اس کو یاد رکھے گا (صفحہ۔۵۴)

ذکر رسول کریمؐ

☆ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا پتہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی دیا۔ توحید مطلق جاننے کے لیے سورۂ اخلاص ہی بہت کافی وشافی ہے (صفحہ۔۵۸)

سنت نبویؐ

☆ جو سنت پر قائم رہے گا بڑا درجہ پائے گا (صفحہ۔۶۱)

(۶۲)

ظہور الدین میاں: صحبتِ اولیاء جلد ۳۵، شمارہ ۹ (ستمبر ۱۹۹۰ء) ۵۶۔۵۹

Marfat.com

مضمون کے آغاز میں لکھا ہے:۔

"شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت میں چند بابرکت لمحات کی یادیں" (صفحہ۔۵۶)

ذیل کے دو اقتباسات اس مضمون کا پس منظر بتاتے ہیں:۔

آج سے تقریباً پینسٹھ سال قبل جب کہ میں ابھی طفل مکتب تھا اور پانچویں جماعت کا طالب علم تھا، شہر قصور میں اپنے آبائی مکان کوٹ فتح دین خاں میں اپنے چچا میاں علاؤالدین صاحب ہیڈ ماسٹر، گورنمنٹ انڈسٹریل سکول کے ہاں مقیم تھا۔ قصور میں حضرت میاں شیر محمد شرق پوریؒ کے عقیدت مندوں کا حلقہ کافی وسیع تھا۔ آپ گاہے گاہے تشریف فرماتے رہتے تھے (صفحہ۔۵۶)

میرے دادا محترم میاں محمد دین صاحب (مرحوم) حضرت میاں صاحبؒ کے بہنوئی تھے۔ اس لیے آپ ہمارے ہاں بھی قدم رنجہ فرماتے رہتے۔ آپ میرے والد محترم میاں فیروز دین (مرحوم) کے ماموں ہونے کی وجہ سے مجھے اپنے دست شفقت سے سرفراز فرماتے (صفحہ۔۵۶)

چونکہ یہ مضمون اعلیٰ حضرت کے ایک عزیز نے لکھا ہے، اس لیے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس کا رنگ تاثراتی ہے۔ بعض ایسے روحانی واقعات کا ذکر بھی کیا ہے جو آپؒ کے بارے میں کتابوں میں مل جاتے ہیں۔

☆ یہی مضمون "نور اسلام" کے شمارہ دسمبر ۲۰۰۱ء میں بھی شائع ہوا۔

Marfat.com

(۶۳)

عبداللطیف قادری، منشی: کشور ولایت کے تاجدار، جلد ۳۹، شمارہ ۸، (اگست ۱۹۹۴ء) ۴۹۔۵۶

یہ مضمون اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ کے بارے میں ہے۔ اس کے شروع میں مختصر معلومات دی ہیں۔ اس کے بعد درج ذیل ذیلی عنوانات کے تحت لکھا ہے:۔

خراج عقیدت، نقیبوں کی آواز، ولادت، حیاء، حالات، اخلاق و عادات، کرامات، لباس۔

مضمون کے آخر میں لکھا ہے کہ آپؒ سنتِ رسول کریمؐ پر زور دیتے تھے:۔

خلاف پیغمبر کسے راہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

(۶۴)

علی احمد خاں، سردار: شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ، ہزاروں بندگانِ خدا کو راہِ صدق و صفا دکھائی، جلد ۴۱، شمارہ ۷ (جولائی ۱۹۹۶ء) ۳۵۔۴۱، ۶۳

زیرِ نظر مضمون کے شروع میں عصر حاضر کے نقشبندی بزرگوں کے حسنِ عمل کا ذکر کیا ہے۔ پھر اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ کے حالات اور کارناموں کا ذکرِ خیر کیا ہے۔ اس مضمون کے ذیلی عنوانات درج ذیل ہیں:۔

ولادت و بچپن، جوانی، بیعت، مشرب اور تعلیمات، مجددی مسلک،

Marfat.com

عادات و اطوار، لباس و خوراک، تعمیر مساجد اور اشاعتِ کتب، معمولات، وفات۔

مضمون کے آخر میں فارسی کے چند اشعار دیے ہیں۔

(۶۵)

غلام سرور نقشبندی مجددی، صوفی: اسلام آباد میں عرسِ شیر ربانی" کے روح پرور مناظر، جلد ۳۸، شمارہ ۶ (جون ۱۹۹۳ء) ۵۵-۵۹، ۴۶

یہ اسلام آباد میں منعقدہ عرس شیر ربّانی" کی رپورٹ ہے۔ اس کے شروع میں فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ کے خطاب کا ذکر کیا ہے۔ ایک اقتباس ذیل میں دیا جاتا ہے:۔

---حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں ہندو، سکھ اور سینکڑوں غیر مسلم حاضر ہوتے تھے۔ وہ آپؒ کی روحانیت اور اخلاق و کردار سے متاثر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو جاتے تھے---(صفحہ ۵۵)

اس تقریب میں پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی کے خطاب کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ میاں سعید احمد صاحب شرقپوری، مولانا خلیل الرحمٰن صاحب، مولانا عبدالرحمٰن صاحب اور حضرت مولانا کرامت اللہ نے بھی خطاب کیا۔

عرس کا اختتام فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری کی دعا پر ہوا۔

(۶۶)

غلام سرور رانا، پروفیسر: حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۴۴، شمارہ ۱۱ (نومبر

Marfat.com

۱۹۸۹ء) ۳۰۔۳۷

زیرحوالہ مضمون کافی مفصل ہے۔اس میں اعلیٰ حضرت شیر محمد صاحب شرقپوریؒ کی حیاتِ مبارکہ سے متعلق واقعات بیان کیے گئے ہیں۔اس کے ذیلی عنوانات درج ذیل ہیں:۔

برصغیر میں تبلیغ اسلام اوراکابرین نقشبندیہ،ولادت باسعادت کی بشارت، ایام طفولیت اور تعلیم سے بیگانگی، بیعت وخلافت،معاشرتی بے راہ رویوں کا استیصال،حق گوئی،اتباع شریعت اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق،ذکروفکر کی تلقین اور نذر و نیاز کی مخالفت، کرامات وتصرفات،اشاعت کتب،وصالِ پرملال۔

اس مضمون کاایک اقتباس ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:۔

آپؒ کا جلال کسی کوآگے بڑھنےنہیں دیتا تھااور جمال کسی کو ہٹنےنہیں دیتا تھا۔جوایک بار حاضر ہوا،پھرعمر بھر کے لیے آپؒ کا غلام ہوگیا۔ ادنیٰ واعلیٰ کودم مارنے کی مجال نہ تھی،لیکن ساتھ ہی کہتر ومہتر آپ کی محبت کے دعویدار تھے (صفحہ۔۳۶)

(۶۷)

غلام سرور نقشبندی مجددی،صوفی: حضرت شیر ربانی کا پیغام عصر حاضر کے نام،تقریر صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی،ترتیب ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری،جلد۴۳،شمارہ ۶ (جون ۱۹۹۸ء) ۴۵۔۵۴،۴۴

اس کے شروع میں ذیل کا اقتباس دیا جاتا ہے تاکہ اس تحریر کا پس منظر معلوم

Marfat.com

ہو سکے:۔

فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی تبلیغی سرگرمیوں کے نتیجہ میں اعلیٰ حضرتؒ کے سالانہ عرس مبارک کا آغاز پچھلے سال سے جلیانہ (روڑی) مضافاتِ لاہور میں بھی ہو چکا ہے اور اس سالانہ عرس مبارک کی تاریخ ماہ نومبر کا آخری جمعہ مقرر کی گئی ہے۔ الحمد للہ امسال آپؒ کا دوسرا عرس مبارک پنڈ جلیانہ (روڑی) میں ۲۸ نومبر بروز جمعتہ المبارک منایا گیا جس کی صدارت فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف نے کی اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولوی نیاز احمد صاحب نے انجام دیے (صفحہ ۴۵۔۴۶)

صوفی غلام سرور صاحب نے اس تقریب میں ایک طویل تقریر کی جس میں انھوں اعلیٰ حضرت شیر ربانی شرقپوریؒ کی تعلیمات کا اطلاق عصر حاضر پر کیا کہ اس دور میں ہمارے لیے ان تعلیمات کا کیا پیغام ہے۔

یہ قسط اوّل ہے۔ اس کے بعد اس کی اور تین اقساط شائع ہوئیں جن کا اندراج آگے ہے۔

(٦٨)

غلام سرور نقشبندی مجددی، صوفی: حضرت شیر ربانیؒ کا پیغام عصرِ حاضر کے نام (قسط دوم)، ترتیب نذیر احمد شرقپوری، جلد ۴۳، شمارہ ۷ (جولائی ۱۹۹۸ء) ۴۱۔۵۳

Marfat.com

اس قسط میں اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ کے روحانی واقعات لکھے ہیں اور ان سے نتائج اخذ کر کے عصر حاضر کے لیے بطور پیغام تحریر کیے ہیں۔

(۶۹)

غلام سرور نقشبندی مجددی، صوفی: حضرت شیر ربانیؒ کا پیغام عصرِ حاضر کے نام (قسط سوم)

ترتیب ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری، جلد ۴۳، شمارہ ۸ (اگست ۱۹۹۸ء) ۴۱-۵۵

اس قسط میں بھی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ کے روحانی واقعات لکھے ہیں۔

(۷۰)

غلام سرور نقشبندی مجددی، صوفی: حضرت شیرِ ربانی کا نام عصر حاضر کے نام (قسط چہارم)،

ترتیب ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری، جلد ۴۳، شمارہ ۹ (ستمبر ۱۹۹۸ء) ۳۹-۵۴

یہ قسط بھی اسی موضوع پر ہے۔اس کے آخر میں حوالہ جات و حواشی دیے گئے ہیں۔

(۷۱)

غلام سرور نقشبندی مجددی، صوفی: شرقپور شریف میں عرسِ شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۳۸،

شمارہ ۹ (ستمبر ۱۹۹۳ء) ۵۷-۵۹

زیر نظر رپورٹ کے شروع میں حضرت فخر المشائخ دامت برکاتہم العالیہ کے خطاب کا ذکر کیا ہے۔ایک اقتباس درج ذیل ہے:۔

۔۔۔آپ نے زور دیتے ہوئے فرمایا کہ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ بزرگانِ دین کے مزارات کی حاضری، ان کے روحانی تصرفات اور مزارات پر غلاف ڈالنے اور ان سے فیوض و برکات

Marfat.com

حاصل کرنے کے قائل تھے۔۔۔(صفحہ۔۵۷)

اس تقریب پر وفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی اور صاجزادہ خلیل احمد شرقپوری نے بھی خطاب کیا۔عرس کی تقریبات کے اختتام پر فخر المشائخ صاجزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نے ملک وملت کی سلامتی کے لیے دعا فرمائی۔

(۷۲)

غلام سرور نقشبندی مجددی، صوفی: مکتوب شرقپور شریف، جلد ۳۷، شمارہ ۱۰ (اکتوبر ۱۹۹۲ء)
۴۹۔۵۲، ۵۶

یہ اعلیٰ حضرت کے سالانہ عرس مبارک منعقدہ ۳۱۔اگست و یکم ستمبر ۱۹۹۲ء کی روداد ہے جو رپورتاژ کی صورت میں شائع ہوئی ہے۔اس میں صاجزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کے خطاب کے نکات لکھے گئے ہیں۔ان میں حضرت میاں صاحب موصوف نے علماء دیوبند کی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات کی وضاحت کی ہے۔

اس تقریب میں حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری، حضرت میاں سعید احمد شرقپوری اور حضرت میاں جلیل احمد شرقپوری نے بھی خطاب کیا۔عرس کے اختتام کے متعلق لکھا ہے:۔

عرس کی تقریبات یکم ستمبر ۱۹۹۲ء کو دوپہر کے تقریباً ڈیڑھ بجے حضرت صاجزادہ جمیل احمد شرقپوری کے دعائیہ کلمات سے اختتام پذیر ہوئیں جس میں ملک وملت کی سلامتی کی دعا کی گئی۔۔۔(صفحہ۔۵۲)

(۷۳)

غلام سرور نقشبندی مجددی، صوفی: مکتوبِ شرقپور شریف، جلد ۳۷، شمارہ ۱۱ (نومبر ۱۹۹۲ء)

Marfat.com

۵۱-۵۶

اس مکتوب میں حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے سالانہ عرس مبارک منعقدہ ۱۷-۱۸ اکتوبر ۱۹۹۲ء کی روداد شائع ہوئی ہے۔ اس کے شروع میں فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کے خطاب کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری اور حضرت میاں سعید احمد شرقپوری کے خطاب کا بیان ہے۔ پھر مولانا منظور احمد صاحب اور ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی کے خطاب کا تذکرہ ہے۔ بعد ازاں پروفیسر قاری مشتاق احمد صاحب کا توبہ کے متعلق خطاب کا بیان ہے۔ پھر حضرت مولانا انور علی چنیوٹی اور حضرت مولانا محمد منشا تابش قصوری کے خطاب کا ذکر کیا ہے۔ آخر میں دو قراردادوں کا بیان ہے۔ چونکہ اس روداد میں اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کا ذکر بھی آیا ہے۔ اس لیے اس کا مطالعہ اعلیٰ حضرتؒ پر تحقیق کرنے والے کے لیے مفید ہوگا۔

(۷۴)

غلام سرور نقشبندی مجددی، صوفی: مکتوب شرقپور شریف، شرقپور شریف میں شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے سالانہ عرس کی تقریبات کی ایک جھلک۔۔۔ جلد ۳۶، شمارہ ۱۰ (اکتوبر ۱۹۹۱ء) ۵۱-۵۳

سالانہ عرس" زیر اہتمام فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ ۱۰، ۱۱، ۱۲ ستمبر ۱۹۹۱ء بروز منگل بدھ جمعرات شرقپور شریف میں نہایت تزک و احتشام سے منایا گیا" (صفحہ-۵۳)

اس مکتوب میں صاحبزادہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری کے بیان کو بھی نقل کیا

Marfat.com

گیا ہے۔ خطاب کا ایک مختصر اقتباس ذیل میں دیا جاتا ہے:۔

۔۔۔عرس میں آنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ صاحبِ عرس کی تعلیمات کو سنا جائے اور ان پر عمل پیرا ہو کر اپنی عقیدت کا عملی اظہار کیا جائے۔ آپس میں اخوت اور بھائی چارہ قائم کرو، چوری، ڈاکے، شراب اور جوئے کو چھوڑ دو اور عرس کو میلہ مت بناؤ۔ عرس کے موقع پر ڈھول بجانے، رقص و سرور کی محفلوں اور گانے بجانے کو رواج دینے کی کوشش مت کرو اور لنگر سے جو کھانا ملے وہ دستر خوان پر بیٹھ کر کھاؤ۔۔۔ (صفحہ۔۵۲)

(۷۵)

فضل احمد مونگا شرقپوری، حاجی: تذکارِ شیر ربانی" ، اجدادِ عظام، جلد ۳۸، شمارہ ۱۱ (نومبر ۱۹۹۳ء) ۴۱۔۴۴، ۲۲۔

اس میں اعلیٰ حضرتؒ کے اجداد عظام کا ذکر کیا ہے۔ یہ قسط آپؒ کے والد صاحب میاں عزیز الدینؒ کے حالات پر ختم ہوتی ہے۔

☆ یہی مضمون نور اسلام کے شمارہ جولائی ۲۰۰۵ء میں بھی شائع ہوا۔

(۷۶)

فضل احمد مونگا شرقپوری، حاجی: تذکارِ شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ، طفولیت، جلد ۳۸، شمارہ ۱۲ (دسمبر ۱۹۹۳ء) ۴۷۔۵۰

زیر حوالہ مضمون کے شروع میں اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے بچپن کے واقعات لکھے ہیں۔ پھر جوانی کے واقعات لکھے ہیں۔ آپؒ کی ابتدائی تعلیم کا ذکر بھی کیا ہے۔ پھر جوانی کے واقعات کا مختصراً بیان ہے۔ منصبِ ولایت کے ذیلی عنوان کے

Marfat.com

تحت لاہور جانے کا ایک واقعہ لکھا ہے۔ آخر میں ایک اور روحانی واقعہ کا ذکر کیا ہے۔

(۷۷)

فضل احمد مونگہ، حاجی: تذکارِ شیر ربّانی رحمتہ اللہ علیہ، طلوعِ آفتاب، جلد ۳۸، شمارہ ۱۱ (نومبر ۱۹۹۳ء) ۴۱۔۴۲، ۲۲

اس مضمون کے شروع میں یہ شعر لکھا ہے:۔

عمرہا در کعبہ و بت خانہ می نالد حیات
تا زبزمِ عشق یک دانائے راز آید بروں
(اقبالؒ)

مضمون کے ابتدائی حصے میں ان پیش گوئیوں کا ذکر کیا گیا ہے جو اعلیٰ حضرتؒ کے بارے میں بیان کی جاتی ہیں۔ پھر آپ کی پیدائش کا بیان ہے۔

مضمون کے آخر میں حکیم سنائی کا یہ شعر لکھا ہے:۔

دورہا باید کہ تا یک مردِ حق پیدا شود
بوسعید اندر خراساں یا اویس اندر قرن

(۷۸)

فضل احمد مونگا شرقپوری، حاجی: خضرِ راہِ طریقت، آفتاب سپہر حقیقت، شہباز فضائے معرفت، عارفِ حقانی، شیرِ یزدانی، عاشق ربانی اعلیٰ حضرت سرکار میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت، جلد ۳۸، شمارہ ۹ (ستمبر ۱۹۹۳ء) ۴۳۔۴۴

زیرِ نظر مضمون میں اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مضمون کے ذیلی عنوانات یہ ہیں:۔

Marfat.com

اخلاق حسنہ، اوصاف حمیدہ، عجز و انکساری، عادات و خصائل، حلیہ مبارک، لباس۔
ہر ذیلی عنوان کے تحت بہت مفید معلومات دی گئی ہیں۔

(۷۹)

فضل احمد مونگا شرقپوری، حاجی: قطب الاقطاب سید امام علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۱۴ (شیر ربّانی نمبر)، شمارہ ۶۔۷ (جون۔جولائی ۱۹۶۹ء) ۵۴۔۶۰۔

اس مضمون میں حضرت امام علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے حالات لکھے گئے ہیں۔
آپ کا سلسلۂ طریقت حاجی شاہ حسین رحمتہ اللہ علیہ سے شروع ہوتا ہے۔ حضرت امام علی شاہ مکان شریفیؒ کے مشاغل کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

حضرت قیوم العالم رحمتہ اللہ علیہ نماز تہجد سے اشراق تک اور عصر سے عشاء تک حلقہ اور مراقبہ میں مشغول رہتے اور مریدین کی صفیں حضور کے پیچھے بیٹھتیں۔ ان میں سے ایک ایک آگے بڑھتا۔ اور آپ اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر توجہ فرماتے۔ اثنائے توجہ میں بار بار فرماتے ''اھدنا الصراط المستقیم'' مراقبہ کے شروع میں ''الٰہی مقصود من توئی و رضائے تو محبت و معرفت خود بدہ'' پڑھ لینا چاہیے''۔ (صفحہ ۵۷)

۱۳۔ شوال ۱۲۸۲ھ کو آپ کا وصال ہوا۔ ہزار ہا آدمیوں نے نمازِ جنازہ میں شمولیت کی سعادت پائی اور مسجد کے قریب حجرہ میں حضور رحمتہ اللہ علیہ کو دفن کیا گیا۔ حضور کے فرزند ارشد حضرت قیوم ثانی سید صادق علی شاہ صاحب خلیفہ و سجادہ نشین ہوئے اور تمام مریدین نے آپؒ کے

Marfat.com

ہاتھ مبارک پر بیعت کی (صفحہ۔۶۰)

(۸۰)

☆فضل احمد بیر بلوی: اعلیٰ حضرت شیرِ ربّانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۳۵، شمارہ ۹ (ستمبر ۱۹۹۰ء) ۲۰۔۲۹

(۸۱)

فقیر حسین نقشبندی مجددی، ڈاکٹر: فضائل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ارشادات حضرت میاں شیرِ ربّانی رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۵۸، شمارہ ۵ (مئی ۲۰۱۳ء) ۳۲۔۳۶

اس میں اعلیٰ حضرتؒ کے تیس ارشادات دیے گئے ہیں۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل سے متعلق ہیں۔ ان میں سے چند ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں:۔

☆ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن وانس کے علاوہ ہر چیز کے بھی رسول ہیں۔

☆ جو کچھ دین کی نعمتیں ہمیں ملی ہیں، یہ سب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل نصیب ہوئی ہیں۔

☆ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہیں تو رب العالمین بھی راضی ہے۔

☆ مسلمانی در کتاب و مسلمان در گورست (یعنی مسلمانی کتاب میں اور مسلمان قبر میں ہے)

Marfat.com

☆شادی صرف دودھ کے ایک پیالے سے بھی ہو سکتی ہے پھر اتنی فضول خرچی کیوں؟

(۸۲)

فیض رسول نقشبندی، قاری: میاں شیر محمد شرقپوری اور اتباع قرآن وسنت، نظر ثانی قدر آفاقی، جلد ۴۸، شمارہ ۵ (مئی ۲۰۰۳ء) ۵۲-۵۸

زیر نظر مضمون میں پہلے سرکار رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل کا ذکر کیا ہے۔ پھر سلسلۂ نقشبندیہ کے چند مشائخ عظام کے نام لکھے ہیں، اور اس کے ساتھ ہی اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ کا اسم گرامی لکھا ہے۔ پھر تحریر کیا ہے کہ آپ مادرزاد ولی تھے۔ اتباع قرآن وسنت آپ کا معمول تھا۔ قدر آفاقی صاحب کی ایک منقبت بھی اس مضمون میں شامل ہے۔ اس کے سترہ اشعار ہیں۔ اس میں ظہور الدین قصوری کے مضمون سے اقتباسات بھی دیے گئے ہیں۔ سکھ تھانیدار کے گھر میں چوری ہونے کا واقعہ بھی لکھا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ "التحیات" کو نماز میں بڑے غور سے پڑھا کرو۔

(۸۳)

کلیم، میاں محمد دین: شجرۂ طریقت حضرت میاں صاحبؒ، جلد ۲۴ (اولیائے نقشبند نمبر، جلد دوم) شمارہ ۳-۴ (مارچ-اپریل ۱۹۷۹ء) ۲۶۳-۳۳۳

یہ بہت مبسوط مقالہ ہے۔ اس میں نقشبندی شجرۂ طریقت کے بزرگوں کے منثور حالات درج کیے گئے ہیں۔ پہلا اسم گرامی سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ہے۔ اس کے بعد حضرت سلمان فارسیؓ کے مختصر حالات دیے ہیں۔ بعد ازاں حضرت امام قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہم کے حالات لکھے ہیں۔

Marfat.com

اس کے بعد امام جعفر صادقؓ کا ذکر مبارک ہے۔ دیگر بزرگوں کے حالات لکھنے کے بعد صفحہ ۳۲۱ سے شیرِ ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری قدس سرہ، کا ذکر شروع ہوتا ہے۔ آخر میں اعلیٰ حضرتؒ کے نو خلفائے کرام کے اسماء گرامی دیے ہیں۔ پھر آپ کی وفات کے متعلق لکھا ہے۔ مقالے کے آخر میں فہرست مآخذ دی ہے۔

(۸۴)

محمد اسحاق بھنڈر نقشبندی مجددی: ارشاداتِ شیرِ ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری (رحمتہ اللہ علیہ)، جلد ۵۸، شمارہ ۳ (مارچ ۲۰۱۳) ۹

اس میں حضرت شیرِ ربانی میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے سات ارشادات نقل کیے گئے ہیں۔ پہلے دو ذیل میں دیے جاتے ہیں:۔

☆ خواہشاتِ نفس کی پیروی سے گناہ صادر ہوتے ہیں اور نیک اعمال محض اللہ تعالیٰ کی توفیق اور رحمت سے ہوتے ہیں۔

☆ خداوند کریم نے ہر ایک چیز انسان کے لیے پیدا فرمائی مگر انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا (صفحہ۔۹)

(۸۵)

محمد امین شرقپوری: تذکار شیر ربانیؒ، جلد ۳۸، شمارہ ۷ (اگست ۱۹۹۳ء) ۵۳۔۵۴، ۵۲

اس میں بھی آپؒ کے اندازِ تربیت کا ذکر ہے۔ اور اس حوالے سے مختلف واقعات بیان کیے گئے ہیں۔

(۸۶)

محمد امین شرقپوری: تذکار شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ، بیعت، جلد ۳۸، شمارہ ۴ (اپریل

Marfat.com

۱۹۹۳ء) ۵۰۔۵۵

اس میں بیعت کا ذکر کیا ہے۔ ضرورت مرشد کی اہمیت بیان کی ہے۔ پھر اعلیٰ حضرتؒ کے حوالے سے تلاش مرشد اور حضرت بابا امیر الدین کوٹلویؒ سے بیعت کرنے کا بیان ہے۔

(۸۷)

محمد امین شرقپوری: تذکار شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ، تربیت، جلد ۳۸، شمارہ ۷ (جولائی ۱۹۹۳ء) ۵۵۔۵۸

اس قسط میں اعلیٰ حضرتؒ کے اندازِ تربیت کا بیان ہے۔ اس حوالے سے مختلف واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ ان سے سنت رسولِ کریمؐ پر عمل پیرا ہونے کی تلقین ملتی ہے۔

(۸۸)

محمد امین شرقپوری: تذکار شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ، رشد و ہدایت، جلد ۳۸، شمارہ ۶ (جون ۱۹۹۳ء) ۴۳۔۴۵

زیر نظر قسط میں اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ کے رشد و ہدایت کا طریقہ بتایا ہے اور مختلف واقعات بیان کیے ہیں۔ اس کا ماحاصل یہ ہے کہ اگر کسی سے خلافِ سنت عمل سرزد ہوتا تو بہت خفا ہوتے۔

(۸۹)

محمد امین شرقپوری: تذکار شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ، رعایت شیخ، جلد ۳۸، شمارہ ۵ (مئی ۱۹۹۳ء) ۵۱۔۵۳

اس میں احترام مرشد کا ذکر کیا ہے۔ اس حوالے سے مختلف واقعات بیان کیے

Marfat.com

ہیں۔مرشد کے لیے دستارِ مبارک جلا کر چائے بنانے کا بیان بھی ہے۔پھر خلافت کا تذکرہ کیا ہے۔

یہ مضمون نور اسلام کے شمارہ مئی ۲۰۰۱ء میں دوبارہ شائع ہوا ہے۔

(۹۰)

محمد امین شرقپوری: تذکار شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ، صبح نور، جلد ۳۸، شمارہ ۱ (جون ۱۹۹۳ء) ۴۷۔۴۹

یہ سلسلہ وار مضمون ہے۔اس میں اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ کی ولادت کے متعلق پیش گوئیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔پھر آپؒ کی ولادت اور تعلیم حاصل کرنے کا بیان ہے۔پھر بتایا ہے کہ آپؒ کے سینہ پاک سے ''اللہ ہو'' کی آواز برابر سنائی دیتی۔سبحان اللہ۔

(۹۱)

محمد امین شرقپوری: تذکار شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ، نوجوانی (قسط اول)، جلد ۳۸، شمارہ ۲ (فروری ۱۹۹۳ء) ۴۹۔۵۰

''جوانی'' کے عنوان کے تحت اعلیٰ حضرتؒ کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ آپ قبرستانوں میں چلے جاتے تھے۔ٹوٹی پھوٹی قبروں میں لیٹ جاتے تھے اور انتہائی کیف ولذت محسوس کرتے تھے۔

(۹۲)

محمد امین شرقپوری: تذکار شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ، نوجوانی (قسط دوم)، جلد ۳۸، شمارہ ۲ (فروری ۱۹۹۳ء) ۴۹۔۵۰

اس قسط میں اعلیٰ حضرتؒ کی نوجوانی کا ذکر کیا ہے۔''جوش جنوں'' کے عنوان

Marfat.com

کے تحت مختلف واقعات بیان کیے ہیں۔

(۹۳)

محمد امین شرقپوری: تذکار شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ، نوجوانی (قسط سوم)، جلد ۳۸، شمارہ ۳ (مارچ ۱۹۹۳ء) ۴۱-۴۲، ۴۷

اس قسط میں بھی اعلیٰ حضرتؒ کی نوجوانی کا ذکر ہے اور مختلف واقعات بیان کیے ہیں۔ ان میں گھوڑے کو سردی لگنے کا واقعہ، آپؒ کی احباب نوازی اور غربا پروری، آپؒ کے والد ماجد کے گھوڑے کو روکنے کا واقعہ، آپؒ کا گھر سے نکلتے وقت منہ چھپالینا، آپ کی دعا سے بارش ہونا اور گھوڑ سواری جیسے واقعات شامل ہیں۔

(۹۴)

محمد ابراہیم قصوری، صوفی: تذکار شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ، جلد ۴۰، شمارہ ۵ (مئی ۱۹۹۵ء) ۶۲

اس مضمون میں پہلے کسر نفسی اور انتہائی فنا کا بیان کیا ہے۔ اس کے بعد ذیلی عنوان ہے: فیض حدیث سے۔ پھر نسبت کی بلندی کا ذکر کیا ہے۔ یہ ایک کتاب کو مس کرنے کے بارے میں ہے۔

(۹۵)

محمد ابراہیم قصوری، صوفی: تذکار شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ، جلد ۳۹، شمارہ ۵ (مئی ۱۹۹۴ء) ۵۱-۵۲، ۶۲

زیر نظر مضمون کے شروع میں لکھا ہے کہ حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ خاموش رہنے کو بہت پسند فرماتے۔ آپ کی مجلس میں یہ اثر تھا کہ زبان خود بخود خاموش ہو جاتی تھی۔ (صفحہ ۵۱)

اس کے بعد مؤلف نے خاموشی کے متعلق مختلف روایات نقل کی ہیں۔

Marfat.com

(۹۶)

محمد ابراہیم قصوری، صوفی: تذکار شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۴۰، شمارہ ۳ (مارچ ۱۹۹۵ء) ۴۵_۴۶

اس قسط کے شروع میں معاشرتی مسائل بیان کیے ہیں اور اعلیٰ حضرتؒ اُن کا حل پیش کرتے تھے۔ پھر کسر نفسی کا بیان ہے۔ آخر میں سنت کی نگرانی کا ذیلی عنوان قائم کر کے اس کی مختصر تشریح کی ہے۔

(۹۷)

محمد ابراہیم قصوری، صوفی: تذکار شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ، آپ کے معمولات، جلد ۳۹، شمارہ ۶ (جون ۱۹۹۴ء) ۵۹_۶۲

اس قسط میں حضرت میاں صاحبؒ کے معمولات کا ذکر کیا ہے۔ اس میں حدیث جبرائیل بھی بیان کی گئی ہے۔ اس کا نام ام الاحادیث اور ام الجوامع ہے۔ مضمون نگار نے لکھا ہے۔

> یہ حدیث حدیثوں کی جڑ ہے۔ اس میں چار چیزیں جبرائیل علیہ السلام نے دریافت کیں۔ حقیقت اسلام، حقیقت ایمان، احسان و اخلاص، قیامت، جس میں سب کچھ آ گیا (صفحہ_۶۱)

مضمون کے آخر میں آپؒ کی دعا کا ذکر ہے۔

(۹۸)

محمد ابراہیم قصوری، صوفی: تذکار شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ، تربیت جلال میں جمال، جلد ۳۹، شمارہ ۱۰ (جولائی ۱۹۹۴ء) ۵۵_۵۶

Marfat.com

اس میں ڈپٹی سیّد باقر علی کا واقعہ لکھا ہے۔ اس میں جلال اور جمال کا امتزاج معلوم ہوتا ہے۔

(۹۹)

محمد ابراہیم قصوری، صوفی: تذکار شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ، توکل، جلد ۳۹، شمارہ ۹ (ستمبر ۱۹۹۴ء) ۵۲

اس میں توکل کے بارے میں مختصراً لکھا گیا ہے۔ حضرت میاں صاحبؒ نے فرمایا:۔

۔۔۔ اگر تمام مسجد آدمیوں سے اوپر نیچے بھری ہو اور ہمارے پاس کچھ نہ ہو، تو ہمیں کچھ فکر نہیں۔ سبحان اللہ یہ آپ کا توکل ہے (صفحہ۔۵۲)

اس کے بعد سخاوت کے متعلق لکھا ہے۔ اس حوالے سے بعض روایات نقل کی ہیں۔

(۱۰۰)

محمد ابراہیم قصوری، صوفی: تذکار شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ، حق گوئی وراست بازی، جلد ۴۰، شمارہ ۶ (جون ۱۹۹۵ء) ۴۹۔۵۰

زیر حوالہ قسط میں ایک مقدمہ کا ذکر ہے۔ اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت عدالت میں پیش ہوئے تھے۔ اس کا بیان ہے۔ پھر آپ کی ایک گدھے کے ساتھ شفقت کا تذکرہ ہے۔ اس کے بعد مؤلف نے اس کی وضاحت کی ہے۔

(۱۰۱)

محمد ابراہیم قصوری، صوفی: تذکار شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ، حقیقت التحیات، جلد ۴۰، شمارہ ۷ (جولائی ۱۹۹۵ء) ۴۶

Marfat.com

اس میں التحیات کی تشریح بیان کی ہے۔ آخر میں طریقۂ ذکر کے متعلق دو سطریں لکھی ہیں۔

(۱۰۲)

محمد ابراہیم قصوری، صوفی: تذکار شیر ربانیؒ عبادات، جلد ۴۰، شمارہ ۲ (فروری ۱۹۹۵ء) ۵۱۔۵۲، ۶۳

اس میں اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری کی ایک دن رات کی عبادات کا ذکر کیا ہے۔ نماز تراویح پڑھنے کا بیان بھی ہے۔ آخر میں آپؒ کی دعا کا ذکر کیا ہے۔ الفاظ یہ ہیں:۔ "آپ اکثر دعا مندرجہ ذیل کلمات سے فرمایا کرتے تھے" (صفحہ۔۶۳)

ظاہر و باطن ہو برائے خدا
چاہو خدا سے نہ سوائے خدا
دمبدم اس کی رہے جستجو
اور نہ کچھ مطلق مُطلق رہے آرزو
(صفحہ۔۶۳)

☆ یہی مضمون پہلے فروری ۱۹۹۴ء کے شمارے میں بھی شائع ہوا۔

(۱۰۳)

محمد ابراہیم قصوری، صوفی: تذکار شیر ربانیؒ، غصہ اور غیرت کا فرق، جلد ۴۰، شمارہ ۴ (اپریل ۱۹۹۵ء) ۵۱۔۵۲، ۶۳

اس کے آغاز میں لکھا ہے۔

"حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی طبیعت نہایت غیور تھی۔ جمال بصورت جلال تھا۔ ان کی طبیعت میں اس قدر غیرت تھی کہ ذرا

Marfat.com

بھی خلاف شرع کوئی عمل دیکھتے تو آپ کی طبیعت غیرت اور غصہ میں آ جاتی۔ حدیث شریف میں بھی آیا ہے۔ "الحب لِلّٰہ والبعض لِلّٰہ"۔ آپ مجسم اس حدیث کے عامل تھے" (صفحہ۔۵۱)

اس کے بعد غصہ کے بارے میں مختلف روایات بیان کی ہیں۔

(۱۰۴)

محمد ابراہیم قصوری، صوفی: تذکار شیر ربانی" ، مثالی صورت میں حج ادا کرنا، جلد ۴۰، شمارہ ۱ (جنوری ۱۹۹۵ء) ۵۱-۵۲

اس میں اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری کا مثالی صورت میں حج کرنے کا ذکر ہے۔ پھر میاں قادر بخش للیانی والے کا ایک واقعہ لکھا ہے جس میں نالے عبور کرنے کا بیان ہے۔ مضمون نگار نے لکھا ہے کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ایک وقت میں اولیاء اللہ متفرق مکانوں میں جا سکتے ہیں۔ پھر کتاب ذخیرۃ الملوک سے حضرت خواجہ علی ہمدانیؒ کا ایک واقعہ لکھا ہے۔

(۱۰۵)

محمد ابراہیم قصوری، صوفی: تذکار شیر ربانیؒ ، معمولات، جلد ۳۹، شمارہ ۱ (جنوری ۱۹۹۴ء) ۴۹-۵۰

مضمون نگار نے اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ کے بارے میں لکھا ہے:۔

حضرت قبلہ میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک والہانہ طبیعت سے سرفراز فرمایا تھا جو سراسر محبت، سراسر درد، سراسر سوز تھی۔ جس کا لازمی خاصہ بے چینی و بے قراری تھی۔۔۔ چنانچہ اکثر فرماتے تھے کہ پہلے جنون تھا۔ اب اندر چلا گیا۔ اب میں کیا کروں" (صفحہ۔۴۹)

Marfat.com

(۱۰۶)

محمد ابراہیم قصوری، صوفی: تذکار شیر ربانیؒ، ولی اللہ کا فعل خالی از حکمت نہیں، جلد ۳۹، شمارہ ۱۲ (دسمبر ۱۹۹۴ء) ۵۱-۵۲

اس میں اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ کے دو روحانی واقعات کا ذکر کیا ہے۔ دوسرے واقعہ کا ذیلی عنوان ہے: "خود نمائی سے کمال نفرت"۔ اس میں ایک آدمی مسمّی احمد دین کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

(۱۰۷)

محمد ابراہیم قصوری، صوفی: حالات حضرت خواجہ امیر الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۳۹، شمارہ ۴ (اپریل ۱۹۹۴ء) ۵۱-۵۲

اس مضمون میں حضرت اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ کے شیخ حضرت خواجہ امیر الدینؒ کے حالات مختصر طور پر لکھے ہیں۔ ان کی روحانیت کا ذکر بھی کیا ہے۔

(۱۰۸)

محمد ابراہیم قصوری، صوفی: حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ (قسط اوّل)، جلد ۲۹، شمارہ ۱-۲ (جنوری۔فروری ۱۹۸۴ء) ۲۴-۲۶

اس مضمون میں اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے عقائد بیان کیے گئے ہیں۔ اس کے بعد قضا و قدر کا ذکر ہے۔ پھر حقیقت رجا کا عنوان قائم کر کے دو فقرے لکھے ہیں۔

☆ یہی مضمون نور اسلام کے شمارہ فروری ۱۹۷۷ء میں بھی شائع ہوا تھا۔

☆ اس مضمون کی ابتداء سے پہلے صفحہ کے دائیں کونے پر گذشتہ سے پیوستہ لکھا ہوا ہے۔

Marfat.com

(۱۰۹)

محمد ابراہیم قصوری، صوفی: حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ، جلد، شمارہ ۳ (مارچ، اپریل ۱۹۷۴ء) ۲۷۔۳۳

اس مضمون کے شروع بابا امیر الدین کوٹلیؒ کی پیش گوئی کا ذکر کیا گیا ہے جو اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے ظہور سے متعلق ہے۔ آپ مادر زاد ولی تھے۔ بعد ازاں آپ کی تعلیم اور بچپن کا ذکر ہے۔ پھر آپ کی حیا کے متعلق چند سطور لکھی ہیں۔ اس کے بعد آپ کی گھوڑسواری کا تذکرہ کیا ہے۔ پھر جذبۂ محبت کا بیان ہے۔

اس مضمون کے ذیلی عنوانات یہ ہیں:۔

پیشگوئی، حضرت میاں صاحبؒ کی ولادت، حضرت میاں صاحبؒ کی تعلیم اور بچپن، حیا، فطرتی چستی (گھوڑسواری کا ذکر)، ارادہ یا قوت کا اندازہ، فقرائی محبت الحقیہ کا بیان۔

☆ یہی مضمون نور اسلام کے شمارہ مارچ۔ اپریل ۱۹۷۷ء میں بھی شائع ہوا۔

(۱۱۰)

محمد ابراہیم، صوفی (؟): حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۲۹، شمارہ ۹ (ستمبر ۱۹۸۴ء) ۲۴۔۳۳

یہ بہت مبسوط مضمون ہے۔ اس میں اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس مقالے کے ذیلی عنوانات یہ ہیں:۔

پیشگوئی (بروایت میاں عبدالرشید)، پیشگوئی (کرم شاہ صاحب کا بیان)، حضرت میاں صاحبؒ کی ولادت، حضرت میاں صاحبؒ کی

Marfat.com

تعلیم اور بچپن، فطرتی چستی (گھوڑے کی سواری کا شوق)، ارادہ یا قوت کا اندازہ، فقراتی محبت الحقیہ کا جوش، جذبۂ محبت، اشاعت کتب، حق گوئی، اصلاح کا جوہر، کسر نفسی، سنت کی نگرانی، حق گوئی و راست بازی، محبت عامہ۔

☆ یہی مضمون نور اسلام کے شمارہ مارچ ۱۹۸۲ء میں بھی شائع ہوا تھا۔

(۱۱۱)

محمد اسحاق بھنڈر نقشبندی مجددی: ارشادات حضرت میاں شیر محمد رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۵، شمارہ ۳ (مارچ ۲۰۱۳ء) ۹

☆ خواہشات نفس کی پیروی سے گناہ صادر ہوتے ہیں اور نیک اعمال محض اللہ کی توفیق اور رحمت سے ہوتے ہیں۔

☆ خداوند کریم نے ہر ایک چیز انسان کے لیے پیدا فرمائی، مگر انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔

(۱۱۲)

محمد انور قمر شرقپوری: امراء بردر فقراء، اذان، جلد ۴۳، شمارہ ۱ (جنوری ۱۹۹۸ء) ۵۷۔۶۳

اس میں بابا احمد دین، المعروف نمازی بابا یا حاجی بابا، کا واقعہ تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ بابا احمد دین بچپن میں اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے مرید ہو گئے تھے۔ آپ نے ان کو شہد کھانے کی نصیحت کی تھی اس لیے کہ اس سے دل مضبوط ہوتا ہے۔ پھر حضرت میاں صاحبؒ کے روحانی واقعہ کو بیان کیا ہے جس میں آپؒ نے کہا تھا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جب سکھوں کے گوردواروں میں اذانیں دی جائیں گی۔ اس کی تفصیل بابا جی کی

Marfat.com

زبانی بیان کی گئی ہے۔ بابا جی راجہ جنگ کے رہنے والے تھے جہاں سکھ مسلمانوں کو بلند آواز سے اذان نہیں دینے دیتے تھے۔

(۱۱۳)

محمد انور قمر شرقپوری: امراء بر در فقراء، ایک مرد درویش پولیس افسر، جلد ۴۱، شمارہ ۹ (ستمبر ۱۹۹۶ء) ۵۱۔۶۳

یہ بابو خدا بخش تھانیدار (م ۱۹۸۰ء) کی شخصیت کے متعلق ہے۔ ان کی اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ سے عجیب انداز میں ملاقات ہوئی تھی۔ ملاقات کے اگلے دن شرقپور شریف میں حاضر ہوئے اور اپنی گستاخی کی معافی مانگی۔ میاں صاحبؒ نے شفقت کا اظہار کیا۔ ان کا گھوڑا چوری کا چارہ نہیں کھاتا تھا۔ اس گھوڑے کا ذکر بھی قدرے تفصیل سے زیر حوالہ مضمون میں کیا گیا ہے۔ یہ بہت دلچسپ اور سبق آموز واقعہ ہے۔

☆ یہی مضمون نور اسلام کے شمارہ مئی ۲۰۰۹ء میں بھی شائع ہوا۔

(۱۱۴)

محمد انور قمر شرقپوری: امراء بر در فقراء، دامانِ فیض، جلد ۵۵، شمارہ ۲ (فروری ۲۰۱۰ء) ۵۵۔۶۲

اس قسط میں اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ کا ایک روحانی واقعہ لکھا ہے جو بابا محمد ابراہیم، ساکن قلعہ گوجر سنگھ، لاہور سے متعلق ہے۔ جوانی میں بابا جی کی زندگی گناہوں میں بسر ہو رہی تھی۔ ان کی چار مربع زمین تھی۔ سب گروی رکھی گئی۔ ہرنیاں (فتق) کے مرض میں مبتلا ہو گئے۔ آخر قسمت نے یاوری کی۔ اعلیٰ حضرتؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے (مع دیگر دو دوستوں کے)۔ حضرت میاں صاحبؒ کی خدمت میں بابا جی حاضر ہوتے رہے۔ مرض سے آرام آ گیا۔ زمین بھی دوبارہ قبضے میں آ گئی۔ حضرت میاں صاحبؒ کی

Marfat.com

شفقت سے باباجی کی زندگی بدل گئی۔ اس واقعہ کی تفصیل اس مضمون میں بیان کی گئی ہے۔

(۱۱۵)

محمد انور قمر شرقپوری: امراء بردر فقراء، کنارا بھی سہارا بھی، جلد ۴۲، شمارہ ۱ (اکتوبر ۱۹۹۷ء) ۴۷۔۶۱

اس قسط میں لکھا ہے کہ قادا ڈاکو میاں قادر بخش کس طرح بن گیا۔ یہ قصہ بہت دلچسپ ہے۔ قادا ایک ڈاکو تھا اور اپنے گروہ کا سرغنہ بھی۔ مضمون نگار نے لکھا ہے:۔

ان لوگوں (لٹیروں) میں میاں صاحبؒ کا ذکر اس نسبت سے تھا کہ میاں صاحبؒ کے پاس اس قدر مہمان آتے ہیں۔ ان کی خدمت میں جو اتنا زیادہ خرچ کرتے ہیں یقیناً ان کی کئی تجوریاں بھری ہوئی ہوں گی۔ یہ لوگ میاں صاحبؒ کے خزانے لوٹنا چاہتے تھے اولاً ان لوگوں نے ان کی تجوریوں کا پتہ لگانا تھا پھر ڈاکہ یا چوری کا پروگرام بنانا تھا۔ (صفحہ۔۵۴)

اس کام کی ذمہ داری قادا ڈاکو کے سپرد ہوئی کہ وہ پتہ کرے کہ اتنی دولت کہاں سے آتی ہے؟ کہاں رکھی جاتی ہے؟ اس دولت تک ہمارے ہاتھ کس طرح پہنچ سکتے ہیں؟ چنانچہ قادا ڈاکو مہمان کی حیثیت سے شرق پور شریف میں آیا (صفحہ ۵۴۔۵۵)۔ اعلیٰ حضرتؒ کی خدمت میں قادا ڈاکو میاں قادر بخش بن گیا۔ اس کی تفصیل اس قسط میں موجود ہے۔

(۱۱۶)

محمد انور قمر شرقپوری: امراء بردر فقراء، گلاب جا من، جلد ۴۳، شمارہ ۱۰ (جنوری ۱۹۹۸ء) ۴۹۔۵۸

Marfat.com

شرقپور شریف کے گلاب جامن بہت مشہور ہیں۔ ان کو تیار کرنے کی ابتداء اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے ارشاد پر امام دین (ساکن شرقپور شریف) نے کی۔ اس کی شادی بھی اعلیٰ حضرت نے کروائی۔ ایسے گلاب جامن اور کہیں نہیں ملتے۔ اس واقعہ کی پوری تفصیل اس قسط میں دی گئی ہے۔ اعلیٰ حضرت کے وصال کے بعد حضرت ثانی صاحبؒ کے دور میں حاکم علی نے بھی حضرت ثانی صاحبؒ کے ارشاد پر یہ کام شروع کیا۔ اس کی دکان بھی خوب چمکی۔ حضرت ثانی صاحبؒ کا انتقال ۱۹۵۷ء میں ہوگیا۔ فخر المشائخ کے فرمانے پر فیض محمد نے گلاب جامن شروع کیے۔ اس کا کاروبار بھی چلا۔

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

(۱۱۷)

محمد انور قمر شرقپوری: امراء بر در فقراء، مرد ملے تے مرض گواوے، جلد ۴۵، شمارہ ۵ (مئی ۲۰۰۰ء) ۵۵-۵۹

زیر نظر قسط میں محمد علی کے حالات لکھے ہیں۔ ۱۹۱۵ء کے لگ بھگ شیخ برادری کے ایک لڑکے کا نام تھا جو مسجد میاں صاحب (اعلیٰ حضرت) میں قرآن مجید پڑھا کرتا تھا۔ میاں صاحب مسجد میں پڑھنے والے بچوں کو اکثر دیکھا کرتے تھے۔ آپ کا دیکھنا ان کی سیرت کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتا تھا۔ محمد علی میں اچھے اوصاف پیدا نہ ہو سکے۔ اس کی مالی پریشانی کو دیکھتے ہوئے میاں صاحبؒ نے اس کو پانچ کلیوں والی کپڑے کی ٹوپی بنانا سکھائی۔ اس کو اس کام میں مہارت حاصل ہوگئی اور مالی حالت اچھی ہوگئی۔ پھر ایک ایسا وقت آیا کہ اس نے حضرت صاحبؒ کی توجہ سے چائے کی پیالی میں حج کے مناظر دیکھے۔ بعد ازاں ۱۹۱۸ء میں شرقپور شریف میں انجمن اسلامیہ کے تحت اسلامیہ پرائمری سکول کام کر رہا تھا۔ سکول کی

Marfat.com

انتظامیہ نے بچوں کو قرآن پاک پڑھانے کے لیے شیخ محمد علی کی خدمات حاصل کر لیں۔ اس طرح وہ ماسٹر محمد علی یا مولوی محمد علی پکارے جانے لگے۔

(۱۱۸)

محمد انور قمر شرقپوری: امراء بر در فقراء، ''نگاہ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں''، جلد ۳۸، شمارہ ۱۰ (اکتوبر ۱۹۹۳ء) ۳۹۔۴۷

اس مضمون کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:۔

''مرد کامل کی بارگاہ میں حاضری سے رسوائیاں خوش بختی میں بدل جاتی ہیں۔ علامہ اقبالؒ کی زندگی کا ایک روشن پہلو'' (صفحہ۔۳۹)

اس مضمون میں علامہ محمد اقبالؒ کی اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ سے ملاقات کا ذکر کیا ہے۔ اس کو بہت دلچسپ اور دلآویز انداز سے بیان کیا گیا ہے۔ اقبالیات کے حوالے سے یہ بہت اہم اور معلوماتی مضمون ہے۔

(۱۱۹)

محمد انور شرقپوری نقشبندی مجددی: حدیث نقشبنداں، حضرت بابا خواجہ امیر الدینؒ کوٹلہ شریف پیر و مرشد اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ، جلد ۴۶، شمارہ ۷ (جولائی ۲۰۰۱) ۵۵۔۵۹

زیر نظر مضمون اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ شرقپوری کے شیخ خواجہ امیر الدین کوٹلویؒ کے متعلق ہے۔ بابا جی امیر الدین کوٹلویؒ حضرت سید امام علی شاہ صاحبؒ مکان شریفی کے مرید تھے۔ خواجہ صاحبؒ نے سوا سو سال عمر پائی۔ آپ کا انتقال ۹ ذی قعدہ ۱۳۸۱ھ کو ہوا اور کوٹلہ شریف میں دفن ہوئے۔

Marfat.com

(۱۲۰)

محمد خالد نقشبندی مجددی، ڈاکٹر: رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ارشادات، حضرت میاں شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۵۸، شمارہ ۵ (مئی ۲۰۱۳) ۳۰-۳۱

اس میں اعلیٰ حضرتؒ کے دس ارشادات دیے گئے ہیں۔ یہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہیں۔ ان میں پہلے دو درج ذیل ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا پتہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہی دیا۔

☆ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل و اعلیٰ ہیں اور سب انبیاء علیہم السلام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات ہیں۔

(۱۲۱)

محمد رفیق شرقپوری: ارشادات و تعلیمات شیرِ ربانی رحمتہ اللہ علیہ، توحید کے متعلق ارشادات، جلد ۵۷، شمارہ ۱۱ (نومبر ۲۰۱۲ء) ۷-۹

اس مضمون مین توحید کے متعلق ارشادات کو درج کیا گیا ہے۔ ان میں سے چند کو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جانو۔

۲۔ جب خداوند کریم کو حاضر و ناظر جانتے ہو تو پھر اس کی نافرمانی کیوں کرتے ہو؟ اور جو کہے کہ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر نہیں وہ کافر ہے۔

۳۔ کلمہ پڑھنے کو تو پڑھتے ہیں لا الٰہ الا اللہ مگر اس پر عمل نہیں کرتے معاذ اللہ۔

Marfat.com

۴۔ دل و جان جو تمہارے پاس ہے۔ یہ اللہ کی امانت ہے۔

۵۔ قرآن پاک کا تہائی حصہ ذات باری تعالیٰ کی توحید کے متعلق ہے۔ (صفحہ۔ ۷، ۸، ۹)

(۱۲۲)

محمد عارف اظہر، پروفیسر: حضرت میاں صاحب شرقپوریؒ، جلد ۲۴ (اولیائے نقشبند نمبر جلد دوم) شمارہ ۳۔ ۴ (مارچ۔ اپریل ۱۹۷۹ء) ۳۳۵۔ ۳۴۴

مقالہ نگار کا ایک اقتباس ذیل میں دیا جاتا ہے۔ اس سے حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے فضائل و کمالات پر قدرے روشنی پڑتی ہے۔

۔۔۔ دنیائے اسلام میں لاکھوں ہستیاں ہو گزری ہوں گی اور گزرتی رہیں گی جو ولایت کے بلند درجہ پر فائز ہوں۔ لیکن اس درجہ کی ہستی جو ان اوصاف یگانہ اور کمالاتِ منفردانہ کی مالک ہو، محال نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ اوصاف تھے تو یگانہ، اخلاق تھے تو فاضلانہ، کمالات تھے تو جداگانہ، کشف و کرامات اور تصرف والقاء کا یہ انداز تھا کہ ہر ایک دیکھنے والا حیرت میں آجاتا تھا اور پوری تشفی کے بعد اپنے ایمانی تیقن کو اسی درجہ پر دیکھتا تھا جس درجہ پر متقدمین اپنے اندر دیکھا کرتے تھا۔ گو سائنس اور فلسفہ نے موجودہ دور کی باطن بین آنکھوں کو اندھا کر رکھا تھا لیکن جب کوئی حاضرِ خدمت ہو جاتا تو آپ کا نورِ ولایت اس کے تمام حجابات ظلماتی فوراً دور کر دیتا اور آنِ واحد میں اپنے تمام نفسانی ذمائم کو داغہائے سیاہ کی طرح اپنے وجود کے اندر ایک ایک کر کے دیکھ پاتا اور از سر نو نورِ اسلام سے اکتساب کی خاطر تڑپ جاتا (صفحہ۔ ۳۳۶)۔

☆ یہی مضمون نور اسلام کے شمارہ فروری ۲۰۰۲ء میں پھر شائع ہوا۔

Marfat.com

(۱۲۳)

محمد عارف اظہر، پروفیسر: خلفائے حضرت میاں صاحب، جلد ۲۴ (اولیائے نقشبند نمبر جلد دوم) شمارہ ۳-۴ (مارچ-اپریل ۱۹۷۹ء) ۳۶۵-۳۸۲

یہ مقالہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے معروف خلفاء کے حالات پر مشتمل ہے۔ مقالہ نگار لکھتے ہیں:۔

حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے احیائے سنّت اور ترویجِ شریعت کی خاطر اپنے جانشین مقرر فرمائے اور مختلف علاقوں میں فیض رسانی کے لیے ان کو ذمہ داریاں سونپ دیں تاکہ ترسیلِ فیض کا سلسلہ جو کہ سیدّنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سے شروع ہوا، مختلف وسائل سے سرزمینِ شرقپور شریف میں پہنچا تھا اس کے اجراء میں رکاوٹ نہ پیدا ہو جائے۔ الحمد للہ! آپ کے فیض یافتگان آج بھی اسی طرح نقشبندی فیض دنیا کو عطا فرما رہے ہیں۔ وہ شخصیات جنہوں نے آپ سے کسبِ فیض کیا، ان کے حالات زندگی مختصراً پیش خدمت ہیں۔ (صفحہ-۳۶۵-۳۶۶)

اس مضمون میں شامل خلفاء کے اسمائے گرامی یہ ہیں:۔

۱۔ سیدنا قبلہ ثانی لاثانی حضرت میاں غلام اللہ رحمتہ اللہ علیہ۔

۲۔ حضرت صاحبزادہ سیدّ مظہر قیوم صاحب رحمتہ اللہ علیہ۔

۳۔ حضرت قبلہ حاجی عبد الرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ۔

۴۔ حضرت سیدّ محمد اسمٰعیل شاہ صاحب رحمتہ اللہ المعروف حضرت کرمانوالے

Marfat.com

۵۔حضرت سید نور الحسن شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ۔

۶۔صاحبزادہ حضرت محمد عمر صاحب رحمتہ اللہ علیہ بیربلوی۔

۷۔حضرت میاں رحمت علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ۔

راجا رشید محمود کا یہ قطعہ مقالہ کے آخر میں لکھا گیا ہے:۔

خلفائے حضرت شیر محمد شرقپوری علیہ الرحمہ

سعیٔ زہد و اِتّقا آخر ثمرور ہو گئی
فضلِ خالق سے وہ سب مدّاحِ احمد ہو گئے
جو مقدّر کے سکندر اور قسمت کے دھنی
خوشہ چینِ حضرت شیر محمد ہو گئے

(صفحہ۔۳۸۲)

(۱۲۴)

محمد عمر بیربلوی، صاحبزادہ: ایک آرزو، جلد۱۴ (شیر ربّانی نمبر) شمارہ ۶۔۷ (جون۔جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۳۸۔۱۳۹،۱۴۱

اس مضمون میں صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی نے اس آرزو کا اظہار کیا ہے:۔

گو انقلاب (الحقیقت) اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنا نمونہ آپ ہے۔مسائل تصوف و عرفان کے لیے ایک مکمل دستور اپنے اندر رکھتی ہے اور حضرتِ عالم میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے عرفان و ہدایت کا ایک کامل نقشہ پیش کر دیتی ہے، لیکن یہ علمی کتاب ہے جس سے ہر ایک

Marfat.com

آدمی فائدہ اٹھا نہیں سکتا۔ پھر اس میں وہ جامعیت نہیں جس جامعیت کے حالات و واقعات کی ہمیں آئندہ نسلوں کے لیے ضرورت ہے۔ اس کے لیے میری بڑی خواہش اور آرزو ہے کہ حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے حالات و واقعات اور سوانح حیات کاملہ اب ایک کامل ترتیب سے لکھے جاویں اور عہد بعہد کے مفصل حالات جتنے مل سکیں ان کو جمع کیا جاوے اور اجتماعی قوت اور پورے مشورے سے اسے مکمل کیا جائے۔ اگر چہ ایک عرصہ ہی کیوں نہ گزر جائے۔ میں خود کچھ نہیں کر سکتا کیوں کہ قویٰ معطل ہو چکے ہیں اور نسیان غالب ہے۔ اگر پیر بھائی اس فریضۂ طریقت کے مرتب کرنے کے لیے تیار ہو گئے تو میں بھی تیار ہو سکتا ہوں۔ اس سے پہلے اپنی یہ خواہش حضرت قبلہ مرشدم میاں غلام اللہ صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں بھی پیش کر چکا ہوں کہ جب تک آپ کامل توجہ سے یہ بوجھ خود نہ اٹھائیں، یہ کام مکمل نہیں ہو سکتا۔ (صفحہ۔ ۳۹، ۴۱)

(۱۲۵)

محمد عمر بیربلوی، صاحبزادہ: انقلاب الحقیقۃ (قسط اول) جلد ۲، شمارہ ۱۰ (اکتوبر ۱۹۵۶ء) ۳۷۔۴۲

زیر حوالہ مضمون میں حضرت صاحبزادہ محمد عمر صاحب نے اپنی ان دنوں کی خود نوشت لکھی ہے جب وہ مرشد کی تلاش میں تھے۔ انہوں نے اس حوالے اپنے سفر کا ذکر بھی کیا ہے اور مختلف علماء وصوفیاء سے ملاقات کا حال بھی لکھا ہے۔ مولانا محمد عالم آسی

Marfat.com

(م۱۹۴۴ء) سے امرتسر میں ملاقات کا ذکر بھی کیا ہے۔ آخر شرقپور شریف گئے تا کہ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ کی زیارت سے مشرف ہوسکیں۔ آخر میاں صاحبؒ سے ملاقات ہوئی۔ اعلیٰ حضرتؒ نے صاحبزادہ صاحب سے چند سوالات کیے۔ جب معلوم ہوا کہ صاحبزادہ صاحب حافظ غلام مرتضیٰ صاحبؒ کے پوتے ہیں تو فرمایا: "پھر تو بابے کا نور ہے"۔ حالات کچھ اس طرح رونما ہوئے کہ صاحبزادہ صاحب کو ایک رات شرقپور شریف میں ٹھہرنا پڑا۔ یہ قسط اتنے واقعات پر ختم ہو جاتی ہے۔ اندازِ بیان بہت دلچسپ اور دلآویز ہے۔

(۱۲۶)

محمد عمر بیربلوی، صاحبزادہ: انقلاب الحقیقۃ (قسط دوم) جلد۲، شمارہ۱۲ (دسمبر۱۹۵۶ء) ۱۷۔۲۰

اس قسط میں تصوف کی چند اصطلاحات کی وضاحت کی ہے۔ پھر تربیت اور تربیت عملی کے ذیلی عنوانات لکھے ہیں اور اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ کے چند واقعات لکھے ہیں۔ یہ عملی تربیت سے متعلق ہیں۔

(۱۲۷)

محمد عمر بیربلوی، صاحبزادہ: بارگاہِ ربّانی رحمتہ اللہ علیہ میں شرفِ باریابی، جلد۳۵، شمارہ ۹ (ستمبر۱۹۹۰ء) ۳۴۔۴۳، ۷۵

اس مضمون میں صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی نے اپنی کیفیت بیان کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ سے ملاقات کا حال بیان کیا ہے۔ یہ بہت دلچسپ ہے۔ مضمون نگار کی "آپ بیتی" کا انداز بہت دلآویز اور پرکشش ہے۔ آخر میں میاں صاحب کے ایک روحانی تصرف کا حال بھی بیان کیا ہے۔

(۱۲۸)

محمد عمر بیربلوی، صاحبزادہ: حالات زندگی قطب العالم میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ،

Marfat.com

جلد ۱۴، شمارہ ۶ ـ ۷ (جون ـ جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۲۱ ـ ۱۲۸

زیر حوالہ مضمون میں مقالہ نگار صاحبزادہ محمد عمر بیر بلوی نے اپنی تعلیم اور مرشد کی تلاش کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے مولانا محمد عالم آسیؒ (م ۱۹۴۴ء) سے ملاقات کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:۔

واپسی پر امرتسر اپنے مکرم دوست مولانا الکل فاضلِ بے بدل مولوی محمد عالم صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا (صفحہ ـ ۱۲۴)

پھر صاحب مضمون نے حضرت میاں شیر محمد شرقپوری علیہ الرحمتہ سے ملاقات کا ذکر بہت دلچسپ انداز میں کیا ہے۔

(۱۲۹)

محمد عمر بیر بلوی، صاحبزادہ: حضرت میاں شیر محمد رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۱۴ (شیر ربانی نمبر)، شمارہ ۶ ـ ۷ (جون ـ جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۴۱ ـ ۱۴۴

اس مضمون میں تصوف کی اصطلاحات فنا و بقا اور جلال و جمال کی علمی انداز میں تشریح کی ہے۔ اور پھر ان کا اطلاق اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ اور حضرت مولانا بیر بلوی پر کیا ہے۔ صاحبزادہ صاحب نے اعلیٰ حضرتؒ کے متعلق لکھا ہے:۔

میں نے انقلاب الحقیقہ میں لکھا ہے کہ حضرت قبلہ میاں رحمتہ اللہ علیہ کا جمال ذاتی تھا اور جلال عارضی۔ جمال اندر تھا اور جلال باہر۔ جمال باطن تھا اور جلال ظاہر۔ اس لیے آپ کی خدمت میں جو بھی حاضر ہوا، خالی واپس نہ آیا۔ جلال کی وجہ سے تصرفات اور کرامات ظاہر ہوتے تھے اور جمال کی وجہ سے باطن فیوضات باطنی سے بھرپور ہو جاتے

Marfat.com

تھے۔ بلکہ اندر اندر تمام جمالی طبیعت تھی۔۔۔(صفحہ۔۱۴۳)

(۱۳۰)

محمد عمر بیر بلوی، صاحبزادہ: خانقاہ شرقپور شریف، جلد۱۲، شمارہ۶ (جون۔۱۹۶۶ء) ۷۔۸

اس تحریر میں صاحبزدہ محمد عمر بیر بلوی صاحب نے لکھا ہے کہ خانقاہ شرقپور شریف زندہ خانقاہ ہے۔ اس کے شروع سے ایک اقتباس ذیل میں دیا جاتا ہے۔ یہ ۱۹۶۶ء کے قریب کے حالات کے متعلق ہے۔

> حضرت شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کا دربار جب سے حکومت نے اپنی تحویل میں لیا ہے، کچھ پُر رونق عُرس نہیں رہا اور نہ ہی متوسلین کو کچھ خوشی ہوئی ہے۔ کیونکہ شرقپور شریف ایک زندہ خانقاہ ہے۔ حضرتؒ کے بھائی کی اولاد سجادہ نشین ہے اور عوام و خواص کو اپنے سجادہ نشین سے محبت و عقیدت ہے۔ حالات کے مطابق انتظام نہایت اعلیٰ تھا۔ درس جس کی بنیاد حضرت ثانی صاحب نور اللہ مرقدہ نے رکھی تھی جس کے اندر علماء و فضلاء پیدا ہو رہے ہیں اور اپنے مسلک صوفیت کے مبلغ اور دینی علوم کے ماہر برابر بڑھ رہے ہیں اور اخراجات کثیرہ سے مدرسہ برابر چل رہا ہے۔۔۔(صفحہ۔۷)

آخر میں حکومت کے لیے چند تجاویز دی ہیں۔ یہاں پر یہ لکھنا ضروری ہے کہ اب مدرسہ بہت اچھے انداز سے چل رہا ہے دیگر رفاہ و فلاح عامہ کے کام بھی بخوبی انجام پذیر ہو رہے ہیں۔ یہ سجادہ نشین حضرت فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری کی کوششوں کا نتیجہ ہے اور ان کے روحانی فیض کا اثر ہے۔

Marfat.com

(۱۳۱)

محمد معروف احمد شرقپوری نقشبندی مجددی: ارشادات اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۴۹، شمارہ ۱۲ (دسمبر ۲۰۰۴ء) ۲۳-۲۴

اس میں اعلیٰ حضرتؒ کے بائیس ارشادات دیے گئے ہیں۔ ان میں سے چند ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:۔

☆ آپؒ ہر نماز میں گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھنے کی تلقین فرماتے اور نماز تہجد کی پہلی رکعت میں پانچ مرتبہ سورہ اخلاص اور دوسری رکعت میں تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھنے کی تاکید فرماتے۔

☆ نماز پڑھو یہ تمہیں بے حیائی سے بچائے گی اور بدعت سے پرہیز کرو۔

☆ لا کی تلوار سے جب تک فنا نہ ہوا الا اللہ تک نہیں پہنچ سکتا۔

☆ منہ مغرب کی طرف کرنا ہی کمال نہیں ایسا تو دوسری قومیں بھی کرتی ہیں بلکہ کمال اس میں ہے کہ توحید اور رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس طرح جانو جس طرح جاننے کا حق ہے (صفحہ۔ ۲۳-۲۴)

☆ یہی ارشادات نور اسلام کے شمارہ اگست ۲۰۰۶ء میں بھی شائع ہوئے۔

(۱۳۲)

محمد معروف احمد شرقپوری نقشبندی مجددی: ارشادات اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۵۰، شمارہ ۲ (فروری ۲۰۰۵ء) ۵۵-۵۸

چند اقوال ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:۔

۱۔ جو شخص کسی دوسرے کے ساتھ حسد اور بغض رکھتا ہے وہ خود گھاٹے

Marfat.com

میں ہے۔ دوسروں کے ساتھ نیکی کر، خدا تعالیٰ تیرے ساتھ مہربانی فرمائے گا۔

۲۔ قاضی مطلق کا حکم ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلہ پر راضی ہوگا، اللہ تعالیٰ بھی اس پر راضی ہوگا۔

۳۔ دنیا کی حرص چھوڑ دو ورنہ خوار ہو جاؤ گے۔

۴۔ کسی پر ظلم نہ کرو حقوق العباد کا خاص دھیان رکھنا چاہیے۔

۵۔ اپنے سے کم تر کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو (صفحہ ۵۵، ۵۶، ۵۷)

(۱۳۳)

محمد نعیم عصمت: سالانہ عرس مبارک حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ و حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی بتاریخ ۳۰ جنوری ۲۰۱۱ء بروز اتوار بعد از نماز ظہر تا مغرب بمقام جامع مسجد ابوبکر چرچ سٹریٹ ہڈرزفیلڈ، یو کے، جلد ۵۶، شمارہ ۴ (اپریل ۲۰۱۱ء) ۴۳۔۵۰

اس روداد کی تاریخ و مقام انعقاد کا ذکر عنوان میں ہی کر دیا گیا ہے۔ روداد میں مقررین کے اسمائے گرامی اور ان کے بیان کا مختصر ذکر کیا گیا ہے۔

(۱۳۴)

محمد نور اللہ نقشبندی، قاضی: سرزمین شرقپور شریف، جلد ۵۶، شمارہ ۷ (جولائی ۲۰۱۱ء) ۵۹۔۶۱

اس مضمون کے آغاز میں شرقپور شریف کی تاریخ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ پھر حضرت میاں شیر محمدؒ شرقپوری کی وجہ سے اس کی شہرت کا ذکر کیا ہے اور آپؒ کے مختصر حالات

Marfat.com

بھی لکھے ہیں۔ مضمون نگار نے آخر میں اور روحانی شخصیات کے نام بھی لکھے ہیں جو اس خطہ کی زمین میں محو استراحت ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں:۔

حضرت بابا ہاشم شاہ سندھیؒ، حافظ محمد یعقوب چشتی المعروف حجرہ والی سرکارؒ، حضرت میاں امانت علی المعروف ہرنی شاہؒ، سید حافظ محمد شفیع المعروف شاہ بخاریؒ، حافظ محمد اسحاق قادریؒ، خواجہ محمد سعید چشتیؒ، حضرت معصوم شاہؒ، حضرت بابا محکم دین (مجذوبؒ)، حضرت قبلہ میاں غلام اللہ ثانی لا ثانیؒ، حضرت میاں غلام احمد شرقپوریؒ (صفحہ۔۶۱)

اب حضرت میاں خلیل احمد شرقپوریؒ بھی اسی خطہ میں محو استراحت ہیں (مرتب)

(۱۳۵)

محمد یٰسین قصوری نقشبندی: شرقپور شریف کی نقشبندی خانقاہ کی تبلیغی خدمات، جلد ۵۱ (پچاس سالہ گولڈن جوبلی نمبر) شمارہ ۱۱۔۱۲ (نومبر، دسمبر ۲۰۰۶ء) ۳۲۹۔۳۳۲

زیر حوالہ مضمون کے صفحہ ۳۲۹ کے پہلے پیراگراف میں حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کی تبلیغی خدمات کا مختصر ذکر کیا ہے۔ یہ علمی اور تبلیغی میراث آگے منتقل ہوئی۔ حضرت ثانی صاحبؒ کی خدمات کا ذکر بھی اسی پیرا میں کیا ہے۔ پھر تحریر کیا ہے کہ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ، حضرت شیر ربانی شرقپوریؒ اور حضرت ثانی لا ثانیؒ شرقپوری کے سجادہ کے امین ہیں۔

(۱۳۶)

محمد یوسف، ڈاکٹر کرنل: عکسی نقل مکتوبات اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمتہ اللہ

Marfat.com

علیہ، جلد ۱۴ (شیر ربانی نمبر) شمارہ ۶-۷ (جون۔جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۱۷

اس مکتوب کے نیچے یہ عبارت لکھی ہے:۔

یہ مکتوب گرامی حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے ڈاکٹر صاحب موصوف کو دسمبر ۱۹۲۴ء میں ولایت بھیجا تھا (صفحہ ۷۷)۔اسی صفحہ پر دو اور خطوط کے عکس بھی دیے گئے ہیں۔

(۱۳۷)

محمد یوسف، ڈاکٹر: صحیفہ گرامی کا فوٹو، جلد ۹، شمارہ ۵ (مئی ۱۹۶۳ء) ۲۹-۳۲

اس مضمون کے شروع (صفحہ ۲۸) پر اس مکتوب گرامی کا عکس دیا گیا ہے جو حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ نے بنام ڈاکٹر محمد یوسف ۱۹۲۴ء کے ماہ دسمبر میں ولایت بھیجا تھا۔

صفحہ ۲۹ سے ڈاکٹر محمد یوسف صاحب کا مضمون شروع ہوتا ہے۔اس میں انہوں نے ان واقعات کو بیان کیا ہے جو انھیں ولایت میں پیش آئے۔وہ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے گئے تھے، لیکن جب ان کو حضرت میاں صاحبؒ کا مذکورہ مکتوب ملا تو وہ تعلیم مکمل کیے بغیر واپس آ گئے۔ایک دن گھر ٹھہر کر شرقپور شریف میں خدمت عالی میں حاضر ہوئے۔اس روز جمعہ تھا۔اگلے روز حضرت میاں صاحبؒ سے جو مکالمہ ہوا وہ بہت دلچسپ ہے۔اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے اپنی ترقی کے بارے میں لکھا ہے۔آخر میں آپؒ (اعلیٰ حضرتؒ) کے چند روحانی واقعات کا ذکر بھی کیا ہے۔اس مضمون میں حضرت میاں صاحب کی اس توجہ اور دعا کا ذکر کیا گیا ہے جو ڈاکٹر محمد یوسف کی ترقی کا باعث بنی۔

☆ یہی مضمون نور اسلام کے شمارہ مئی جون ۱۹۷۵ء اور اپریل ۱۹۷۷ء میں بھی شائع ہوا۔پھر یہی مضمون نور اسلام کے شمارہ نومبر ۱۹۸۲ء میں بھی شائع ہوا۔

Marfat.com

(۱۳۸)

مقبول جہانگیر: آفتابِ ولایت (قسط اول)، جلد۴۲، شمارہ۴ (اپریل ۱۹۹۷ء) ۵۳۔۶۲، ۲۸

زیرِ نظر مضمون میں اعلیٰ حضرتؒ کے سوانحی حالات تحریر کیے گئے ہیں۔ ابتداء میں آپ کے آباؤ اجداد کے متعلق لکھا ہے۔ پھر آپ کی پیدائش کا بیان ہے۔ بعدازاں خواجہ امیر الدین کوٹلویؒ سے بیعت ہونے کا ذکر ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت میاں صاحبؒ سنتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہونے کی سختی سے تاکید کرتے تھے۔ آپؒ کے روحانی تصرفات کے بارے میں بھی تحریر کیا ہے۔

(۱۳۹)

مقبول جہانگیر: آفتابِ ولایت (قسط دوم)، جلد۴۲، شمارہ ۵ (مئی ۱۹۹۷ء) ۴۱۔۴۸، ۴۰

اس قسط میں آپؒ کے معمولات کا بیان ہے۔ آپ نماز پنجگانہ باجماعت کی تاکید فرماتے تھے۔ لوگوں کے جھگڑوں کو خوش اسلوبی سے طے کروا دیتے۔ اعلیٰ حضرتؒ زیادہ تر خاموش رہتے اور خاموشی کو پسند کرتے تھے۔ آپؒ موٹا لباس پہنتے۔ نماز تراویح بیس رکعت سے ادا کرتے۔ علماء سے رغبت کے ساتھ ملتے تھے۔ میاں صاحبؒ کبھی کسی مسلمان پر کفر کا فتویٰ نہ لگاتے۔ آپ کو ذاتی شہرت اور تعریف ناپسند تھی۔ فتوحات کو حاجت مندوں میں تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ علامہ اقبالؒ کی آپ سے ملاقات کا حال بھی لکھا ہے۔ مضمون کے آخر میں اعلیٰ حضرتؒ کی بیماری کے متعلق لکھا ہے اور آپ کی وفات کا ذکر کیا ہے۔ مضمون کو اسی شعر پر ختم کیا ہے:۔

هرگز نمیرد آن که دلش زنده شد بعشق
ثبت است بر جریدهٔ عالم دوامِ ما

Marfat.com

(۱۴۰)

مہر دین: اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۱۴ (شیر ربانی نمبر) شمارہ ۶۔۷ (جون۔جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۳۹۔۱۴۰

اس تحریر میں لکھا ہے کہ مہر دین (ریٹائرڈ ٹیچر ساکن پانڈوکی، لاہور) ۱۹۲۱ء میں اعلیٰ حضرتؒ کی خدمت میں بیعت ہونے کے لیے حاضر ہوئے۔ بیعت کا واقعہ لکھا ہے۔ اس کے بعد آپ کے چند روحانی واقعات کا ذکر کیا ہے۔

(۱۴۱)

نامعلوم۔ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددیؒ، جلد ۴۴، شمارہ ۶ (جون ۱۹۹۹ء) ۴۷۔۵۲

یہ مضمون نور اسلام کے مذکورہ شمارہ میں بشکریہ روزنامہ جرات شائع ہوا۔ اس میں حضرت میاں صاحبؒ کے حالات لکھے ہیں۔ پہلے حضرت خواجہ امیر الدینؒ کی پیش گوئی کا ذکر کیا ہے۔ پھر آپؒ کے بچپن کے حالات لکھے ہیں۔ آپؒ کی گھوڑ سواری کے شوق کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ بھی بتایا ہے کہ آپؒ قبرستان میں جایا کرتے تھے۔ آپؒ کو مساجد بنانے کا شوق تھا۔ اس کے بعد آپؒ کے بیعت ہونے کا بیان ہے۔ آپؒ کی تعلیمات کا ذکر بھی کیا ہے بالخصوص نماز پنجگانہ باجماعت کی تاکید کرتے اور خلاف شرع حرکتوں پر سخت تنبیہ کرتے تھے۔ بعد ازاں آپؒ کی بیماری اور وفات کا ذکر کیا ہے۔ مضمون کے آخر میں حوالہ جات درج کیے ہیں۔

(۱۴۲)

نامعلوم۔ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددیؒ، جلد ۱۸، شمارہ ۴ (ستمبر ۱۹۷۳ء) ۱۱۔۱۳

Marfat.com

اس مضمون میں اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو مختصر طور پر بیان کیا ہے۔ مضمون نگار نے لکھا ہے کہ "حضرت میاں صاحب کی زندگی کو دیکھیں تو ایک ہشت پہلو ہیرا نظر آئے گا" (صفحہ۔۱۱)۔ یہ بھی لکھا ہے کہ آپ کو تمام سلاسل میں نسبت حاصل تھی۔ مزید لکھا ہے کہ آپؒ اسلام کے سپاہی اور شیدائی تھے۔ آخر میں آپ کی وفات کا بیان ہے۔ شرقپور شریف میں آپ کا مزار پر انوار ہے۔

(۱۴۳)

نامعلوم۔ حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ، جلد۱۴، شمارہ۹ (ستمبر ۱۹۶۹ء) ۱۵۔۱۶، ۳۰

اس مضمون میں پہلے اعلیٰ حضرت کے آباء و اجداد کا ذکر مختصر طور پر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت بابا امیر الدین کوٹلویؒ سے بیعت کا بیان ہے۔ بعد ازاں آپؒ کے چند روحانی واقعات کا تذکرہ ہے۔ یہ واقعات اعلیٰ حضرتؒ کے تصرفات میں آتے ہیں۔

(۱۴۴)

نجم نعمانی، سید: شیر ربانی میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ، جلد۷، شمارہ۹ (ستمبر ۱۹۶۱ء) ۵۔۱۰

اس مضمون کے شروع میں شرقپور شریف کے بارے میں لکھا ہے۔ ایک اقتباس ذیل میں دیا جاتا ہے:۔

> لاہور سے بیس میل کے فاصلہ پر مغرب کی طرف ایک پر رونق اور بابرکت بستی ہے۔ یہی ہے وہ مبارک قصبہ جس کی ارضِ پاک کو شیر ربانی، عاشق یزدانی، مجدد عصر، قطب زماں حضرت قبلہ میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جائے پیدائش و رہائش اور آخری آرام گاہ ہونے کا فخر حاصل ہوا۔ یہ قصبہ شرقپور شریف کے نام سے مشہور ہے۔ شاید ہی کوئی

Marfat.com

ایسا شخص ہوگا جس نے حضرت ممدوح کی عالمگیر ولایت کی شہرت نہ سنی ہو۔ ہر سال ربیع الاول کے مہینے سالانہ عرس کے موقع پر سرزمین شرقپور، ہزاروں بلکہ لاکھوں شیدائیوں کے ہجوم سے کچھا کھچ بھری ہوتی ہے اور لوگ اس عاشق صادق کے آستانہ عالیہ پر پروانہ وار حاضر ہوکر اکتساب فیض کرتے ہیں۔ ایک چشمۂ فیض عام ہے جو جاری ہے۔ اور طالبان شوق گوہر مقصود سے اپنی اپنی جھولیاں بھرتے ہیں۔ ہم اس مبارک تقریب کے موقع پر حضرت قبلہ میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مختصر حالات مبارکہ تبرکا قارئین کے لیے پیش کرتے ہیں (صفحہ۔۵)

اس کے بعد یہ ذیلی عنوانات قائم کیے ہیں: ولادت اور حسب نسب، لڑکپن اور ابتدائی تعلیم، نوجوانی اور جوش جنوں، بیعت اور خلافت، تبلیغ دین، فرمودات، معمولات، اشاعتِ دین، رحلت۔

یہ مضمون بہت علمی اور معلوماتی ہے۔

(۱۴۵)

نذیر احمد شرقپوری، ڈاکٹر: اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۵۴، شمارہ ۳ (مارچ ۲۰۰۹ء) ۵۵۔۶۱

اس مضمون کے آغاز میں بابا امیر الدین کوٹلویؒ کی پیش گوئی کا ذکر کیا گیا ہے۔ نیز ایک مجذوب کا ذکر بھی کیا ہے جو حضرت میاں صاحبؒ کی جائے پیدائش کے گرد چکر لگایا کرتا تھا۔ پھر آپؒ کی پیدائش اور ابتدائی تعلیم کا ذکر کیا ہے۔ آپ کی خوش نویسی کا بطورِ خاص بیان کیا ہے۔ بعد ازاں آپ کا سراپا لکھا ہے۔ پھر آپ کے لباس کے متعلق معلومات درج کی

Marfat.com

ہیں۔ مزید برآں آپؒ کے کھانے کے انداز کا بیان بھی ہے۔ اس کے بعد کتابوں کی اشاعت اور مفت تقسیم کا ذکر ملتا ہے۔ پھر آپ کے توکل کے متعلق تحریر کیا ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ آپ جمعہ ادا کرنے کے لیے خاصا اہتمام کرتے تھے۔ آخر میں آپ کے وصال کا بیان ہے۔ مضمون کے آخر میں حوالے بھی دیے ہیں۔

☆ یہی مضمون نور اسلام کے شمارہ فروری ۲۰۱۰ء میں بھی شائع ہوا۔ اس کا عنوان ہے: ''مختصر حالات حضرت شیر ربانی رحمتہ اللہ تعالیٰ''۔

(۱۴۶)

نذیر احمد شرقپوری، ڈاکٹر: حضرت خواجہ امیر الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۵۷، شمارہ ۱۰ (اکتوبر ۲۰۱۲ء) ۴۳۔۴۴

اس مضمون میں حضرت میاں شیر محمد نقشبندیؒ کے شیخ خواجہ امیر الدین کوٹلویؒ کے حالات انتہائی مختصر الفاظ میں لکھے گئے ہیں۔ شیخؒ اور خلیفہؒ کا باہمی ربط بھی بیان گیا ہے۔

(۱۴۷)

نذیر احمد شرقپوری، ڈاکٹر: حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۴۶، شمارہ ۶ (جون ۲۰۰۱ء) ۴۵۔۵۰، ۶۲

زیر حوالہ مضمون کے شروع میں لکھا ہے کہ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل نمونہ تھے۔ ''خزینۂ معرفت'' کے حوالے سے لکھا ہے:۔

> ۔۔۔فرمایا کرتے مسلمان وہ ہے جو غیر مشروع فعل کو دیکھے تو شمشیرِ برہنہ بن جائے۔ اس میں اپنے اور بیگانے کو برابر جانے۔ آپ ظاہر اور باطن

Marfat.com

میں یکساں تھے۔ خلوت اور جلوت میں ایک ہی کیفیت طاری رہتی۔ آپؒ
نے قلیل عرصہ میں اتباعِ سنت کی روح تازہ کر دی (صفحہ۔۴۵)

اس کے بعد مضمون نگار نے "اتباع سنت کی چلتی پھرتی تصویر" ذیلی عنوان قائم کیا ہے اور اس حوالے سے مختلف واقعات بیان کیے ہیں۔ سیرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مثالیں دی ہیں اور اس ضمن میں اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ کے معمولات سے مثالیں بیان کی ہیں۔ آپؒ کے طریق رشد و ہدایت کا ذکر بھی کیا ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ اعلیٰ حضرتؒ نے مساجد تعمیر کروانے میں خصوصی توجہ دی۔ آپؒ کے وصال کے بعد جن خلفاء نے اسلام کی خدمت کی ان کے نام بھی لکھے ہیں۔ آخر میں یہ ذیلی عنوان دیا ہے: "شرقپور شریف کا فیضان"۔ اس کے ذیل میں اعلیٰ حضرتؒ، حضرت ثانی صاحبؒ اور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری اور ان کے صاحبزادگان کی خدمات کا ذکر کیا ہے۔

(۱۴۸)

نذیر احمد شرقپوری، ڈاکٹر: حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ اور حسن اخلاق، جلد ۵۸، شمارہ ۲ (فروری ۲۰۱۳ء) ۹_۲۱

اس مضمون کا مرکزی نکتہ سنت کی پیروی ہے۔ مضمون نگار اس کے شروع میں لکھتے ہیں:۔

> حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کو سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق تھا۔ آپ کی عادات و اطوار، حرکات و سکنات سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس تھیں۔ گفتار، رفتار، لباس، پوشاک، کھانے پینے میں سنت کی خوشبو آتی تھی اور سنت کا نقشہ ہر مقام پر دیکھنا

Marfat.com

پسند فرماتے تھے۔ خلاف سنت امور سے آپ کو سخت نفرت تھی۔ اپنے والہانہ جذبہ محبت سے اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ذوق و شوق اور ایسا سوز و درد اور ایک ایسی اتباع کامل کا ماحول پیدا ہو گیا تھا کہ شرقپور شریف آنے جانے والے اور آپؒ سے تعلق رکھنے والوں کے چہرے اپنی مثال آپ تھے (صفحہ۔۹)

بعد میں سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مثالیں دے کر حضرت میاں شیر محمد رحمتہ اللہ علیہ کے معمولات کا ذکر کیا ہے۔

(۱۴۹)

نذیر احمد شرقپوری، ڈاکٹر: حیات شیرِ ربّانی رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۵۰، شمارہ ۱۱ (نومبر ۲۰۰۵ء) ۴۷۔۵۲

یہ دراصل سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربّانی رحمتہ اللہ علیہ کے سلسلے کا ایک مضمون ہے جو "حیات شیر ربانی" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس کے ذیلی عنوانات درج ذیل ہیں:۔

تیمارداری، سادگی، انکساری، محفلِ ذکر، مسنون عمل، زیارت قبور۔

(۱۵۰)

نذیر احمد شرقپوری، ڈاکٹر: حیات شیر ربّانی رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۵۰، شمارہ ۱۲ (دسمبر ۲۰۰۵ء) ۴۲۔۴۴

یہ تحریر بھی درحقیقت "سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربّانی رحمتہ اللہ علیہ" کے سلسلے کا ایک مضمون ہے۔ یہ "حیات شیر ربانی" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس کے ذیلی عنوانات ذیل میں دیے جاتے ہیں:۔

Marfat.com

ایصالِ ثواب، مرض الوفات، وفاتِ اقدس۔

اس مضمون کا اختتام اعلیٰ حضرتؒ کی وفات پر ہوتا ہے۔ پہلے رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کی وفات کا بیان ہے۔

(۱۵۱)

نذیر احمد شرقپوری، ڈاکٹر: روداد خصوصی اجلاس مورخہ ۵۔ اپریل ۲۰۰۹ (روداد اجلاس بہ سلسلۂ "انوارِ شیر ربانی")، جلد ۵۴، شمارہ ۶ (جون ۲۰۰۹ء) ۵۹۔۶۱

یہ اجلاس جناب پروفیسر بشیر احمد صدیقی کے گھر منعقد ہوا تھا۔ اس کی صدارت فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی نے کی تھی۔ اس کے شروع میں شرکاء کے اسمائے گرامی دیے گئے ہیں۔ اس تحقیقی منصوبے کا نام "جہان شیر ربانی" سے بدل کر "انوارِ شیرِ ربانی" رکھا گیا۔ اس روداد کے ذیلی عنوانات یہ ہیں: ۱۔ مشاورتی کمیٹی ۲۔ نگران کمیٹی ۳۔ رابطہ کمیٹی ۴۔ متفرق امور کمیٹی ۵۔ آرٹیکل ریڈنگ کمیٹی ۶۔ کمپوزنگ اینڈ پرنٹنگ کمیٹی ۷۔ کمیٹی برائے فنڈز ۸۔ مواد اکٹھا کرنے والی کمیٹی۔ آخر میں لکھا ہے کہ اس کام کی ہفتہ وار پروگریس رپورٹ (Progress Report) پیش کی جایا کرے گی۔

(۱۵۲)

نذیر احمد شرقپوری، ڈاکٹر: سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۴۹، شمارہ ۴ (اپریل ۲۰۰۴ء) ۵۹۔۶۲

اس کے شروع میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ اس کے بعد اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ کے متعلق بتایا ہے کہ آپ سراپا سنت کا نمونہ تھے۔ ذیل کا اقتباس اس کی وضاحت کرتا ہے۔

Marfat.com

۔۔۔آپ (حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ) سراپا سنت کا نمونہ تھے۔ آپؒ کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، کھانا پینا، لین دین، اوڑھنا پہننا، دیکھنا بھالنا، نہانا دھونا غرض کہ ہر عمل عین سنت کے مطابق تھا۔ بڑے علماء اور سنت کے دعویدار جب آپؒ سے ملتے تو پکار اٹھتے کہ ہمارے تو خالی دعوے ہی دعوے ہیں۔ سنت کا صحیح نمونہ دیکھنا ہو تو شرقپور شریف میں جا کر دیکھیں۔ آپؒ کی اکسیرِ صحبت سے مسجدوں، بازاروں، دفتروں، کھیتوں، دکانوں، کارخانوں، حکومت کے ایوانوں اور غریبوں کی جھونپڑیوں میں آپؒ کے ملنے والے سنت کا چلتا پھرتا نمونہ بنے رہتے۔ آج بھی آپؒ کے ملنے والے ایک نظر میں پہچان لیے جاتے ہیں۔۔۔ (صفحہ ۶۲)

(۱۵۳)

نذیر احمد شرقپوری، ڈاکٹر: سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۴۹، شمارہ ۶ (جون ۲۰۰۴ء) ۵۳۔۵۶

اس قسط میں سنت کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کا ذکر کیا ہے۔ پھر علامہ محمد اقبال کا یہ شعر لکھا ہے:۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا ہم لوح و قلم تیرے ہیں
(صفحہ۔۵۳)

(۱۵۴)

نذیر احمد شرقپوری، ڈاکٹر: سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۴۹، شمارہ ۹ (ستمبر ۲۰۰۴ء) ۴۵۔۴۷

اس قسط میں اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ کے بچپن کے متعلق لکھا ہے اور اس

Marfat.com

کا تعلق سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جوڑا ہے۔ مضمون کے آخر میں قرآن مجید پڑھتے وقت آپؒ کے رونے کا ذکر کیا ہے۔

(۱۵۵)

نذیر احمد شرقپوری، ڈاکٹر: سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۵۰، شمارہ ۵ (مئی ۲۰۰۵ء) ۴۵-۵۲

اس قسط میں مختلف واقعات بیان کیے گئے ہیں جن میں اعلیٰ حضرتؒ نے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سختی سے عمل پیرا ہونے کی ہدایت کی۔ نماز کی صف بندی کے متعلق بھی لکھا ہے۔ لباس کے بارے میں بھی ایک ذیلی عنوان قائم کیا ہے اور پاپوش (نعلین) کے متعلق بھی تحریر کیا ہے۔

(۱۵۶)

نذیر احمد شرقپوری، ڈاکٹر: سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۵۰، شمارہ ۶ (جون ۲۰۰۵ء) ۴۵-۵۲

اس قسط کے ذیلی عنوانات یہ ہیں:۔

نماز اشراق، ہلکا پھلکا ناشتہ، نماز چاشت، قیلولہ، ذرا ذرا سی نیکی، اوّل وقت میں نماز ظہر پڑھنا، اوّل وقت میں نماز عصر پڑھنا، مسجد میں آنا، دعا عبادت کا مغز، نماز اوابین، عشاء کی نماز

(۱۵۷)

نذیر احمد شرقپوری، ڈاکٹر: عظیم سنت مطہرہ داڑھی شریف کی اہمیت، جلد ۵۳، شمارہ ۱۰ (اکتوبر ۲۰۰۸ء) ۴۱-۵۶

زیر حوالہ مضمون میں داڑھی کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ اس کی ابتدا میں ایسی احادیث و روایات بیان کی ہیں جو اس عظیم سنت مطہرہ کی اہمیت پر دلالت کرتی ہیں۔ اس

Marfat.com

کے بعد اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ کے حوالے بہت سے واقعات لکھے ہیں جو اس موضوع سے متعلق ہیں۔ ایک اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ سنت اور شریعت کی خلاف ورزی کو ناپسند فرماتے تھے۔ داڑھی جو شعائر اسلامی میں سے ایک بہت بڑا شعار اور سنت مؤکدہ ہے کے منڈوانے والوں سے ملاقات نہیں فرماتے تھے اور اگر کسی داڑھی منڈوانے یا کترانے والے سے ملاقات ہو جاتی تو اس کی اصلاح بڑے حسین انداز سے فرما دیتے تھے (صفحہ۔۴۵)

زیر نظر مضمون میں اعلیٰ حضرتؒ سے علامہ اقبالؒ کی ملاقات کا ذکر بھی کیا ہے۔

(۱۵۸)

نذیر احمد شرقپوری، ڈاکٹر: مختصر حالات حضرت شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۵۵، شمارہ ۲ (فروری ۲۰۱۰ء) ۴۷۔۵۳

یہ وہی مضمون ہے جو اس مجلے کی جلد ۵۴، شمارہ ۳ (مارچ ۲۰۰۹ء) میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کو دوبارہ شائع کیا گیا ہے۔ مذکورہ شمارہ میں اس کا عنوان: "اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ" ہے۔ یہ اس شمارہ کے صفحات: از ۵۵ تا ۶۱ پر موجود ہے۔

(۱۵۹)

نعمت اللہ: روداد یوم سیدنا صدیقِ اکبرؓ و عرس حضرت مجدد الف ثانیؒ و اعلیٰ حضرت شیرِ ربانیؒ، جلد ۵۵، شمارہ ۱۲ (دسمبر ۲۰۱۰ء) ۵۷۔۶۱

اس میں مذکورہ عرس مبارک کی روداد بیان کی گئی ہے۔

(۱۶۰)

نعیم عصمت: روداد سالانہ عرس مجدد الف ثانیؒ و حضرت میاں شیرِ ربانیؒ، جلد ۵۴، شمارہ ۱۰

Marfat.com

(اکتوبر ۲۰۰۹ء) ۵۱۔۶۰

یہ تقریب ۲۶ جولائی ۲۰۰۹ کو بمقام سنہری مسجد لوئر شیرف سٹریٹ راچڈیل (Rochdale) قبل از نماز عصر تا عشاء منعقد ہوئی۔اس میں مقررین کے نام دیے گئے ہیں اوران کے بیان کو مختصر انداز میں تحریر کیا گیا ہے۔آخر میں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ کی منقبت درج کی گئی ہے۔یہ مسدس کے انداز میں ہے۔اس کے بعد حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے دو روحانی واقعات تحریر کیے گئے ہیں۔

(۱۶۱)

وقار انبالوی: عرس حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ، سلسلۂ نقشبندیہ کے صوفی کامل، جلد۳، شمارہ۹۔۱۰ (ستمبر۔اکتوبر۱۹۵۷ء) ۴۵۔۴۶

یہ عرس حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ کے متعلق رپورٹ ہے۔اس میں چند سطور اعلیٰ حضرتؒ کے مزار کے متعلق لکھی ہیں۔اس کے بعد سلسلہ نقشبندیہ کا تعارف کروایا گیا ہے۔علمی اعتبار سے یہ بہت اہم ہے۔اس رپورتاژ کے آخر میں حضرت میاں شیر محمدؒ کے متعلق ایک پیرا لکھا ہے۔اس سے ایک اقتباس ذیل میں نقل کی جاتا ہے:۔

> حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ اسی سلسلے کے نامور بزرگ ہیں اور ان کو دیکھنے والے بہت سے بزرگ اطراف لاہور وشرقپور میں زندہ ہیں۔ان کے وصال پر ابھی کوئی چوتھائی صدی ہی گزری ہے۔حضرت میاں صاحب شرقپور میں راعی قبیلہ کے ایک کھاتے پیتے گھرانے میں پیدا ہوئے۔لیکن تجرید وتفرید اور ترکِ علائق دینوی ان کا شروع ہی سے شیوہ تھا، اس لیے تمام تعلق توڑ کر محض اللہ کے ہو رہے، گھر بار، زمین، باغ

Marfat.com

کھیت کھلواڑہ وہ کسی طرف توجہ نہ فرماتے تھے۔ تمام عمر یاد الٰہی اور استغراق اور نسیان ماسوا اللہ میں گزار دی۔۔۔ عرس پر بہت دور دور سے لوگ شرقپور آتے ہیں اور یہ قصبہ جو دس بارہ ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ ربیع الاول کے ابتدائی ہفتے مرجعِ خلائق بن جاتا ہے۔ فقرائے نقشبند، خلفائے حضرت میاں صاحبؒ و دیگر شائقین جوق در جوق کھچے چلے آتے ہیں۔ مجھے شرقپور شریف کے نواح میں آباد ہوئے تین سال گزرے ہیں۔ پہلے سال تو مجھے عرس کی تاریخوں کا پتہ بھی نہ لگا، دوسرے سال میں نے عرس دیکھا اور تفتیش حال کی لگن لگی، اور اس وقت سے اب تک برابر ٹوہ میں لگا رہتا ہوں، میرا ارادہ ہے کہ حضرت میاں صاحبؒ کے حالاتِ زندگی پر ایک کتاب شائع کروں (صفحہ۔۴۶)

Marfat.com

منظومات (مناقب حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ)

Marfat.com

(۱)

اکبر علی شرقپوری: منقبت درشان قیومی زمانی شیرِ ربّانی رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۳۵، شمارہ ۹ (ستمبر ۱۹۹۰ء) ۳۰

بنیا شرقپور شریف مرکز تجلیاں دا کرم کر گئے شاہ حسین ایتھے
امیر الدین دا جانی سبحان اللہ دید کرن نوں ترسدے نین ایتھے

☆☆☆

شیرِ حق نے نظر عنایت کیتی امام علی دے نورالعین ایتھے
اکبر بھرے جھولیاں فیض دِیاں جلوے نُورِ سرہندی دے پَین ایتھے

دوسری، مقبت کا عنوان: "لجپال جوڑی" ہے۔

دونویں وقت دے قطب سبحان اللہ سوہنے وچہ درجے بے مثال دونویں
آفتاب ولایت دے فلک اُتے سچے سچے تے اُچے فقیر دونویں

☆☆☆

اکبر عزیز الدین دے لال نوری دنیا وچہ ہوئی بے مثال جوڑی
قبلہ شیرِ ربّانیؒ تے لاثانیؒ دا نے آکھدے نے لجپال جوڑی

☆ یہی منقبت نور اسلام کے شمارہ اگست ۱۹۹۵ء میں دوبارہ شائع ہوئی۔

(۲)

امیر الدینؒ، خواجہ: شجرۂ نقشبند، جلد ۱۴ (شیرِ ربّانی نمبر) شمارہ ۶۔۷ (جون۔جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۷۶

اے خدا مجھ پر عطا کر باطفیلِ مصطفےٰؐ
واسطے صدیق اکبرؓ ہے اوہ صادق بے ریا

☆☆☆

Marfat.com

ہے امیرالدینؒ فدا سب عاشقان اللہ پر
عشق اپنی ذات کا عنایت ایس پر

(۳)

انور، لطیف: حضرت میاں شیر محمد رحمتہ اللہ علیہ شرقپوری، جلد ۱۴ (شیرِ ربانی نمبر) شمارہ ۶-۷ (جون-جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۷۵

تعیّن ہو سکے گا کیا سرور عشق کی حد کا
زبانِ کلک پر ہے تذکرہ شیر محمد کا

☆☆☆

چلو انور وہاں دنیا کی حسرت کو ڈبو آئیں
ملوّث ہم بھی ہیں لیکن منوّر ہم بھی ہو آئیں

☆ یہی منقبت نور اسلام کے شمارہ اکتوبر ۱۹۷۲ء میں بھی شائع ہوئی۔
یہی منقبت شمارہ مئی، جون ۱۹۷۵ء میں بھی شائع ہوئی۔

(۴)

ثمر، عبدالکریم: حضرت میاں شیر محمد رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۳، شمارہ ۳، ۴ (اپریل ۱۹۵۷ء) ۴۸

نفس کی آمد و شد سلسلہ روحِ مقیّد کا
فروغ زندگی ہے تذکرہ شیرِ محمد کا

☆☆☆

اسی گلشن میں پیہم رحمتوں کے پھول کھلتے ہیں
یہیں سے بادۂ عرفان کے جرعات ملتے ہیں

Marfat.com

(۵)

دائم، دائم اقبال: شیر حقؒ (در مدح حضرت قبلہ و کعبہ حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ شرقپوری)، جلد ۳، شمارہ ۵ (مئی ۱۹۵۷ء) ۴۹

آئی عید میلاد شریف والی عالیشان حضور پُر نور دی اے
گوندل بار تھیں چیر بینڈے ڈٹھی پاک مجلس شرقپور شریف دی اے

☆☆☆

شیرِ حقؒ دے پاک دربار اندر شالا میری سلامی منظور ہووے
دائم آپ دا دائم اقبال روشن اک کرم دی نظر منظور ہووے

(۶)

رضا، پروفیسر محمد اکرم: شیرِ ربانی قندیل ایمانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۳۵، شمارہ ۹ (ستمبر ۱۹۹۰ء) ۴۹

بہارِ بے خزاں ہے گلستان شیر محمد کا
پیامِ زندگی ہے آستاں شیر محمد کا

☆☆☆

نرالی زندگی پھر سے رضا اسلام نے پائی
اُڑا جب پرچمِ عالی نشاں شیر محمد کا

(۷)

ضیاء القادری، مولانا شاہ: شیرِ ربانی، جلد ۸، شمارہ ۳ (مارچ ۱۹۶۲ء) ۱۲

۲۵ مارچ ۱۹۶۱ء کی ایک سہانی اور مبارک شب میں، آرام باغ کراچی میں،

Marfat.com

شہسوار طریقت، حامئ شریعت، شیرِ ربانی، عاشق یزدانی، اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کا عرس مبارک ہوا۔ اس پر یہ منقبت پڑھی گئی (ادارہ)

یہ فیض حضرت غوثِ زماں نظر آیا
جمالِ شیر محمد عیاں نظر آیا

☆☆☆

ضیا جناب محمد شفیع کے دم سے
یہ اجتماعِ مبارک یہاں نظر آیا

یہ منقبت نورِ اسلام کے شیرِ ربانی نمبر (جون، جولائی ۱۹۶۹ء) میں بھی شائع ہوئی۔ اس کا پہلا شعر اس طرح ہے:۔

یہ فیض حضرتِ غوثِ زماں نظر آیا
جمال شیر محمد عیاں نظر آیا

(۸)

ضیاء القادری: قطب دوراں، جلد ۱۴ (شیرِ ربانی نمبر)، شمارہ ۶۔۷ (جون۔جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۶۸

قطب عصر و قطب دوراں شیخ لاثانی ہو تم
شیر حق شیر محمد شیر یزدانی ہو تم

☆☆☆

دو ضیا کو بھی تبرک اپنے عرس پاک کا
نور باطن کا یہ طالب نور ربانی ہو تم

Marfat.com

(۹)

ضیاء القادری، مولانا شاہ: مرتضیٰ شیرِ خدا شیرِ یزدانی ہوتم، جلد ۷، شمارہ ۱۱ (نومبر ۱۹۶۱ء) ۱۰

۲۵ مارچ ۱۹۶۱ء کی ایک سہانی رات اور مبارک شب میں، آرام باغ کراچی میں، شہسوار طریقت، حامئ شریعت، عارف دوراں، امام مجلس عرفان شیرِ ربانی، عاشق یزدانی اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کا عرس مبارک زیر صدارت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری ہوا جس میں سفیر عراق حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی مدظلہ جو حضور غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہیں، نے خود بنفس نفیس شرکت فرمائی۔ اور ضیاء القادری بدایونی نے حضرت شیرِ ربّانی میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے حضور یہ ہدیہ عقیدت پیش کیا۔ (ادارہ)

قطب عصر و قطب دوراں شیخ لاثانی ہو تم
شیرِ حق شیر محمد شیر یزدانی ہو تم

☆☆☆

دو ضیا کو بھی تبرک اپنے عرس پاک کا
نور باطن کا یہ طالب، نور ربانی ہو تم

☆ چونکہ اس اندراج میں تعارفی نوٹ دیا گیا ہے، اس لیے اس کو دوبارہ شامل کردیا ہے۔

(۱۰)

ضیاء القادری بدایونی، مولانا شاہ: ہدیۂ عقیدت بہ حضور شہسوار طریقت حامئ شریعت حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ شرقپوری، جلد ۱۴ (شیرِ ربّانی نمبر) شمارہ ۶۔۷

Marfat.com

(جون۔جولائی ۱۹۶۹ء)۱۶۲

جہانِ فقر کے سلطان میاں شیر محمدؒ ہیں
امامِ مجلسِ عرفاں میاں شیر محمد ہیں

☆☆☆

ضیا نورِ شفیع حشر سے معمور ہے سینہ
چراغِ مجلسِ خوباں میاں شیر محمدؒ ہیں

یہ منقبت بعنوان: "ہدیہ عقیدت بہ حضور شہسوار طریقت و حامیٔ شریعت حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ" نور اسلام کے شمارہ نومبر ۱۹۶۱ء میں بھی شائع ہوئی۔

(۱۱)

عزیز حاصل پوری: شرقپور شریف، جلد ۱۴ (شیرِ ربانی نمبر) شمارہ ۶۔۷ (جون۔جولائی ۱۹۶۹ء)۱۸۲

امینِ الفت وحدت ہے شرقپور شریف
حریمِ عشقِ رسالت ہے شرقپور شریف

☆☆☆

یہ کم ثبوت نہیں اقتدار کا اس کے
عزیز اہل محبت ہے شرقپور شریف

(۱۲)

عزیز حاصل پوری: شیرِ ربّانی، جلد ۸، شمارہ ۱ (جنوری ۱۹۶۲ء) ۱۲

۸ مئی ۱۹۶۱ء بمطابق ۲۲ ذیقعد ۱۳۸۱ھ کو مسجد پیپل والی میں زیر صدارت

Marfat.com

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری اعلیٰ حضرت شیرِ ربّانی میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا عرس مبارک ہوا جس میں یہ منقبت پڑھی گئی (ادارہ)

میاں شیر محمد شیر ملت، شیرِ ربّانی
ولی شیر دل، شیر ولایت، شیرِ ربّانی

☆☆☆

ملے اذن حضوری اب عزیز مضمحل کو بھی
اِسے بھی ہے تمنائے زیارت شیرِ ربّانی

(۱۳)

علی محمد، حکیم: "شیرِ ربانی"، جلد۲، شمارہ۴ (اپریل ۱۹۵۶ء) ۱۰

حمد خدا نعتِ نبی بعدش بگویم حالِ خود
حالِ چہ گویم قاریا کایں بگذرد احوالِ ما

☆☆☆

کن بند ایں قصہ علی سوزِ ترا انجام نے
خواں قل ہو اللہ فاتحہ بر روحِ اقدسِ پیر ما۔

☆یہی منقبت نور اسلام کے شیرِ ربّانی نمبر (جون۔ جولائی ۱۹۶۹ء) میں بھی شائع ہوئی۔

(۱۴)

فقیر: منقبت در مدح حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ، جلد۲۴، شمارہ ۱۱ (نومبر ۱۹۸۹ء) ۳۸

اے سلسلۂ عظمت اسلاف کے سرتاج
ملّت ترے انفاس کرم سے ہوئی بیدار

☆☆☆

Marfat.com

حاضر ہے ترے در پہ جگر خستہ فقیر آج

ثانیؒ کے طفیل اس پہ نگاہِ کرم اک بار

(۱۵)

فیضان، فیض رسول: خدا کے ترجمان شیر محمد، جلد ۴۰، شمارہ (جنوری ۱۹۹۵ء) ۶۲

خدا کے ترجماں شیر محمد

نبی کے راز داں شیر محمد

☆☆☆

مجھے فیضان اس نسبت پہ ہے ناز

میرا دل میری جاں شیر محمد

(۱۶)

قادری: نذر عقیدت، جلد ۱۴ (شیرِ ربانی نمبر) شمارہ ۶-۷ (جون-جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۶۷

قطب دوراں سر گروہ سالکاں شرقپور

پیر پیراں شیخ اعظم عارفان شرقپور

☆☆☆

ہے سلام قادری کا بھی سر تسلیم خم

سر جھکاتے ہیں جہاں سب سروران شرقپور

(۱۷)

قدر آفاقی، ابوالبقا: خورشید ولایت (میاں شیر محمد شرقپوریؒ)، جلد ۴۵، شمارہ ۶ (جون ۲۰۰۰ء) ۴۶

Marfat.com

خورشید ولائت دنیا میں جب چمکا شیر محمدؒ کا
الحاد کے بادل چھٹنے لگے بجا ڈنکا شیر محمدؒ کا

☆☆☆

کیا لطف قدر گر منہ سے فقط تعریف کریں اس ہستی کی
ہے لطف جبھی خود پیش کریں ہم نقشہ شیر محمدؒ کا

(۱۸)

قدر آفاقی، ابولبقا: در منقبت شیرِ ربّانی میاں شیر محمد شرقپوریؒ اور پیر ثانی لاثانی سیّدی مرشدی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ، جلد ۵۳، شمارہ ۳ (مارچ ۲۰۰۸ء)، ۶۲

بہہ رہا ہے بن کے دریا شیرِ ربّانی کا فیض
فصل شادابی کا چشمہ ثانیؒ لاثانیؒ کا فیض

☆☆☆

شیرِ ربّانی قدر پر مشفق و صد مہرباں
پیرِ لاثانیؒ نوازش ہا کا بحر بیکراں۔

☆ یہی منقبت نور اسلام کے شمارہ اپریل ۲۰۰۴ء میں بھی شائع ہوئی تھی۔

(۱۹)

قدر آفاقی، ابوالبقا: منقبت ''مشمولہ'': میاں شیر محمد شرقپوری اور اتباع قرآن وسنت'' از قاری فیض رسول نقشبندی، نظر ثانی قدر آفاقی، مشمولہ نور اسلام، جلد ۴۸، شمارہ ۵ (مئی ۲۰۰۳ء) ۵۲-۵۸

یہ منقبت صفحہ ۵۶ پر موجود ہے۔ اس کا پہلا اور آخری شعر ذیل میں نقل

Marfat.com

کیا جاتا ہے:۔

غُلام مصطفیٰؐ شیرِ محمدؒ
فقیرِ پُر غِنا شیرِ محمدؒ

☆☆☆

قدر پر بھی کرم ہے خاص ان کا
شفیق و خوش عطا شیرِ محمدؒ

(۲۰)

لق لق، حاجی: دربار شرقپور شریف، جلد ۸، شمارہ ۸ (اگست ۱۹۶۲ء) ۱۰

شاہنشہوں کی شاہ ہے سرکارِ شرقپور
ہمدوش بام عرش ہے دربارِ شرقپور

☆☆☆

لَق لَق جسے ہو مایۂ عرفان کی تلاش
وہ آ کے دیکھے کوچہ و بازار شرقپور

☆ یہی منقبت نور اسلام کے شمارہ اگست ۱۹۶۳ء میں بھی شائع ہوئی۔ یہی منقبت نور اسلام کے شیرِ ربانی نمبر (جون، جولائی ۱۹۶۹ء) میں بھی شامل ہے۔

(۲۱)

مسلم، بی اے: اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ، جلد ۱۴ (شیرِ ربانی نمبر) شمارہ ۶۔۷ (جون۔جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۷۲

شیر محمدؒ قطب یگانہ
اعلیٰ حضرت پیر یگانہ

☆☆☆

Marfat.com

کیجیے قبول از راہِ مروت
خادم مسلم کا نذارانہ

☆ یہی منقبت نور اسلام کے شمارہ اکتوبر ۱۹۷۲ء میں بھی شائع ہوئی۔

(۲۲)

محمد شریف، حکیم: مدح اعلیٰ حضرت قطب الاقطاب جناب میاں شیر محمد صاحب نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ زینت شرقپور شریف، جلد ۴، شمارہ ۱۱ (نومبر ۱۹۵۸ء) ۳۹

حضرت شیرِؒ محمد نقشبندی با خدا
قطبِ دوراں شیر یزداں ماہتاب پر ضیاء

☆☆☆

رحمت حق جاوداں بادا بروح پیر ما
از شریف عاصی و جملہ طالبان است این دعا

(۲۳)

محمد طفیل مصطفوی: آفتابِ ولایت، جلد ۱۴ (شیرِ ربّانی نمبر) شمارہ ۶۔۷ (جون۔جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۷۹

مرحبا شیر محمدؒ آفتاب اولیاء
مرحبا اے عاشق صادق حبیبِ کبریا

☆☆☆

Marfat.com

مرحبا محبوبِ حق کے شرقپور والے حُسین
مرحبا گلزارِ احمدؐ میں ہے چرچا آپؒ کا

(۲۴)

محمود، محمد اسلم: منبع انوار، جلد۱۴(شیرِ ربّانی نمبر) شمارہ ۶۔۷ (جون۔جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۷۱

مکیں ہے شرقپور شریف میں شیرِ ربّانی
انہیں کے دم قدم سے رحمتوں کی ہے فراوانی

☆☆☆

نگاہِ فضل ہو جائے کبھی محمود پر حضرت
گناہوں میں گھرا ہوں مجھ پہ ہو جائے مہربانی

(۲۵)

نامعلوم: تاریخ وفات قبلہ حضرت میاں صاحبؒ، جلد۱۴ (شیرِ ربّانی نمبر) شمارہ ۶۔۷ (جون۔جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۶۴

چہ مولنائے قبلہ شرقپوری
ز دنیا شد رواں با کام و آرام

☆☆☆

وصال شیر حق شیر محمد
۱۳۴۷ھ
شدہ سال وصالش اے نیکو نام

Marfat.com

(۲۶)

نامعلوم: شرقپور شریف، جلد ۱۴ (شیرِ ربّانی نمبر) شمارہ ۶۔۷ (جون۔جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۶۶

شرقپور! مشرقِ خورشید ہدایت ہے تُو
مطلعِ خاورِ ارشاد و طریقت ہے تُو

☆☆☆

تُو میری شامِ غریباں کی سحر ہے لاریب
میرا سرمایۂ آرائش و راحت ہے تو

(۲۷)

ناظم، بشیر حسین: اے ساقی رحیق گلستان اولیاء، جلد ۱۴ (شیرِ ربانی نمبر) شمارہ ۶۔۷ (جون۔جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۲۲

اے لمعۂ حریمِ شبستانِ اولیاء
اے مظہرِ جمال نبیؐ شان اولیاء

☆☆☆

ناظم چہ باک چاکر شیر محمد است
کرد بست حق مرا زِ محبانِ اولیاء

(۲۸)

نجم نعمانی: سرزمین شرقپور شریف، جلد ۱۴ (شیرِ ربّانی نمبر) شمارہ ۶۔۷ (جون۔جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۶۳

سرزمین شرقپور کے رہنے والو السّلام
سرزمین شرقپور ہے مردِ کامل کا مقام

☆☆☆

Marfat.com

نجم نعمانی نہیں بہتر بس اب طولِ کلام
رازیوں ظاہر نہ کر رہنے دے کہدے والسلام

(۲۹)

نجم نعمانی: شرقپور شریف، جلد ۱۴ (شیرِ ربانی نمبر) شمارہ ۶۔۷ (جون۔جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۷۴

آپ ہیں مظہر انوار شرقپور والے
عاشقِ سیدِ ابرار شرقپور والے

☆☆☆

فخر حاصل ہو مجھے کر لیں اگر ان کو قبول
پیش خدمت ہیں جو اشعار شرقپور والے

☆ یہی منقبت نور اسلام کے شمارہ ستمبر ۱۹۷۳ء میں بھی شائع ہوئی۔

(۳۰)

نصرت نوشاہی: دیارِ شیرِ ربانی، جلد ۲، شمارہ ۱۰ (اکتوبر ۱۹۵۶ء) ۱۰

بنازِ خویش سراپا نیاز می بینم
وجودِ ذرہ در آنجا فراز می بینم

☆☆☆

درونِ دیدۂ نصرت نہ ہیچ می رقصد
بجز جمالیکہ ہرگاہ ز ناز می بینم

☆ یہی منقبت نور اسلام کے شیرِ ربانی نمبر (جون، جولائی ۱۹۶۹ء) میں بھی شائع ہوئی۔

Marfat.com

(۳۱)

نیر، حکیم علی احمد: سوزِ دل، میاں شیر محمد صاحب شرقپوری مرحوم کا جنازہ دیکھ کر، جلد ۱۴ (شیرِ ربانی نمبر) شمارہ ۶۔۷ (جون۔جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۵۳

شان وشوکت سے یہ کس دولھا کی آتی ہے برات
تھر تھراتے ہیں فرشتے کانپتی ہے کائنات

☆☆☆

لوگ کہتے ہیں ہوا شیر محمد کا وصال
اٹھ گئے گویا ابو ذرؓ ہو گئے رخصت بلالؓ

اس کی عبدالمجید پرویں نے کتابت کی۔

(۳۲)

نیر واسطی، حکیم علی احمد: شجرۂ منظومہ، اعلیٰ حضرت قبلہ شیرِ ربانی میاں شیر محمدؒ شرقپوری وحضرت میاں غلام اللہ صاحبؒ شرقپوری، جلد ۱۴ (شیرِ ربانی نمبر) شمارہ ۶۔۷ (جون۔جولائی ۱۹۶۹ء) ۱۶۴

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نامِ تو گفتن کمال بے ادبی ست

☆☆☆

اے خدا بہر جناب حضرت ثانی لاثانی قبلہ گاہ
ہم سیہ کاروں کو اپنی رحمتوں میں دے پناہ

(۳۳)

واصف کنجاہی: درشانِ شرقپور شریف، جلد ۱۴ (شیرِ ربانی نمبر) شمارہ ۶۔۷ (جون۔جولائی

Marfat.com

۱۹۶۹ء)۱۸۰

هستم غبارِ راهِ غلامانِ شرقپور
تابنده ام ز مهر درخشان شرقپور

☆☆☆

یارب بدار در دو جہاں شاد و با مراد
ایں واصف حقیر ثنا خوانِ شرقپور

☆☆☆

Marfat.com

Marfat.com

اشاریہ

عنوانات کتب

☆ کتاب کے عنوان کے ساتھ اندراج نمبر دیا ہے۔ اگر ایک سے زیادہ نمبر ہیں ان کو بھی دے دیا ہے۔ اس طرح کتاب کے عنوان تک رسائی اندراج نمبر کے حوالے سے ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

ا

آفتابِ ولایت یعنی سوانح عمری آفتابِ ولایت شیرِ ربّانی، اعلیٰ حضرت شیر محمد صاحب شرقپوریؒ ۱،۴۵(۳)

احوالِ مقدسہ عاشقِ یزدانی شیرِ ربّانی حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ ۱۹

احوال و آثار برصغیر پاک و ہند کے تین نقشبندی بزرگ یعنی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ، حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ، حضرت شیخ لاثانی مخدوم جماعت علی نقشبندی مجددیؒ ۲۰

ارشادات اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ ۳۸

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ ۲۲

انقلاب الحقیقت فی تصوف و طریقت ۳۷

انقلاب الحقیقتہ (حصہ دوم حضرت شیر محمدؒ کے فیوضات ظاہریہ و باطنیہ) ۳۶

انوارِ شیرِ ربّانی ۴۳

اوصاف حمیدہ حضرت شیرِ ربّانی شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ ۴۴

ب

باغ و بہار شرق پور شریف (ضلع شیخوپورہ) ۲۷

ت

تجلیات شیرِ ربّانی رحمتہ اللہ علیہ (مشمولہ تین کتب: ذکر محبوب، حیات جاوید اور آفتاب ولایت) ۴۵

تذکرہ اولیائے نقشبند، المعروف بہ سیرتِ پاک شیرِ ربّانی عاشقِ یزدانی، مجدد عصر، قطب زمانہ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ ۳۴

تذکرہ حضرت شیرِ ربّانی شرقپوریؒ اور ان کے خلفاء ۴۰

Marfat.com

تذکرہ زبدۃ الاولیاء، شیرِ ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی قدس سرہ ۳۹

تذکرہ شیرِ ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ ۵۲

چ

چشمہ فیضِ شیرِ ربانی ۴۱

ح

حدیثِ دلبراں، سوانح وحالات وواقعات عارف ربانی شمس عرفانی جنید وقت قیوم زماں شہباز طریقت ہادی راہِ حقیقت سیدنا ومخدومنا ۲۴۔۲۶

حضرت خواجہ امیر الدین کوٹلوی نقشبندی مجددیؒ مع حالات وکرامات اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ ۴۳

حضرت شیر محمد شرقپوریؒ ۸

حیات شیرِ ربانیؒ سنتِ نبوی کا بہترین مرقع ۴۶

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری ۱۵

حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے حالات مع عکس تحریرات ۲۳

حضرت میاں صاحبؒ در باطنی تحفہ المسمّٰی بہ اظہار عشق ومحبت ۴۸

حیات جاوید یعنی سوانح حیات حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری قدس سرہ ۱۰۔۱۱، ۴۵ (۲)

خ

خاندان عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کا شجرہ طیبہ، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تا حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ ۱، ۴۹، ۵۱

خاندان عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کا شجرہ طیبہ از سیدنا روحی فدا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تا زبدۃ العارفین حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحب شرقپوریؒ ۵۰

خزینۂ معرفت المسمّٰی بہ تذکرہ عاشقِ ربانی شیر یزدانی ۲۹۔۳۲

خطبات شیرِ ربانی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ۱۷

Marfat.com

خطبات کا مجموعہ، اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کے (۱۹۲۴ء تا ۱۹۲۸ء) جمعۃ المبارک میں دیے گئے، ماخوذ از بیاض حضرت میاں خدا بخشؒ ۱۶

د

درسِ عمل، سراپا سنت زندگانی حضرت شیرِ ربانیؒ ۴۷

ذ

ذکرِ محبوب یعنی ایک مادرزاد ولی پابندِ شریعت ماہرِ طریقت عاشق خدا اور رسول محفل سلوک و تصوف کی آخری شمع حضرت میاں شیر محمد صاحب قدس سرہ کی مبارک زندگی کے حالات و واقعات ۱۲، ۴۵(۱)

س

سوانح حیات حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری قدس سرہ ۴۲

سیرت پاک پیر طریقت، رہبرِ شریعت، شیرِ ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ المعروف شیرِ ربانی رحمۃ اللہ علیہ ۳

ش

شجرہ طیبہ، اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی ۲۱

شیرِ ربانی رحمۃ اللہ علیہ ۳۵

شیرِ یزدانی، یعنی مختصر سوانح حیات واقفِ حقیقت ماہرِ طریقت عارف اکمل عالم با عمل چشم ہدایت شیر یزدانی حضرت میاں شیر محمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری قدس سرہ العزیز ۹

ع

عارف حقانی شیرِ ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ اپنی نگارشات کی روشنی میں ۵

ک

کلماتِ قدسیہ المعروف بہ فیضِ نقشبندی ۱۸

Marfat.com

م

مختصر حالات اعلیٰ حضرت حضرت شیر ربانیؒ
وحضرت ثانی لاثانی شرقپوریؒ ۶

مسلک شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد
شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے مشرب و مسلک
پر ایک نظر ۱۳۔۱۴

منبع انوار در شرقپور شریف ۷

ی

یو چمن کنبے، دوہ کلمونہ، و بزرگان دین
حالات زندگی ۲۸

Manba-e-Anwar,
Translated by Prof.
Munawwar Hussain 53

☆☆☆

Marfat.com

اشاریہ

مقالات

☆ اس اشاریہ میں عنوان مقالہ کے ساتھ اندراج نمبر دیا ہے۔ اندراج نمبر سے مقالہ تک رسائی ہوتی ہے۔

☆ جہاں مقالات بعنوان سلسلہ (series) ہیں اور ان کے لکھنے والے مختلف مقالہ نگار ہیں، اس صورت میں عنوان مقالہ کے بعد مقالہ نگار کا نام قوسین میں دے دیا ہے۔

☆ اگر مقالہ کا عنوان ایک ہی ہے اور اس کے لکھنے والے مختلف مقالہ نگار ہیں، اس صورت میں بھی عنوان مقالہ کے بعد مقالہ نگار کا نام قوسین میں دے دیا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

ا

آفتابِ ولایت (قسط اول) ۱۳۸

آفتابِ ولایت (قسط دوم) ۱۳۹

اتباع سنت کی روشن مثال ۴۵

ارشادات اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ (از محمد معروف احمد شرقپوری نقشبندی) ۱۳۱۔۱۳۲

ارشاداتِ شیرِ ربانی (احمد علی شرقپوری) ۱

ارشاداتِ شیرِ ربانی (ادارہ) ۴۔۵

ارشاداتِ شیرِ ربانی (از قاضی ظہور احمد اختر) ۴۶۔۴۷

ارشاداتِ حضرت میاں شیر محمد (رحمتہ اللہ علیہ) (محمد اسحاق بھنڈر نقشبندی مجددی) ۱۱۱

ارشاداتِ شیرِ ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری (رحمتہ اللہ علیہ) (از محمد اسحاق بھنڈر نقشبندی مجددی) ۸۴

ارشادات و تعلیمات شیرِ ربانی رحمتہ اللہ علیہ، توحید کے متعلق ارشادات ۱۲۱

اسلام آباد میں عرس شیرِ ربانیؒ کے روح پرور مناظر ۶۵

اعلیٰ حضرت شرقپوری کی غیرت ایمانی کی چند جھلکیاں ۴۲

(اعلیٰ حضرت شیرِ ربانی) شیرِ ربانی کی انکساری، کسرِ نفسی اور کچھ دیگر واقعات ۵۱

اعلیٰ حضرت شیرِ ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ ۴۳

اعلیٰ حضرت شیرِ ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ ۸۰

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مختصر حالاتِ زندگی ۵۰

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ المعروف شیرِ ربانی ۳۴

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ ۴۱

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ (ادارہ) ۶۔۹

Marfat.com

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ (از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری) ۱۴۵
اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ (از مہر دین) ۱۴۰
اقوال حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ ۱۱
اقوال زریں اعلیٰ حضرت شیرِ ربانی میاں شیر محمد شرقپوریؒ (ادارہ) ۱۰
امراء بردرِ فقراء، اذان ۱۱۲
امراء بردرِ فقراء، ایک مردِ درویش پولیس افسر ۱۱۳
امراء بردرِ فقراء، دامانِ فیض ۱۱۴
امراء بردرِ فقراء، کنارا بھی سہارا بھی ۱۱۵
امراء بردرِ فقراء، گلاب جامن ۱۱۶
امراء بردرِ فقراء، مرد ملے تے مرض گواوے ۱۱۷
امراء بردرِ فقراء، نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں ۱۱۸
انقلاب الحقیقۃ (قسط اول) ۱۲۵
انقلاب الحقیقۃ (قسط دوم) ۱۲۶
اولیاء اللہ کی مثالی صورتیں ۱۲
ایک آرزو ۱۲۴

ب

بارگاہ شیرِ ربانی رحمتہ اللہ علیہ میں شرفِ باریابی ۱۲۷

ت

تذکارِ شیرِ ربانیرحمتہ اللہ علیہ، اجداد عظام (از حاجی فضل احمد مونگا شرقپوری) ۷۵
تذکارِ شیرِ ربانی رحمتہ اللہ علیہ، طفولیت (از حاجی فضل احمد مونگا شرقپوری) ۷۶
تذکارِ شیرِ ربانی رحمتہ اللہ علیہ، طلوعِ آفتاب (از حاجی فضل احمد مونگا شرقپوری) ۷۷
تذکار شیر ربانی، رحمتہ اللہ علیہ (از صوفی، محمد ابراہیم قصوری) ۹۴۔۹۶
تذکارِ شیرِ ربانی رحمتہ اللہ علیہ، آپ کے معمولات (از ڈاکٹر صوفی محمد ابراہیم قصوری) ۹۷

Marfat.com

تذکارِ شیرِ ربّانی رحمتہ اللہ علیہ، تربیت جلال و جمال (از صوفی محمد ابراہیم قصوری) ۹۸

تذکارِ شیرِ ربّانی رحمتہ اللہ علیہ، حق گوئی و راست بازی (از صوفی محمد ابراہیم قصوری) ۱۰۰

تذکار شیر ربانیؒ، توکل (از صوفی محمد ابراہیم) ۹۹

تذکارِ شیرِ ربّانی رحمتہ اللہ علیہ، حقیقت التحیات (از صوفی محمد ابراہیم قصوری) ۱۰۱

تذکارِ شیرِ ربّانی رحمتہ اللہ علیہ، عبادات (از صوفی محمد ابراہیم قصوری) ۱۰۲

تذکارِ شیرِ ربّانی رحمتہ اللہ علیہ، غصہ اور غیرت کا فرق (از صوفی محمد ابراہیم قصوری) ۱۰۳

تذکارِ شیرِ ربّانی رحمتہ اللہ علیہ، مثالی صورت میں حج ادا کرنا (از صوفی محمد ابراہیم قصوری) ۱۰۴

تذکارِ شیرِ ربّانی رحمتہ اللہ علیہ، معمولات (از صوفی محمد ابراہیم قصوری) ۱۰۵

تذکارِ شیرِ ربّانی رحمتہ اللہ علیہ، ولی اللہ کا فعل خالی از حکمت نہیں (از صوفی محمد ابراہیم قصوری) ۱۰۶

تذکارِ شیرِ ربّانی رحمتہ اللہ علیہ (از محمد امین شرقپوری) ۸۵

تذکارِ شیرِ ربّانی رحمتہ اللہ علیہ، بیعت (از محمد امین شرقپوری) ۸۶

تذکارِ شیرِ ربّانی رحمتہ اللہ علیہ، تربیت (از محمد امین شرقپوری) ۸۷

تذکارِ شیرِ ربّانی رحمتہ اللہ علیہ، رشد و ہدایت (از محمد امین شرقپوری) ۸۸

تذکارِ شیرِ ربّانی رحمتہ اللہ علیہ، رعایتِ شیخ (از محمد امین شرقپوری) ۸۹

تذکارِ شیرِ ربّانی رحمتہ اللہ علیہ، صبحِ نور (از محمد امین شرقپوری) ۹۰

تذکارِ شیرِ ربّانی رحمتہ اللہ علیہ، نوجوانی (قسط اول) (از محمد امین شرقپوری) ۹۱

تذکارِ شیرِ ربّانی رحمتہ اللہ علیہ، نوجوانی (قسط دوم) (از محمد امین شرقپوری) ۹۲

Marfat.com

تذکارِ شیرِ ربانی رحمتہ اللہ علیہ، نوجوانی (قسط سوم) (از محمد امین شرقپوری) ۹۳
تصرفات حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ ۵۲

ج

جنیدِ وقت ۴۴

چ

چشم دید واقعات ۱۳

ح

حالات حضرت خواجہ امیر الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ ۱۰۷
حالات زندگی حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ (ادارہ) ۱۴
حالات قطب العالم مجمع البحرین حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ (قسط اوّل)(ادارہ) ۱۵
حالاتِ زندگی قطب العالم میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ ۱۲۸
حدیث نقشبنداں، حضرت بابا خواجہ امیر الدینؒ کوٹلہ شریف پیر و مرشد اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ ۱۱۹
حضرت اعلیٰ میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ ۱۴۲
حضرت خواجہ امیر الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ ۱۴۶
حضرت شیرِ ربانی رحمتہ اللہ علیہ دوسرے مسالک کی نظر میں ۷۳
حضرت شیرِ ربانی رحمتہ اللہ علیہ (از ماسٹر احمد علی شرقپوری) ۲
حضرت شیرِ ربانی حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ (از ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی) ۳۶
حضرت شیرِ ربانی کا پیغام عصر حاضر کے نام، تقریر صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی (قسط اوّل تا چہارم) ۶۷-۷۰
حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ (ادارہ) ۱۶-۱۸

Marfat.com

حضرت میاں شیر محمد رحمتہ اللہ علیہ (از صاحبزادہ محمد عمر بریلوی) ۱۲۹

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ (از صوفی اللہ رکھا شرقپوری) ۳۱

حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ (از صوفی محمد ابراہیم) ۱۰۹

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ (از عبدالکریم ثمر) ۴۰

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ (از غلام سرور رانا) ۶۶

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی (از قاضی ظہور احمد اختر) ۵۳

حضرت میاں صاحب شرقپوریؒ (از محمد عارف اظہر) ۱۲۲

حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ (نامعلوم) ۱۴۳

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ (قسط اوّل) (از صوفی محمد ابراہیم قصوری) ۱۰۸

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ (از صوفی محمد ابراہیم؟) ۱۱۰

حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی ۱۴۱

حضرت میاں شیر محمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ (از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری) ۱۴۷

حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ اور حسن اخلاق ۱۴۸

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ اور آپ کا مشرب (ادارہ) ۱۹

حضرت میاں رحمتہ اللہ علیہ کے معمولات اور عادات و خصائل ۳۵

حیاتِ شیر ربّانی رحمتہ اللہ علیہ (از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری) ۱۴۹۔۱۵۰

حیات شیرِ ربّانی پر ایک نظر (از محمد منشا تابش قصوری) ۳۹

Marfat.com

خ

خانقاہِ شرقپور شریف ۱۳۰
خضر راہ طریقت، آفتاب سپہر حقیقت، شہباز فضائے معرفت، عارف حقانی، شیر یزدانی، عاشقِ ربانی اعلیٰ حضرت سرکار میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت ۷۸
خلفائے حضرت میاں صاحب ۱۲۳

ر

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ارشادات حضرت میاں شیر ربّانی رحمتہ اللہ علیہ ۱۲۰
رودادِ خصوصی اجلاس مورخہ ۵۔اپریل ۲۰۰۹ء (روداد اجلاس بہ سلسلہ انوارِ شیر ربّانی) ۱۵۱
روداد سالانہ عرس مجدد الف ثانیؒ و حضرت میاں شیرِ ربّانیؒ ۱۶۰
رودادِ سیدنا صدیق اکبرؓ و عرس حضرت مجدد الف ثانیؒ و اعلیٰ حضرت شیر ربانیؒ ۱۵۹

س

سالانہ عرس مبارک حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ و حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی بتاریخ ۳۰۔ جنوری ۲۰۱۱ء۔۔۔یو کے ۱۳۳
سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ ۱۵۷۔۱۶۱
سرزمین شرقپور شریف ۱۳۴

ش

شجرۂ طریقت حضرت میاں صاحبؒ ۸۳
شرقپور شریف کی نقشبندی خانقاہ کی تبلیغی خدمات ۱۳۵
شرقپور شریف میں عرس شیرِ ربّانی رحمتہ اللہ علیہ ۷۱
شیرِ ربّانی اور اتباعِ سنت ۴۸
شیر ربّانی حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ ۳۸

Marfat.com

شیر ربانی میاں شیر محمد رحمتہ اللہ علیہ ۱۴۴
شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ شرقپوری اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۴۹
شیرِ ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی دعائیں ۵۴
شیرِ ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ، ہزاروں بندگانِ خدا کو راہِ صدق وصفا دکھائی ۶۴
شیرِ ربانی کی حیات مقدسہ کی چند جھلکیاں (ادارہ) ۲۰

ص

صحبتِ اولیاء ۶۴
صحیفہ گرامی کا فوٹو ۱۳۷

ط

طریقۂ تبلیغ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ ۵۵

ع

عاشقانِ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ ۵۶
عرس حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ، سلسلۂ نقشبندیہ کے صوفی کامل ۱۶۱
عظیم سنت مطہرہ داڑھی شریف کی اہمیت ۱۵۷
عکس تحریر حضرت شاہ صاحب کیلیانوالے بنام حضرت قبلہ میاں صاحب شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ (ادارہ) ۲۱
عکس تحریر خلیفہ مجاز حضرت قبلہ شاہ صاحب کرمانوالے مدظلہ العالی (بنام حضرت قبلہ میاں صاحبؒ شرقپوریؒ (ادارہ) ۲۲
عکس تحریر خلیفہ مجاز حضرت قبلہ شاہ صاحب کرمانوالہ بنام حضرت قبلہ میاں صاحب شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ (ادارہ) ۲۳
عکسی نقل مکتوبات اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ ۱۳۶

Marfat.com

ف

فضائل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ارشادات حضرت میاں شیرِ ربّانی رحمتہ اللہ علیہ ۸۱
فضائل درود شریف ۳

ق

قبلہ شیرِ ربّانی رحمتہ اللہ علیہ کی دعائیں (قسط دوم) ۱۵۷
قطب الاقطاب سید امام علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ ۷۹
کشف و کرامات حضرت میاں شیر محمد رحمتہ اللہ علیہ ۵۸
کشورِ ولایت کے تاجدار ۶۳

گ

گلشنِ شیرِ ربّانیؒ کے محافظ ۳۳

م

مجدد طریقت، قطب العالم، مجمع البحرین جذب و سلوک اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ (ادارہ) ۲۴۔۲۵
مختصر حالات حضرت شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ ۱۵۸
مسلک اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ ۵۹
معمولاتِ شیر ربّانی رحمتہ اللہ علیہ ۶۰
مقبولِ بارگاہ الٰہی (ادارہ) ۴۷
مقدس سرزمین شرقپور شریف ۳۲
مکتوب شرقپور شریف ۷۲
مکتوب شرقپور شریف (روداد عرس حضرت ثانی لاثانیؒ) ۷۳
مکتوب شریف، شرقپور شریف میں شیرِ ربّانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے سالانہ عرس کی تقریبات کی ایک جھلک ۷۴
ملفوظات حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ (ادارہ) ۲۷
ملفوظات حضرت میاں شیر محمد صاحب

Marfat.com

رحمتہ اللہ علیہ (از قاضی ظہور احمد اختر) ٦١

میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ (ادارہ)

٢٨

میاں شیر محمد شرقپوری اور اتباع قرآن و سنت

٨٢

ھ

ہمت (ادارہ) ٣٠

ی

یک زمانہ صحبتِ اولیاء (ادارہ) ٢٩

☆☆☆

Marfat.com

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے کتاب اور کتب خانہ کے بارے میں ارشادات:۔

۱۔ وہ گھر ویرانے سے بدتر ہے جس میں اچھی کتابیں نہ ہوں۔

۲۔ دل زندہ اور بیدار رکھنے کے لیے اچھی کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے۔

۳۔ جب بھی کوئی کتاب پڑھو سمجھ کر پڑھو۔

۴۔ کتب خانہ وہ مرکز ہے جہاں آفتاب علم کی پرنور شعاعیں اور خوبصورت کرنیں ہمیشہ کے لیے انسانی دماغوں کو روشن کرنے کے لیے مجتمع ہیں۔

۵۔ انسان کے لیے کوئی یادگار کتاب سے زیادہ دیرپا نہیں ہو سکتی۔

ماخوذ از

[ارشادات اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ ، ص۔۳۲

7726

Marfat.com